اللّٰھم انی اسئلک العفو والعافیۃ والمعافاۃ فی الدنیا والآخرۃ

مقامِ عافیت

یعنی

دفاعِ الٰہی

ایمان ویقین کے بعد سب سے بڑی نعمت "عافیت" پانے کا طریقہ

تالیف

مولانا محمد مسعود ازہر

ناشر مکتبہ عرفان

دار البیان للتحقیق والتصنیف

جملہ حقوق بحق ناشر محفوظ ہیں

کتاب .... مقامِ عافیت یعنی دفاعِ الٰہی

مصنف .... حضرۃ مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حفظہ اللہ تعالیٰ

تحقیق و ترتیب .... دار البیان

اشاعت (۱) .... تعداد ۱۰۰۰۰

اشاعت (۲) .... ذیقعد ۱۴۴۱ھ

تعداد ۱۵۰۰۰

صفحات ۱۳۵

قیمت .... 100 روپے نیٹ

ہماری مطبوعات ملنے کے پتے

مکتبۃ الایمان دکان نمبر ۱۳۱، ندیم ٹریڈ سینٹر، محلّہ جنگی، عقب قصہ خوانی بازار پشاور
0321-9013592

مکتبہ ابن مسعودؓ، مدرسہ عبداللہ بن مسعودؓ، چشمہ جات نزد کمپنی باغ کوہاٹ
0321-5782621

مکتبہ عثمان و علی رضی اللہ عنہما، نزد بندھن شادی ہال، کوثر کالونی بہاولپور
0321-6837145

رجسٹرڈ
مکتبہ عرفان

ناشر

اسٹاکسٹ
مکتبۃ ابن مبارک
حق سٹریٹ
اردو بازار۔ لاہور

حضرت عبد اللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں

’’رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم شام اور صبح کے وقت یہ دعاء کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے (یعنی ہمیشہ پڑھا کرتے تھے):

اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَایَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

’’یا اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، یا اللہ! میں آپ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں اپنے دین و دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں، یا اللہ! میرے عیب چھپا دیجئے اور مجھے میرے خوف سے امن عنایت فرمایئے، یا اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرمایئے اور میں آپ کی عظمت کے ذریعے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔‘‘

[سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۵۰۷۴ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

فہرست

	عنوان	صفحہ
*	تعارف	۱۲
*	دیباچہ	۱۵
*	ایمان کے بعد سب سے بہتر نعمت	۲۲
*	عافیت کی جامع دعاء	۲۴
*	اللہ تعالیٰ کا دفاع اپنے بندے سے	۲۵
*	عفو، عافیت اور معافاۃ کا معنیٰ	۲۶
*	عافیت کے برابر کوئی دعاء نہیں	۲۷
*	عافیت کی دعاء کا ثبوت متواتر ہے	۲۸
*	عافیت کی قدر و قیمت	۲۹
*	ہر حال میں عافیت کے محتاج	۳۰
*	پہلے دن سے عافیت کی تعلیم	۳۱
*	عفو، عافیت اور معافاۃ	۳۲
*	ہر نعمت کی چابی	۳۳
*	حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آنسو	۳۴

*	دین پر عمل میں آسانی	۳۵
*	حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک	۳۶
*	عافیت کا جمال	۳۷
*	بدن کے لئے عافیت کی دعاء	۳۸
*	وقت کی اہم ضرورت اور تقاضہ	۳۹
*	''دعاء عافیت'' کی تاکید کیوں؟	۴۱
*	حسن خاتمہ بھی	۴۲
*	تمام ظاہری و باطنی آفات سے حفاظت	۴۳
*	تین وظیفے	۴۳
*	وجد آفرین دعاء عافیت	۴۵
*	قیمتی تحفہ	۴۶
*	دعاء عافیت کے صیغے	۴۷
*	ایک نکتہ	۴۹
*	یقین کا روشن دان	۴۹
*	تیرہ نعمتیں ضرور مانگیں	۵۱
*	معافی کا سمندر	۵۴
*	خلاصہ فضائل دعاء عافیت	۵۵
باب:	خزانہ عافیت	
*	دائمی معمول	۵۹

*	عافیت مانگو	۶۱
*	کیا عافیت نہیں مانگتے تھے؟	۶۲
*	افضل دعاء	۶۳
*	اے عباس! عافیت مانگا کریں	۶۴
*	اب عافیت بھی مانگو	۶۵
*	اللہ تعالیٰ کی پسند	۶۶
*	رسول الرحمۃ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو	۶۶
*	ہر تکلیف میں عافیت کی دعاء	۶۷
*	قبولیت کے وقت میں عافیت مانگو	۶۸
*	پیارے چچا! عافیت مانگیں	۶۹
*	تکلیف جاتی رہی	۷۰
*	کیا یہ لوگ عافیت نہیں مانگتے تھے؟	۷۱
*	عافیت نہ مانگنے کا وبال	۷۲
*	لیلۃ القدر میں عافیت کی دعاء	۷۳
*	عافیت اور اس پر شکر کا مقام	۷۴
*	نافع دعاء	۷۵
*	محبوب دعاء	۷۶
*	دوسروں کے لیے عافیت مانگو...... تمہیں بھی ملے گی	۷۷
*	مغفرت اور عافیت کی افضلیت	۷۷

*	جمعہ کی مقبول ساعت میں عافیت مانگو	۷۸
*	دنیا میں یقین اور عافیت سے بہتر کچھ نہیں	۷۹
*	شفاء اور عافیت کی دعاء	۷۹
*	اگر عافیت مانگتیں......	۸۰
*	سفر جہاد میں عافیت کی دعاء	۸۱
*	نو مسلم کو تلقین	۸۲
*	عافیت مانگنے کی وصیت	۸۳
*	مریض کی شفاء کا مؤثر نسخہ	۸۴
*	مصیبت سے محفوظ رہے گا	۸۵
*	بجلی کی گرج چمک کے وقت	۸۶
*	ہاتھوں کو خیر سے بھر لیا	۸۷
*	شکر ادا کر دیا	۸۹
*	قسمت جگانے، مال بڑھانے کا وظیفہ	۹۰
*	بہت قیمتی اور نافع کلمات	۹۱
*	گناہگار کو دیکھ کر عافیت مانگو	۹۲
*	اصل نعمت تو عافیت ہے	۹۳
*	دافع البلاء	۹۴
*	کھانا نقصان نہیں دے گا	۹۴
*	میں عافیت مانگتا ہوں	۹۵

*	موت نہیں عافیت مانگو	۹۶
*	صرف عافیت کی دعاء مانگوں	۹۶
باب:	ھدیۂ عافیت	
*	عافیت کی لازمی اور جامع ترین دعاء	۹۸
*	چار دعاؤں کا حسین مجموعہ	۹۹
*	بنیادی دعاء	۹۹
*	عظیم تحفہ	۱۰۰
*	دنیا وآخرت میں عافیت	۱۰۰
*	نعمتوں کے شر سے عافیت	۱۰۱
*	نعمتوں کی حفاظت	۱۰۱
*	آنکھ، کان، بدن کی سلامتی	۱۰۱
*	نعمتوں سے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی فائدہ	۱۰۲
*	دین وبدن کی سلامتی	۱۰۲
*	عافیت اور انتقام	۱۰۳
*	موت کے سوا ہر مرض سے شفاء کا نسخہ	۱۰۳
*	مریض کے لیے عیادت کے وقت	۱۰۴
*	عافیت اور شفاء	۱۰۴
*	مریض کو یہ دعاء دیں	۱۰۵
*	اہل قبور کے لیے عافیت	۱۰۵

*	عافیت کی حفاظت	۱۰۵
*	وتر کی دعاء میں	۱۰۶
*	مصیبت زدہ کو دیکھ کر	۱۰۷
*	مقبولیت وقبولیت کے اہم مقام پر	۱۰۷
*	تمام امور میں عافیت	۱۰۸
*	چھ ضروری نعمتوں کا سوال	۱۰۸
*	سخت مصیبت کے وقت	۱۰۸
*	میت کے لیے دعاء عافیت	۱۰۹
*	آسمانی بجلی اور کڑک سے حفاظت	۱۱۰
*	عافیت مانگ کر سوئیں	۱۱۰
*	بے شمار اعمال کی قائم مقام دعاء	۱۱۲
*	مکمل شکر ادا ہو گیا	۱۱۱
*	آسان اور باعافیت رزق	۱۱۲
*	خیر بھی عافیت کے ساتھ	۱۱۲
*	دشمنوں کے مظالم کے وقت اللہ تعالیٰ سے فریاد	۱۱۳
*	بڑی نعمتوں کا دروازہ کھلوانے کے لیے	۱۱۴
*	نیا چاند دیکھتے وقت	۱۱۴
*	رمضان المبارک کی تشریف آوری پر	۱۱۵
*	جس کا مال نہ بڑھتا ہو	۱۱۵

*	نفس کے شر سے عافیت	۱۱۶
*	عافیت کا حسن و جمال	۱۱۶
*	عافیت اور حسن خاتمہ	۱۱۷
*	شہادت......وہ بھی آسانی اور عافیت کے ساتھ	۱۱۷
*	بہت جامع ،مفید اور والہانہ دعاء	۱۱۷
*	مکمل عافیت ہمیشہ عافیت	۱۱۷
*	کھانا نقصان نہ دے	۱۱۸
*	لیلۃ القدر میں بھی عافیت کا سوال	۱۱۹
*	خیر کے ساتھ عافیت بھی مانگو	۱۱۹
باب:	ترغیبِ عافیت	
*	دس واقعات	۱۲۲
باب:	اہلِ علم کے لئے	
*	اہل علم کے لئے	۱۳۲

تعارف

از قلم
مولانا محمد مسعود ازہر

اِنَّ الْحَمْدَ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ... اَللّٰھُمَّ صَلِّ وَسَلِّمْ وَبَارِکْ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّ اٰلِ سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم۔

اللہ تعالیٰ ’’ایمان ویقین‘‘ عطاء فرمائیں۔

اللہ تعالیٰ دنیا اور آخرت میں عافیت عطاء فرمائیں۔

آج کل اکثر لوگ ’’عافیت‘‘ کا معنیٰ نہیں سمجھتے...... اگر سمجھ لیں تو صبح وشام ’’عافیت‘‘ مانگیں...... بسم اللہ کریں...... یہ مختصر کتاب کھولیں...... اور پڑھتے چلے جائیں...... عافیت کا معنیٰ سمجھ میں آجائے گا اور معلوم ہوجائے گا کہ...... ایمان کے بعد سب سے بڑی نعمت ’’عافیت‘‘ ہے۔

اس وقت جبکہ...... ساری دنیا میں مصیبت اور وباء کا دور چل رہا ہے...... ’’عافیت‘‘ کی قدر و قیمت اور بڑھ گئی ہے...... ’’عافیت‘‘ کا لفظ بہت وسیع ہے...... اور ’’عافیت‘‘ کا مفہوم اس سے بھی زیادہ وسیع...... ہر ’’شر‘‘ مصیبت، بیماری، نقصان اور فتنے سے حفاظت کو تو ’’عافیت‘‘ کہتے ہی ہیں...... مگر ہماری ہر خیر بھی...... عافیت کی محتاج ہے...... مثلاً جہاد خیر ہی خیر ہے...... یہ بات قرآن مجید سے ثابت ہے...... لیکن اگر ہم جہاد میں نکل کر بھی ’’عافیت‘‘ مانگیں گے تو اب......

ان شاء اللہ عافیت والی خیر ملے گی......فتح، شہادت وغیرہ......اور مشکل صورتوں سے حفاظت رہے گی......مثلاً زخم، معذوری، ہزیمت وغیرہ۔

حلال مال خیر ہے......اب اس میں عافیت مانگی تو یہ مال......کسی نقصان، وبال اور پریشانی کا ذریعہ نہیں بنے گا......ہم دین میں بھی ''عافیت'' کے محتاج......دنیا میں بھی عافیت کے محتاج......اور آخرت میں بھی عافیت کے محتاج......دراصل ہمارا ''دفاع'' صرف اللہ تعالیٰ ہی فرما سکتے ہیں......اور اللہ تعالیٰ کے اس مضبوط دفاع کا نام ہے......عافیت......ہم نے عافیت مانگی......تو یقیناً ہم نے......اللہ تعالیٰ کا دفاع مانگ لیا......اب ہونا تو یہ چاہیے کہ......عافیت کی دعاء ہمیں دیگر ہر دعاء سے زیادہ ''محبوب'' ہو......مگر اللہ تعالیٰ کی شانِ محبت......اور شانِ کریمی دیکھیے کہ......وہ اس بات کو زیادہ ''محبوب'' رکھتے ہیں کہ......ہم ان سے ''عافیت'' کی دعاء مانگیں......اندازہ لگائیں......عافیت کی دعاء مانگنے سے اللہ تعالیٰ کا مضبوط دفاع بھی ملتا ہے...... اور ساتھ اللہ تعالیٰ کی محبت بھی۔

گزارش ہے کہ......اس مختصر سی کتاب کو توجہ سے پڑھیں......ان شاء اللہ زندگی میں عجیب، نافع اور مثبت تبدیلی پائیں گے......آپ کو اپنے بے شمار مسائل کا حل ملے گا......اور آپ ایک بلند مقصد سے ہم کنار ہوں گے......یہ ساری کتاب ''احادیث نبویہ مبارکہ'' اور ان کی تشریح پر مشتمل ہے......اور اس میں بہت مفید اور پر کیف مسنون دعائیں شامل ہیں......اللہ تعالیٰ کا بے حد شکر، حمد اور احسان کہ اس کام کی توفیق بخشی:

اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ... اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ عَفْوِکَ عَنْ خَلْقِکَ۔

اللہ تعالیٰ سے بے حد عاجزانہ التجاء کہ اپنے دربار میں قبول فرمالیں:

رَبَّنَا تَقَبَّلْ مِنَّا إِنَّكَ أَنْتَ السَّمِيعُ الْعَلِيمُ وَ تُبْ عَلَيْنَا إِنَّكَ أَنْتَ التَّوَّابُ الرَّحِيمُ۔

دل کی گہرائی سے شکریہ:

۱ مخدوم مکرم حضرت مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی مدظلہ العالی کا......ان کی غائبانہ ترغیب وتحریض سے ہی یہ کتاب لکھنا شروع کی۔

۲ عزیز محترم مفتی عبید الرحمٰن صاحب زید ورعہٗ اور دار البیان کے احباب کا......ان سب حضرات نے خوب تعاون فرمایا۔

۳ برادر عزیز حضرت مولانا طلحہ السیف زید قدرہٗ کا......انہوں نے آخر میں مسودے کی تصحیح کی اور دیباچہ لکھا۔

اور ان تمام کا جن کی محنت اور دعاء سے فائدہ پہنچا......اللہ تعالیٰ ان سب کو جزائے خیر...... اپنی شایانِ شان عطاء فرمائیں۔

اور خصوصی شکریہ اور امتنان......حضرت والدہ محترمہ امی جی حفظہا اللہ تعالیٰ و عافاہا و رعاہا کا......ان کی توجہات اور دعائیں اللہ تعالیٰ کی بے بدل نعمت ہیں......

وَالْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ

لَا إِلٰہَ إِلَّا اللّٰہُ مُحَمَّدٌ رَّسُوْلُ اللّٰہِ

اَللّٰھُمَّ صَلِّ عَلٰی سَیِّدِنَا مُحَمَّدٍ وَّعَلٰی اٰلِہٖ وَصَحْبِہٖ

وَبَارِكْ وَسَلِّمْ تَسْلِیْمًا کَثِیْرًا کَثِیْرًا

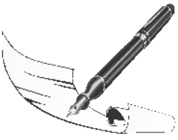

محمد مسعود ازہر

۲۹ شوال ۱۴۴۱ھ

21 جون 2020ء

دیباچہ

حضرت مولانا طلحۃ السیّف مدّظلہ العالی

اللہ تعالیٰ سے ’’عافیت‘‘ کا سوال ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُكَ الْعَافِيَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

روئے زمین کے بہترین اَفراد میں سے ایک فرد سائل ہیں:

’’میں اللہ تعالیٰ سے اپنے لیے کیا دعاء مانگا کروں؟‘‘

لازمی بات ہے ایسا سوال کچھ خاص کی طلب میں کیا جاتا ہے، ورنہ دعاء تو ہر حاجت مانگنے کا نام ہے اور انسان کسی بھی اسلوب اور پیرائے میں اپنی حاجت مانگ لے بس دعاء ہوگئی۔ لیکن ایسا سوال عام نہیں ہوتا، خاص ہوتا ہے۔ خصوصاً جب ایسی بارگاہ میں عرض کیا جارہا ہو:

وَمَا یَنْطِقُ عَنِ الْھَوٰی اِنْ ھُوَ اِلَّا وَحْیٌ یُّوْحٰی۔ [النجم]

جن کی شان ہے...... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم...... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم...... صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم

سائل اور مسئول دونوں کی شخصیات ایسی ہیں کہ یقینی بات ہے جواب میں وہ چیز بتائی جائے گی جو سب سے اعلیٰ، سب سے قیمتی، سب سے ضروری اور سب سے اَہم ہوگی۔

’’آپ اللہ تعالیٰ سے ’’عافیت‘‘ کا سوال کیا کیجیے۔‘‘

مکرر سوال عرض ہوتا ہے۔

یہی جواب دُھرایا جاتا ہے۔

سہ بار عرض کرتے ہیں، جواب آتا ہے:

’’اے عباس! اے پیارے چچا جان! اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کریں۔‘‘

بس طے ہو گیا کہ مانگنے کے لئے یہی سب سے ’’خاص‘‘ چیز ہے، جسے ’’عافیت‘‘ کا عنوان دیا جاتا ہے۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ۔

’’العافیۃ‘‘ کیا ہے؟ اور اس کا سوال کیوں ضروری ہے؟

یہی بات اس کتابچے میں سمجھائی جائے گی۔ ہر وہ حالت پیش آنا جس میں بندے کے لئے ’’خیر‘‘ ہو اور ہر اُس حال سے حفاظت جس میں شر پنہاں ہو۔

خیر کی ظاہری صورت کچھ بھی ہو سکتی ہے۔ ظاہراً پسندیدہ ہو یا مشکل۔ شفاء کا نصیب ہونا ظاہراً ایک پسندیدہ حالت ہے لیکن ضروری نہیں کہ یہ حالت خیر کی بھی ہو۔ خیر کبھی مرض کی صورت میں بھی نصیب ہوتی ہے۔ جہاں صحت کا رہنا کسی گناہ میں اِبتلاء کا سبب بن جانے کا اندیشہ ہو وہاں مرض کا آ جانا یقیناً خیر کی ایک شکل ہے۔ اسی طرح کبھی جنگ خیر ہے اور کبھی امن خیر، کبھی فراوانی اور کبھی تنگی۔ حتیٰ کہ کسی وقت میں موت جیسی چیز بھی خیر کی ایک بہترین شکل ہو سکتی ہے۔ تصور کیجئے! ایک شخص کسی ظالم، سفاک اور بزدل دشمن کی قید میں آ جائے۔ اب اس کے سامنے ایک بھیانک تشدد کے مناظر ہوں جن کے مقابل وہ اپنے ایمان اور نظریئے کی حفاظت نہ کر پائے گا تو ایسے وقت میں اگر اسے اچانک موت آ جائے یا تشدد کے ابتدائی مراحل میں ہی اس کی جان پرواز کر جائے تو اس کے حق میں خیر کی اس سے بہتر صورت اور کیا ہو سکتی ہے؟ لیکن عین اس امتحان سے دو چار ایک دوسرے شخص کے حق میں اس حال میں زندہ رہنا خیر کا نصیب ہونا ہے کہ وہ اس بھٹی سے گزر کر کندن بن جائے گا۔

فَعَسٰی اَنْ تَکْرَھُوْا شَیْئًا وَّھُوَ خَیْرٌ لَّکُمْ وَعَسٰی اَنْ تُحِبُّوْا شَیْئًا وَّھُوَ شَرٌّ لَّکُمْ۔ [البقرۃ:۲۱۶]

اللہ تعالیٰ ہی اپنے علمِ کامل اور اپنی مصلحتِ تامّہ کے پیشِ نظر یہ جانتے ہیں کہ کس بندے کے حق میں کون سا حال حقیقت میں ’’عافیت‘‘ کا معنیٰ رکھتا ہے۔ بندہ اس کا فیصلہ کرنے سے عاجز ہے۔ وہ تو ہمیشہ ظاہر کی طرف لپکتا ہے اگرچہ اس کی حقیقت میں کتنے شر پنہاں ہوتے ہیں۔

وَاللّٰہُ یَعْلَمُ وَاَنْتُمْ لَا تَعْلَمُوْنَ۔

خیر اور شر کے ظاہر و باطن کے مختلف ہونے کا یہ فلسفہ حکمِ جہاد کی فرضیت کے ساتھ سمجھایا جارہا ہے۔ جس میں بظاہر تو قتل و غارت ہے جسم و جان کی مشقت ہے، مال کا خرچ ہے، لاشیں ہیں، زخم ہیں، پیاروں کی جدائی کا غم ہے، وَنَقْصٍ مِنَ الْاَمْوَالِ وَالْاَنْفُسِ وَالثَّمَرَاتِ کے کٹھن مراحل ہیں۔ کسی پسندیدہ اور آرام دِہ حالت کا کوئی گزر نہیں لیکن ’’خیر‘‘ جہاد میں ہے، اللہ تعالیٰ کے اس حکم کو پورا کرنے میں ہے۔ ابتداء میں اگر یہ بات سمجھ میں نہ بھی آئی تو آگے چل کر آجائے گی۔ لیکن ’’عافیت‘‘ کا سوال خیر کے سوال سے زیادہ قیمتی ہے۔ کیوں کہ خیر کا عافیت کے ساتھ سوال کرنا دراصل اس بات کی طلب ہے کہ خیر ظاہراً بھی اس صورت میں نصیب ہو جو تکلیف سے خالی ہو، جس میں آزمائش نہ ہو اور ابتلاء کا پہلو مغلوب ہو۔ اس لیے کہ خیر کا دوسری صورت میں مل جانا بسا اوقات انسان کی برداشت اور ہمت سے باہر ہو جاتا ہے۔ ’’عافیت‘‘ کا سوال گویا جامع سوال ہے۔ اس لیے اس کی تاکید زیادہ فرمائی گئی ہے۔

مثال سے سمجھئے!

جہاد و قتال خیر ہی خیر ہے سراپا خیر۔ اس میں کسی کو زخم لگے تو وہ زخم بھی اس کے حق میں خیرِ عظیم ہے، لیکن یہ زخم معذوری کی صورت میں بھی تو ہو سکتا ہے جو شاید برداشت کرنا مشکل ہو۔ اب ’’عافیت‘‘ یہ ہے کہ یہ خیرِ عظیم نصیب ہو جائے لیکن معذوری نہ لاحق ہو۔ اس لیے فرمایا کہ دشمن سے مقابلے کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو۔ حالانکہ دشمن سے مقابلہ ہونا بھی ’’خیر‘‘ ہے لیکن اس میں ظاہری ضرر کا بھی اندیشہ ہے اور باطنی کا بھی کہ ممکن ہے بزدلی کی وجہ سے قدم اکھڑ

جائیں۔ لہٰذا حکم فرمایا کہ عافیت مانگو۔ اب اگر قتال کی نوبت آئی تو ان شاء اللہ ظاہر و باطن کے ضرر سے حفاظت کے ساتھ آئے گی۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْئَلُكَ الْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ۔

اللہ تعالیٰ سے دُنیا و آخرت کی عافیت کا سوال ہے حضرت امیر محترم مولانا محمد مسعود ازہر صاحب حَفِظَهُ اللّٰهُ تَعَالٰی وَرَعَاهُ وَبَارَكَ لَهٗ فِیْ مَا اَعْطَاهُ کے لیے اور اَجرِ عظیم کی دعاء ہے۔

کون سی خیر کی بات ایسی ہے جو انہوں نے اپنے خاص درمندانہ اور والہانہ انداز میں اس امت تک پہنچانے کی سعی نہیں فرمائی۔ مضامین کا سلسلہ ہو یا مکتوبِ خادم کا ہر ایک کو ذریعہ بنایا کہ آقا مدنی ﷺ کی اُمت تک آپ ﷺ کی تلقین فرمودہ نفع کی ہر بات پہنچے، بار بار پہنچے، مدلل اور مبرھن پہنچے، دردِ دل کے ساتھ پہنچے، پُرزور ترغیب اور فضائل کے ذکر کیساتھ پہنچے، تاکہ امت میں خیر کے یہ سارے کام جاری ہوں۔

ہاں! بے شک اللہ تعالیٰ کی جن قلوب پر خاص رحمت ہوتی ہے اللہ تعالیٰ ان سے خیر کی نہریں جاری فرما دیتے ہیں اور ایک عالَم اُن سے سیرابی پاتا ہے۔ اللہ تعالیٰ نے ہمارے حضرت حفظہ اللہ تعالیٰ کو اس جذبے سے بہت وافر حصہ عطاء فرمایا ہے اور اس کے آثار کو بھی نمایاں فرمایا ہے۔ کتنی ہی عظیم خیرات پر مشتمل باتیں ان کے نوکِ قلم پر آئیں یا مکتوب کی شکل میں جاری ہوئیں اور وہ ایک مہم کی طرح مسلمانوں میں پھیل گئیں۔ کلمۂ طیبہ کی دعوت کا نور عام ہوا اور ہزاروں لوگوں کی زندگیوں کا ایک مستقل مشغلہ بن گیا۔ درود شریف کی دعوت چلی اور ایسی چلی کہ الحمدللہ ہر ہفتے ایک یاد دہانی کے ساتھ کروڑوں کی تعداد میں درود و سلام بلا انقطاع پیش ہوتا ہے اور پڑھنے والوں کی عاقبت سنورتی ہے۔ سورۂ فاتحہ کے معارف ایک مختصر اور جامع رسالے کی شکل میں اُمت تک پہنچے اور اس کے بعد آیۃ الکرسی کا فیض جاری ہوا۔ مختصر رسالے تھے سو خوب پھیلے

اور امت کو اللہ تعالیٰ سے مانگنے کا ڈھنگ ملا، نمازوں میں توجہ نصیب ہوئی اور حفاظت کا حصار مہیا ہوا۔ اس زمانے میں اللہ تعالیٰ نے دعوتِ جہاد کے میدان میں تو انہیں ایسی سبّاقی اور تقدم بخشا ہے کہ ان کا کوئی سہیم ہے ہی نہیں، ساتھ ہی خیر کثیر کے یہ چشمے بھی اللہ تعالیٰ نے ان کے قلبِ صافی سے جاری فرمائے ہیں۔

اس خوانِ نعمت کا تازہ تحفہ ''مقامِ عافیت'' کی صورت میں پیشِ خدمت ہے۔ ''عافیت'' کیا ہے؟ اس کا سوال کیوں ضروری ہے؟ عافیت کتنی خاص اور کتنی عظیم نعمت ہے؟ اور سب سے بڑھ کر یہ کہ ''عافیت'' کس طرح مانگی جائے؟ آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''عافیت'' مانگنے کا صرف حکم نہیں فرما کر گئے بلکہ اس کے لئے آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے جو خاص دُعائیں تلقین فرمائیں، جو اَلفاظ سکھائے اور جن بلند کلمات کے ساتھ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے خود یہ نعمت مانگی ان کا بیش بہا ذخیرہ۔ غرضیکہ اس بلند پایہ موضوع کے ہر پہلو کو جامعیت کے ساتھ اپنے دامن میں سمیٹے یہ تحفہ حاضر ہے۔

شوق سے لیجئے، دل کی آنکھیں کھول کر پڑھیے، اسے حرزِ جان بنائیے، اپنے گھروں میں اس کی تعلیم عام کیجئے، اشاعتِ خیر کے اور دعوتِ دین کے جذبے کے ساتھ اسے دوسروں تک پہنچائیے۔ ہم سب اس کے شدید محتاج ہیں، ہم سب کو اس پر عمل کی سخت ضرورت ہے۔ سنیے! آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اپنے پیارے چچا جان کو کتنی دردمندی اور تاکید کے ساتھ فرما رہے ہیں:

''اے عباس (رضی اللہ عنہ) اے نبی اکرم (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) کے چچا جان!

''اللہ تعالیٰ سے ''عافیت'' کا سوال کیا کریں۔''

اور یہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے ایک دردمند اُمتی کی طرف سے اِسی پیغام کی صدائے بازگشت ہے۔ اللہ کے بندو! اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگو عافیت:

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسۡئَلُکَ الۡعَافِیَۃَ فِی الدُّنۡیَا وَ الۡاٰخِرَۃِ۔

اللہ تعالیٰ اس کاوش کو اپنی بارگاہ میں شرفِ قبول سے نوازے۔ اس کا فیض عام و تام فرمائے۔ حضرتِ اقدس حفظہ اللہ تعالیٰ کو اس پر اجرِ عظیم عطاء فرمائے اور انہیں دنیا و آخرت میں ''عافیت'' نصیب فرمائے۔

طلحۃ السّیف

یوم السبت ۲۸ شوال المکرم ۱۴۴۱ھ

بمطابق ۲۰ جون ۲۰۲۰ء

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ والہانہ دعاء بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب ہے

اَللّٰھُمَّ لَا تُکَلِّفْنِیْ طَلَبَ مَا لَمْ تُقَدِّرْہُ لِیْ وَمَا قَدَّرْتَ لِیْ مِنْ رِزْقٍ فَأْتِنِیْ بِهٖ فِیْ یُسْرٍ مِّنْكَ وَعَافِیَةٍ وَّ أَصْلِحْنِیْ بِمَا أَصْلَحْتَ بِهِ الصَّالِحِینَ فَإِنَّمَا أَصْلَحَ الصَّالِحِینَ أَنْتَ۔

”یا اللہ! مجھے اس چیز کی تلاش کا مکلف نہ بنائیے جو آپ نے میرے مقدر میں لکھی ہی نہیں، اور جو رزق آپ نے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے اسے بسہولت وعافیت مجھ تک پہنچا دیجیے، اور جس طرح سے آپ نے صالح لوگوں کی اصلاح فرمائی میری بھی اسی طرح اصلاح فرما دیجئے، کیونکہ (میں جانتا ہوں کہ) صالحین کی اصلاح بھی آپ ہی نے فرمائی ہے۔“

[مصنف ابن ابی شیبہ ۔حدیث رقم: ۳۴۲۷۴، ناشر: مکتبة الرشد- الریاض]

ایمان کے بعد سب سے بہتر نعمت

اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے اور آپ سب کے لئے ''معافی'' اور ''عافیت'' کا سوال ہے......

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ وَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ...

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر کھڑے ہو کر ارشاد فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتے رہو، اس لئے کہ کسی بھی شخص کو ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی نعمت نہیں عطاء کی گئی۔''

[سنن ترمذی۔حدیث رقم:۳۵۵۸ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

ایک بار نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا گزر کچھ ایسے افراد پر ہوا جو مصیبت میں مبتلا تھے تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت کی دعاء نہیں کرتے تھے؟''

[مسند البزار۔حدیث رقم:۶۶۴۳ ، ناشر:مکتبۃ العلوم والحکم ،مدینۃ المنورۃ]

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے پیارے چچا حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو بار بار تاکید فرمائی کہ اے چچا جان! آپ ''عافیت'' کی دعاء بہت کثرت سے مانگتے رہا کریں۔

[مستدرک حاکم۔حدیث رقم:۱۹۳۹ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

''عفو'' یعنی ''معافی'' اور ''عافیت'' یعنی ''ہر آفت و مصیبت سے سلامتی''...... یہ دو چیزیں ہمارے لئے دنیا و آخرت میں بے حد، بے حد ضروری ہیں......اس لئے ہمیں ان کو بار بار مانگنے

اور زیادہ مانگنے کا حکم فرمایا گیا ہے......اس لیے کسی بھی مسلمان کو عافیت کی دعاء سے کبھی غافل نہیں ہونا چاہیے......قبولیت کے اوقات جیسے اذان واقامت کے وقت اور ان کے درمیان...... جمعہ کے دن عصر کے بعد...... ہر صبح وشام......اور ہر فرض نماز کے بعد......دعاء عافیت کو اپنا پکا معمول بنانا چاہیے......سجدے اور التحیات کے آخر میں بھی عافیت کی دعاء مانگنی چاہیے......اور دوسرے مسلمانوں کو بھی اس کی ترغیب دینی چاہیے۔

۞......۞......۞

عافیت کی جامع دعاء

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم ''عفو اور عافیت'' کی دعاء کا بہت اہتمام فرماتے تھے اور اسے سب سے افضل دعاء قرار دیتے تھے...... عافیت کی ''جامع دعاء'' درج ذیل ہے......خود بھی یاد کریں...... اپنے بچوں اور گھر والوں کو بھی یاد کرائیں......اور اس کا ہمیشہ اہتمام رکھیں:

اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰھُمَّ إِنِّی أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰھُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰھُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

''یا اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، یا اللہ! میں آپ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں اپنے دین و دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں، یا اللہ! میرے عیب چھپا دیجئے اور مجھے میرے خوف سے امن عنایت فرمائیے، یا اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرمائیے اور میں آپ کی عظمت کے ذریعے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

[سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۵۰۷۴ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

اللہ تعالیٰ کا دفاع اپنے بندے سے

''الصحاح'' (لغت کی کتاب) میں ہے:

عافیت کہتے ہیں:

دِفَاعُ اللّٰہِ سُبْحَانَہٗ وَتَعَالٰی عَنِ الْعَبْدِ۔''

''اللہ سبحانہ وتعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے کا دفاع فرمانا۔''

یعنی عافیت ملنے کا مطلب یہ ہوا کہ......اللہ تعالیٰ اپنے بندے کا ہر طرح کی......اور ہر قسم کی بلاؤں (مصیبتوں اور آزمائشوں) سے دفاع فرماتے ہیں۔

''النہایہ'' میں ہے:

''عافیت کا مطلب ہے ہر بیماری اور مصیبت سے سلامتی۔''

''قاموس'' میں ہے:

''عافیت کہتے ہیں اللہ تعالیٰ کی طرف سے اپنے بندے کا دفاع...... ہر ناپسندیدہ چیز سے۔''

پس جب کہ عافیت کا مطلب ہے...... ہر طرح کی مصیبت، آزمائش اور تکلیف سے اللہ تعالیٰ کا اپنے بندے کو بچانا تو اسی لیے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''یقین کے بعد عافیت سے زیادہ بہتر چیز کسی کو نہیں دی گئی۔''

[تحفۃ الذاکرین للشوکانی۔ص:۳۹۲، ط:مؤسسۃ الکتب الثقافیہ]

عفو، عافیت اور معافاۃ کا معنیٰ

تین لفظ یاد کرلیں...... ''عفو، عافیت اور معافاۃ'' ...... ''عفو'' کہتے ہیں ''معافی'' کو...... حکومتیں جب کسی مجرم کو ''عام معافی'' دیتی ہیں تو اس کے سارے جرائم کا نام ونشان تک مٹ جاتا ہے...... ساری سزائیں، سارے مقدمات ختم...... اندازہ لگائیں کہ اللہ جل شانہ رحیم وکریم کی ''معافی'' کس شان کی ہوگی...... ''عافیت'' کہتے ہیں سلامتی، حفاظت اور اللہ تعالیٰ کے دفاع اور ان کی خاص توجہ اور مدد کو...... دنیا وآخرت میں عافیت ملنے کا مطلب یہ ہے کہ ہر خیر مل جائے اور ہر شر سے حفاظت ہوجائے...... اور ''معافاۃ'' کہتے ہیں اس بات کو کہ ہم مخلوق کے شر سے بچ جائیں اور مخلوق ہمارے شر سے بچ جائے...... ہم لوگوں کے محتاج نہ رہیں اور لوگ ہمارے محتاج نہ ہوں...... ہم لوگوں کو معاف کردیں اور لوگ ہمیں معاف کردیں کہ قیامت کے دن پکڑ نہ ہو۔

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ''عفو، معافاۃ اور عافیت'' کی دعاء کا بڑا اہتمام فرماتے اور اسے سب سے افضل دعاء قرار دیتے تھے۔

عافیت کے برابر کوئی دعاء نہیں

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا اپنے محبوب چچا حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو ''عافیت'' کی دعاء تلقین فرمانا......اور حضرت عباس رضی اللہ عنہ کے بار بار پوچھنے پر بھی عافیت ہی کی دعاء ارشاد فرمانا...... اس بات کی واضح دلیل ہے کہ......دعاؤں میں سے کوئی دعاء ''عافیت'' کی دعاء کے برابر نہیں......اور نہ ہی کوئی ''دعاء'' عافیت کی دعاء کے قائم مقام ہوسکتی ہے......عافیت چونکہ بندے کے لئے اللہ تعالیٰ کا ''دفاع'' ہے......عافیت مانگنے والا شخص درحقیقت اللہ تعالیٰ کا ''دفاع'' مانگتا ہے ہر اس چیز سے سے جس کی وہ نیت کرے......اور حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حضرت سیّدنا عباس رضی اللہ عنہ کو اپنے والد محترم کی جگہ سمجھتے تھے......اور ان کا حق والد کا حق سمجھتے تھے......تو ایسے حالات میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ان کو بار بار ''دعاء عافیت'' کی تاکید فرمانا......ہمیں اس بات پر ابھارتا ہے کہ ہم اس دعاء کو لازم پکڑیں اور اسے اللہ تعالیٰ کے حضور سب سے بڑا وسیلہ بنائیں......اور اس کے ذریعے اپنی پریشانیوں اور مصیبتوں سے دفاع حاصل کریں......

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت عباس رضی اللہ عنہ کو فرمایا:

سَلِ اللّٰہَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْآخِرَۃِ۔

''آپ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگا کریں۔''

اس سے معلوم ہوا کہ یہ دعاء......دنیا و آخرت کے ہر ضرر سے حفاظت اور ہر خیر کو پانے کا ذریعہ ہے۔

[تحفۃ الذاکرین۔ص:۳۹۲، ط:مؤسسۃ الکتب الثقافیہ]

عافیت کی دعاء کا ثبوت متواتر ہے

حضرت شیخ امام جزری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''حضورِ اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اپنے محترم چچا سے فرماتے تھے:

''اے چچا! ''عافیت'' کی دعاء کثرت سے مانگا کریں۔''

پس ہر عقل والے کو چاہیے کہ وہ اس کلمے یعنی ''عافیت'' پر غور کرے...... جسے آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے محترم چچا جان کے لئے تمام کلمات میں سے پسند فرمایا...... اور ہر عقلمند اس بات پر ایمان لائے کہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو ''جَوَامِعُ الْکَلِمْ'' عطاء فرمائے گئے ہیں...... کیونکہ جس کسی کو ''عافیت'' مل گئی تو اسے ہر وہ چیز مل گئی جسے وہ قلبی، جسمانی، دینی، دنیاوی...... ہر اعتبار سے چاہتا ہے اور پسند کرتا ہے...... اور وہ ہر اس چیز سے بچ گیا جس سے وہ دنیا و آخرت میں ڈرتا ہے...... ''عافیت'' کی دعاء آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے تواتر کے ساتھ ثابت ہے......(جو بات حدیث شریف میں تواتر سے ثابت ہو وہ قرآن مجید کی طرح قطعی اور یقینی ہوتی ہے)...... یہ دعاء آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم سے لفظی اور معنوی طور پر تقریباً پچاس طرق سے وارد ہوئی ہے...... حالانکہ آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم حقیقی طور پر معصوم ہیں...... اور آپ کے لئے اللہ تعالیٰ کی طرف سے عام مغفرت کا اعلان ہے...... جب آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم معصوم ہو کر اس دعاء کا اس قدر اہتمام فرماتے ہیں تو پھر ہمارے لیے کیا حکم ہوگا؟...... جب کہ ہم تقدیر کے تیروں کا نشانہ...... اور نفس، شیطان اور خواہشات کی زد میں ہیں......(پس ہمیں کثرت اور اہتمام کے ساتھ اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتے رہنا چاہیے۔)

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُكَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَۃِ۔

[تحفة الذاکرین ـ ص:۴۶۲ ،ط:دار القلم - بیروت]

عافیت کی قدر و قیمت

اللہ تعالیٰ کی پناہ......جب ’’عافیت‘‘ چھن جائے تب پتا چلتا ہے کہ عافیت کتنی بڑی نعمت ہے......صرف دس منٹ کے لئے آنکھوں پر پٹی باندھ لیں معلوم ہو جائے گا کہ آنکھوں کی عافیت کیا ہے؟...... مالداروں کے علاقے میں ایک غریب شخص نے اپنے عقلمند دوست سے کہا: ’’یار! جب اللہ تعالیٰ یہ کوٹھیاں، کاریں تقسیم فرما رہے تھے تو ہم کہاں تھے؟‘‘......دوست اسے ہسپتال لے گیا...... ہر طرف روتے، سسکتے مریض......کوئی سانس نہیں لے پا رہا تو کوئی خون کی الٹیاں کر رہا ہے......کوئی کینسر میں مبتلا ہے تو کوئی اپنے اعضاء سے محروم......اس نے کہا: ’’یار! جب اللہ تعالیٰ یہ بیماریاں تقسیم فرما رہے تھے تو ہم کہاں تھے؟‘‘......اب کوٹھیوں کی لالچ والا دوست شرم سے رو رہا تھا، یا اللہ! عافیت......عافیت ہے تو سب کچھ ہے......عافیت چھن گئی تو ہر نعمت بے مزہ ہو گئی......کسی جیل جا کر دیکھیں، تب معلوم ہو گا کہ آزادی والی عافیت کیا چیز ہے......

حضرت سفیان ثوری رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’ہم مصیبت اور آزمائش سے نہیں ڈرتے، مگر مصیبت اور آزمائش کے بعد ہماری کیا حالت ہو گی اس سے ڈرتے ہیں۔ کیونکہ ہر انسان صبر نہیں کر سکتا اور مجھے تو یہ ڈر لگتا ہے کہ مصیبت اور آزمائش کے وقت مجھ سے نہ جانے میں کفر نہ ہو جائے۔‘‘

اسی لئے ’’دعاء عافیت‘‘ کی تاکید ہے......’’دین‘‘ میں عافیت نہ ملے تو انسان گناہ، فتنے اور گمراہی میں ڈوب جاتا ہے اور ’’دنیا‘‘ میں عافیت نہ ملے تو انسان بلاؤں، مصیبتوں، بیماریوں اور تکلیفوں میں جا گرتا ہے۔

ہر حال میں عافیت کے محتاج

اللہ تعالیٰ نے ''اٹل قانون'' سنا دیا ہے کہ اللہ تعالیٰ ''غنی'' ہیں اور تم سب ''فقیر''......یعنی اللہ تعالیٰ کے محتاج...... ہر سانس میں محتاج...... ہر قدم پر محتاج...... اللہ تعالیٰ کی رحمت کے محتاج...... اللہ تعالیٰ کی عافیت کے محتاج...... ایک بڑے ولی بزرگ گزرے ہیں حضرت سحنون رحمۃ اللہ علیہ......انہوں نے سخت مجاہدے کئے، بہت محنت کی کہ نفس کی ہر خواہش ختم ہو جائے......اور وہ اللہ تعالیٰ سے صرف اللہ تعالیٰ کی رضا ہی مانگیں......اور کوئی چیز کبھی نہیں...... بالآخر سخت محنت کے بعد انہیں محسوس ہوا کہ وہ اس مقام کو پہنچ چکے ہیں تو وجد میں دعاء کی:

اَللّٰھُمَّ لَيْسَ لِيْ سِوَاكَ حَظٌّ فَكَيْفَ شِئْتَ فَاخْتَبِرْنِيْ۔

''یا اللہ! اب آپ کی رضا کے سوا نہ کوئی خواہش ہے نہ کوئی سوال، بے شک مجھے آزما لیجئے۔''

اللہ تعالیٰ کی قدرت کہ ان کا پیشاب بند ہو گیا...... ایک ڈیڑھ دن تو برداشت کر سکے پھر تکلیف ناقابل برداشت ہو گئی......تو قرآن کریم پڑھنے والے بچوں کے پاس گئے اور فرمانے لگے: اُدْعُوْا لِعَمِّكُمُ الْكَذَّابِ۔

''اپنے جھوٹے چچا کے لئے دعاء کر دو (کہ اللہ تعالیٰ اسے عافیت دے۔)''

یعنی اپنے پہلے دعوے پر خود کو جھوٹا فرما رہے تھے...... بے شک! ہم زندہ ہوں تب بھی عافیت کے محتاج......ہم مر جائیں تب بھی عافیت کے محتاج......اور آخرت میں بھی ہم عافیت کے محتاج......اس لئے ہمیں چاہئے کہ دعاء عافیت کو پورے اہتمام کے ساتھ اپنائیں اور دوسرے مسلمانوں تک بھی پہنچانے کی فکر کریں۔

پہلے دن سے عافیت کی تعلیم

ایک صحیح روایت میں ہے کہ...... جب کوئی شخص اسلام قبول کرتا تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم اسے نماز کی تعلیم فرماتے پھر اسے حکم دیتے کہ ان کلمات کے ذریعے دعاء کیا کرے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

”یا اللہ! میری مغفرت فرمایئے اور مجھ پر رحم فرمایئے اور مجھے ہدایت دیجئے اور مجھے عافیت نصیب فرمایئے اور مجھے رزق عطاء فرمایئے۔“

[صحیح مسلم۔حدیث رقم: ۲۶۹۷ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

یعنی پہلے دن سے ہی عافیت مانگنے کی تلقین کردی جاتی۔

○ ایک بزرگ کا قول ہے کہ عافیت کی دعاء کثرت سے مانگا کرو...... کیونکہ اگر تم کسی مصیبت میں مبتلا ہو تو یاد رکھو ہر مصیبت سے بڑی مصیبت موجود ہے، اس لئے مزید بلاؤں سے بچنے کے لئے عافیت مانگو...... اور اگر تم عافیت کی حالت میں ہو تو یہ حالت کسی لمحے پلٹ سکتی ہے...... اس لئے عافیت کے دوام کے لئے عافیت مانگو...... دراصل ایمان و یقین کے بعد عافیت کے برابر کوئی چیز نہیں۔

○ آج ہم مسلمانوں کی اکثریت دین کے معاملہ میں ”عافیت“ کھو چکی ہے...... ہمارا دین آہستہ آہستہ کم ہوتا جارہا ہے، کمزور ہوتا جارہا ہے، گناہوں کا شکار ہوتا جارہا ہے، فتنوں کا نشانہ بنتا جارہا ہے...... آج کتنے مسلمان ہیں جو پورا قرآن مانتے ہیں؟ پورا دین مانتے ہیں؟...... اپنے نبی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو جہاد کرتے دیکھ کر بھی ان کو جہاد سے نفرت ہے...... یہ مسلمان اگر اپنے دین اور دنیا کے لئے اللہ تعالیٰ سے کثرت کے ساتھ ”عافیت“ مانگیں تو ان کی حالت اچھی ہوجائے گی، ان شاء اللہ

عفو، عافیت اور معافاۃ

''عفو'' کہتے ہیں ''معافی'' کو......یعنی اللہ تعالیٰ اپنے بندے کے گناہ معاف فرما دیں اور ان گناہوں پر اسے کوئی سزا نہ دیں......آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے ''عفو'' کا سوال فرمایا...... کیونکہ ''عفو'' یعنی معافی پر ہی آخرت کی کامیابی کا دارومدار ہے۔

اور اللہ تعالیٰ کے رسول صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اللہ تعالیٰ سے ''عافیت'' مانگی......کیونکہ ''عافیت'' پر ہی دنیا کے تمام معاملات کے درست ہونے کا مدار ہے اور اسی سے ہر طرح کے شرور اور مصیبتوں سے سلامتی ملتی ہے...... بلکہ عافیت کا لفظ ''جَوَامِعُ الْکَلِمْ'' میں سے ہے......اور اس میں صرف دنیا کی سلامتی مراد نہیں...... بلکہ دنیا و آخرت دونوں کی سلامتی مراد ہے۔

باقی رہی ''معافاۃ'' تو اس کے تین معنٰی ہیں:

۱۔ اللہ تعالیٰ ''معافاۃ'' عطاء فرمائے، یعنی اللہ تعالیٰ آپ کو دوسرے لوگوں سے غنی فرمادے اور لوگوں کو آپ سے غنی فرمادے۔

۲۔ اللہ تعالیٰ لوگوں کے شر سے آپ کو بچالے اور لوگوں کو آپ کے شر سے بچالے۔

۳۔ اللہ تعالیٰ آپ کو لوگوں سے معافی دلوادے اور لوگوں کو آپ سے معافی دلوادے۔

معلوم ہوا کہ......ہمارے لیے عفو، عافیت اور معافاۃ بے حد لازمی ہیں......پس جس بندے کو یہ تین چیزیں بہت کثرت سے اور بار بار مانگنے کی توفیق مل جائے......تو یہ اس کے لیے سعادت و کامیابی کی علامت ہے......ایسے مسلمان کے لیے کامیابی کا دروازہ کھل جاتا ہے اور وہ نجات کے راستے پر چل نکلتا ہے۔

[(تلخیص) تحفۃ الذاکرین۔ص:۳۹۲، ط:مؤسسۃ الکتب الثقافیہ]

ہر نعمت کی چابی

اللہ تعالیٰ کا شکر ہے ’’عافیت‘‘ پر...... ہم روزاپنے منہ سے کتنی چیزیں آرام سے کھاتے پیتے ہیں؟...... لیکن نہ شکر ہے نہ احساس...... مگر جب وہ حالت آجائے کہ غذا ناک سے دی جانے لگے تب اس نعمت کی قدر آتی ہے...... ’’بیت الخلاء‘‘ سے فراغت کے بعد ’’عافیت‘‘ کے شکر کی تلقین ہے کہ یہ دعاء پڑھو:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ أَذْهَبَ عَنِّی الْأَذٰی وَعَافَانِی۔

’’اللہ تعالیٰ کا شکر کہ اس نے مجھ سے تکلیف دور فرمائی اور عافیت عطاء فرمائی۔‘‘

[سنن ابن ماجہ ۔حدیث رقم:۳۰۱ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

’’بیت الخلاء‘‘ کا معاملہ تھوڑا سا بھی گڑبڑ ہو جائے تو انسان کس قدر عاجز، پریشان اور بے پردہ ہو جاتا ہے۔

’’عافیت‘‘ دراصل ہر نعمت کی چابی ہے...... مال، اولاد، رزق، گھر یہ سب تبھی دل کو اچھے لگتے ہیں جب ’’عافیت‘‘ نصیب ہو...... کوئی کینسر میں تڑپ رہا ہو تو کیا مال اور کیا اولاد، کسی چیز سے خوشی نہیں ہوتی...... ہمارے آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم تہجد میں اٹھتے تو نماز سے پہلے ہی دس بار اللہ تعالیٰ سے دیگر دعاؤں کے ساتھ عافیت بھی مانگتے:

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَاھْدِنِیْ وَارْزُقْنِیْ وَعَافِنِیْ۔

[سنن نسائی ۔حدیث رقم:۵۵۴۵ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

اس لئے ’’عافیت‘‘ کی دعاء یاد کریں...... روزانہ کا معمول بنائیں...... اور مشکل و پریشان

حالات میں صبح وشام عافیت کی مختصر دعاء کم ازکم ایک سو بار مانگ لیا کریں، مثلاً:

(۱) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ۔

(۲) اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ وَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَۃِ۔

[المعجم الاوسط۔حدیث رقم:۸۴۰۰ ، ناشر:دار الحرمین ، القاھرۃ]

(۳) اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَ ارْزُقْنِیْ۔

[صحیح مسلم۔حدیث رقم: ۲۶۹۷ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے آنسو

شرح الطیبی میں ہے:

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم منبر پر کھڑے ہوئے اور رو دیئے، دراصل آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کو بتایا گیا کہ آپ کی اُمت فتنوں میں مبتلا ہوگی، ان پر شہوت کا غلبہ ہوگا اور وہ مال ومنصب کے حرص میں مبتلا ہوگی، تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم غم سے رو پڑے اور اپنی اُمت کو حکم فرمایا کہ اللہ تعالیٰ کے سامنے گڑگڑاؤ اور اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگتے رہو۔“

(تاکہ گناہوں سے معافی ملے اور ایمان وجان کے فتنوں سے سلامت رہو)

[شرح الطیبی علی مشکوۃ المصابیح۔حدیث رقم:۲۴۹۰ ناشر: مکتبۃ نزار مصطفی الباز مکۃ المکرمۃ]

دین پر عمل میں آسانی

''اَلْعَافِیَۃ'' کا معنیٰ ہے ''دَفْعُ الْعَفَا'' یعنی ہلاکت سے بچنا۔

جس حدیث میں ''عافیت'' کی دعاء کو اللہ تعالیٰ کے نزدیک سب سے محبوب ''دعاء'' فرمایا گیا اس میں عافیت کا مطلب یہ ہوگا کہ...... بندے کو ضرورت پورا کرنے والا رزق...... بدن کی صحت...... دین کے کاموں میں مشغولیت...... اور غیر مفید اور غیر ضروری کاموں سے حفاظت مل جائے۔

یعنی اللہ تعالیٰ کے نزدیک یہ بات بہت محبوب ہے کہ......اس کا بندہ اس سے دین پر عمل کی آسانی اور توفیق مانگے اور ضرورت کے مطابق روزی اور صحت مانگے......(یہ سب عافیت کے لفظ میں جمع ہیں)......اور وہ اللہ تعالیٰ سے بہت زیادہ مال، ذاتی جتھے اور خدّام اور فضول چیزیں نہ مانگے۔

[المفاتیح شرح المصابیح۔ ج:۳،ص:۱۲۶، دار النوادر]

حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا حکم مبارک

اللہ تعالیٰ ’’اَلۡعَفُوّ‘‘ ہیں......اپنے بندوں کے گناہ معاف فرمانے والے......ان گناہوں کو مٹانے والے......ان گناہوں کو نیکیوں سے تبدیل فرمانے والے......ان گناہوں کے اثرات اور ان کا نام و نشان ختم فرمانے والے......حضرت سیّدنا صدیق اکبر رضی اللہ عنہ منبر پر تشریف لائے اور پھر رو پڑے، بار بار روئے اور پھر آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا یہ حکم مبارک سنایا کہ آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اسی منبر پر ارشاد فرمایا تھا:

’’(اے لوگو!) اللہ تعالیٰ سے ’’عفو‘‘ (یعنی معافی) اور ’’عافیت‘‘ مانگو، بے شک یقین کے بعد عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں ہے جو کسی کو دی گئی ہو۔‘‘

[سنن ترمذی ۔حدیث رقم:٣٥٥٨ ، ناشر: مکتبۃ مصطفی ، مصر]

اور آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنی زوجہ محترمہ کو لیلۃ القدر کی دعاء سکھائی:

اَللّٰھُمَّ اِنَّکَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الۡعَفۡوَ فَاعۡفُ عَنِّیۡ۔

[سنن ترمذی ۔حدیث رقم:٣٥١٣ ، ناشر: مکتبۃ مصطفی ، مصر]

اندازہ لگائیں کہ ’’عفو‘‘ اور ’’عافیت‘‘ کتنی ضروری اور کتنی اہم چیزیں ہیں۔

- کوئی شخص کسی مصیبت زدہ شخص کو دیکھے اور اس وقت اسکو اپنی ’’عافیت‘‘ کی نعمت کا احساس ہو اور وہ شکر ادا کرے کہ...... یا اللہ! آپ کا شکر کہ آپ نے مجھے اس مصیبت میں مبتلا نہیں فرمایا اور مجھے عافیت بخشی (اور یہ دعاء پڑھے):

اَلۡحَمۡدُ لِلّٰہِ الَّذِیۡ عَافَانِیۡ مِمَّا ابۡتَلَاکَ بِہٖ وَفَضَّلَنِیۡ عَلٰی کَثِیۡرٍ مِّمَّنۡ خَلَقَ تَفۡضِیۡلًا۔

تو اللہ تعالیٰ اسے مرتے دم تک اس مصیبت سے محفوظ فرما دیتے ہیں۔

[سنن ابن ماجہ ۔حدیث رقم:٣٨٩٢ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

عافیت کا جمال

اللہ تعالیٰ ہمیں ''عافیت'' کا ''جمال'' عطاء فرمائیں......حدیث شریف میں دعاء ہے:

اَللّٰھُمَّ أَغْنِنِیْ بِالْعِلْمِ وَزَیِّنِّیْ بِالْحِلْمِ وَأَکْرِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَجَمِّلْنِیْ بِالْعَافِیَۃِ۔

''یا اللہ! مجھے علم کی دولت، حلم کی زینت، تقویٰ کی عزت اور عافیت کا جمال عطاء فرمایئے۔'' [کنز العمال۔ حدیث رقم:٣٦٦٣ ، ناشر:مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت]

بڑی زبردست دعاء ہے......دل والے ہی اس کی حقیقت کو سمجھ سکتے ہیں......کسی نے خوب کہا کہ......''عافیت کے ساتھ تھوڑی سی خیر بھی بہت ہوتی ہے جبکہ عافیت کے بغیر بہت زیادہ خیر بھی تھوڑی ہو جاتی ہے، عافیت کے ساتھ تھوڑی سی عزت بھی بہت ہوتی ہے جبکہ بغیر عافیت کے بہت عزت بھی کچھ نہیں لگتی''......دستر خوان پر درجنوں کھانے ہوں......گیراج گاڑیوں سے بھرے ہوں......بینک بیلنس ابل رہا ہو......نوکر، خادم حاضر ہوں......مگر دل کا وال بند ہو جائے تو ہر چیز زہر لگتی ہے......ہمارا دل بھی عافیت کا محتاج اور ہمارا دین بھی عافیت کا ضرورتمند......اس لئے حضرت آقا صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر جلوہ فرمایا......اپنی حسین وجمیل آنکھوں میں درد اور خیر خواہی کے آنسو بھرے......اور پھر فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سے ''عفو'' اور ''عافیت'' مانگو۔''

[سنن ترمذی۔ حدیث رقم:٣٥٥٨ ، ناشر: مکتبۃ مصطفی ، مصر]

کاش! حضرت محسن اعظم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے آنسو ہی ہمارے قلوب پر اثر کر جائیں......اور ہم اپنے دین، اپنی دنیا اور اپنے جسم میں بہت سی عافیت کھونے کے بعد......اب ''عفو'' اور ''

عافیت'' مانگنے میں مزید سستی نہ کریں...... کچھ بعید نہیں کہ...... اگر ہم نے اخلاص کے ساتھ ''معافی'' اور ''عافیت'' مانگنے کا عمل مسلسل شروع کر دیا تو ہمارا بہت کچھ بچ جائے...... اور جو چھن چکا وہ واپس مل جائے...... اور آگے جو وقت اور منزلیں آنے والی ہیں ان میں ہمیں ''عافیت'' مل جائے...... ان شاء اللہ

....

بدن کے لئے عافیت کی دعاء

اللہ تعالیٰ نے ''انسان'' کو بہترین ''بدن'' عطاء فرمایا ہے...... ''انسانی بدن'' اللہ تعالیٰ کی ''قدرت'' کا نمونہ اور حیرتوں کا سمندر ہے...... لاکھوں کروڑوں خلیے، پرزے، رگیں، پٹھے اور آلات کا مجموعہ...... یہ بدن مضبوط اور طاقتور ایسا کہ ہاتھی، اونٹ، سمندر، پہاڑ اور صحراء کو مسخر کر لیتا ہے...... اور کمزور ایسا کہ ایک مچھر اور جرثومے کے کاٹنے سے بھوسہ بن جاتا ہے...... اگر اس ''بدن'' کو اللہ تعالیٰ کی طرف سے ''عافیت'' کا لباس مل جائے تو پھر یہ بہت اچھا چلتا ہے اور ''عافیت'' کی زرہ میں محفوظ رہتا ہے...... اسی لئے بدن کی عافیت کے لئے خاص دعائیں سکھائی گئی ہیں...... آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے یہ دعاء صبح وشام تین بار پڑھنا ثابت ہے:

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنَ الْکُفْرِ وَ الْفَقْرِ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِکَ مِنْ عَذَابِ الْقَبْرِ لَآ اِلٰهَ اِلَّا أَنْتَ۔ [سنن ابی داؤد۔ حدیث رقم: ٥٠٩٠ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

ترجمہ آپ سمجھ گئے ہوں گے...... بدن، کان اور آنکھوں کے لئے عافیت کا سؤال ہے اور کفر، محتاجی اور عذاب قبر سے پناہ مانگی گئی ہے...... مسند الفردوس میں ایک اور دعاء بھی وارد ہے:

اَللّٰھُمَّ اَلْبِسْنِی الْعَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْیَقِیْنَ فِی الْاٰخِرَۃِ۔

’’یااللہ! مجھے دنیا کی عافیت اور آخرت کے یقین کا لباس نصیب فرمائیے۔‘‘

[الفردوس بمأثور الخطاب للدیلمی ۔حدیث رقم: ۱۹۰۵ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت]

ایک اور بڑی زبردست دعاء بھی مسند الفردوس ہی میں ہے:

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ بِالْعَافِیَۃِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔

’’یااللہ! مجھے دنیا و آخرت میں عافیت سے ڈھانپ لیجئے۔‘‘

[الفردوس بمأثور الخطاب للدیلمی ۔حدیث رقم: ۱۹۰۳ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت]

وقت کی اہم ضرورت اور تقاضہ

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ’’پکی معافی، پکی عافیت اور پکی معافاۃ‘‘ نصیب فرمائیں......

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَسْئَلُکَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِیَۃَ وَ الْمُعَافَاۃَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ۔

اپنے دین اور دنیا کو ہر خطرے، ہر فتنے، ہر گمراہی، ہر آفت اور ہر مصیبت سے بچانے کے لئے ہم اللہ تعالیٰ سے کثرت کے ساتھ معافی اور عافیت مانگا کریں...... اگر ہمیں اللہ تعالیٰ کی ’’عافیت‘‘ کے پردے نصیب ہو گئے تو پھر ان پردوں کو کوئی عبور نہیں کر سکتا......

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ بِالْعَافِیَۃِ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَۃِ...

ضرورت بھی ہے اور حالات کا تقاضا بھی کہ ہم ’’دعاء عافیت‘‘ کو خوب اپنائیں...... اور اسے زیادہ سے زیادہ مسلمانوں تک پہنچائیں...... بالخصوص عافیت کی ’’جامع دعاء‘‘ کم از کم دس مسلمانوں تک ترجمہ سمیت پہنچائیں...... انہیں ترغیب دیں کہ وہ اس دعاء کو یاد کریں، سمجھیں اور

صبح وشام اور نمازوں کے بعد اس کا اہتمام کریں...... ہم انہیں بتائیں کہ یہ وہ دعاء ہے جس کا ہمارے آقا حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کبھی ناغہ نہیں فرمایا...... ہر صبح وشام اس کا اہتمام فرمایا...... یاد رکھیں! جس عمل کی اخلاص کے ساتھ دعوت چلائی جائے اس عمل کے ثمرات سب سے پہلے ’’داعی‘‘ کو ملتے ہیں...... عافیت کی جامع دعاء کے علاوہ عافیت کی یہ دعاء بھی یاد کر لیجیے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَأَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ الْعَلِيِّ الْعَظِيْمِ۔

’’یا اللہ! میں آپ سے مکمل عافیت کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے دائمی عافیت کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے عافیت پر شکر کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے لوگوں سے مستغنی رہنے کا سوال کرتا ہوں، برائی سے حفاظت اور نیکی کی توفیق اللہ بلند و برتر کی طرف سے ہی ملتی ہے۔‘‘

[المحيط في الاحاديث النبوية والسنن والاثار۔ج:۲۸ ،ص:۹۴ ،]

❁......❁......❁

’’دعاءِ عافیت‘‘ کی تاکید کیوں؟

اللہ تعالیٰ کا ’’ہر حکم‘‘ سر آنکھوں پر...... اللہ تعالیٰ کے نبی حضرت محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کا ہر حکم، ہر سنت، ہر دعاء سر آنکھوں پر...... لیکن ’’دعاءِ عافیت‘‘ کی اہمیت اور ضرورت اس زمانے میں بہت بڑھ گئی ہے...... کیونکہ ہر طرف ’’فتنے‘‘ ہیں اور ’’وبائیں‘‘ ہیں...... یعنی دنیا بھی خطرے میں ہے اور دین بھی...... اس لئے ’’دعاءِ عافیت‘‘ کی تاکید کی جا رہی ہے...... کیونکہ اگر ہمیں عافیت مل گئی تو دین و دنیا سب ٹھیک ہو جائیں گے، سب محفوظ ہو جائیں گے، ان شاء اللہ...... عربی کا شعر ہے ؎

رَأَیْتُ الْبَلَاءَ کَقَطْرِ السَّمَاءِ
وَ مَا تُنْبِتُ الْأَرْضُ مِنْ نَامِیَه
فَلَا تَسْئَلَنَّ اِذَا مَا سَئَلْتَ
إِلٰهَكَ شَیْئًا سِوَی الْعَافِیَه

’’میں دیکھ رہا ہوں کہ بلائیں اتنی زیادہ ٹوٹ پڑی ہیں جتنی کہ بارش کے قطرے اور زمین سے اگنے والی چیزیں، ایسے حال میں اللہ تعالیٰ سے بس صرف عافیت ہی مانگو۔‘‘

اس لئے ’’دعاءِ عافیت‘‘ کو بھرپور طریقے سے اپنائیں اور ایک ایک مسلمان مرد، عورت، چھوٹے، بڑے کو سکھا دیں اور اس کا معمول بنا دیں...... حضرت آقا مدنی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اپنے صحابہ کرام رضی اللہ عنہم کو حکم فرمایا کہ جب قبرستان جاؤ تو کہا کرو:

اَلسَّلَامُ عَلَیْکُمْ أَهْلَ الدِّیَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِیْنَ وَ الْمُسْلِمِیْنَ وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللهُ لَلَاحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللهَ لَنَا وَلَکُمُ الْعَافِیَةَ۔

’’تم پر سلامتی ہو ان گھروں والے مؤمنین و مسلمین! ہم (تم سے) ان شاء اللہ آ ملنے والے ہیں، میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتا ہوں۔‘‘

[صحیح مسلم ۔حدیث رقم:۹۷۵ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

یعنی مرے ہوئے مسلمانوں کو بھی عافیت کی دعاء دیا کریں......اب آپ خود اندازہ لگا لیں کہ زندہ مسلمانوں کے لئے عافیت کی دعاء کتنی ضروری ہے۔

حسن خاتمہ بھی

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا خود عافیت کی دعاء مانگنا......اور پھر اُمت کو اس کی تلقین فرمانا...... یہ قطعی طور پر ثابت ہے......اور اس کی صداقت اور صحت یقینی ہے......اور عافیت کی دعاء دنیا و آخرت کے بے شمار فوائد پر مشتمل ہے......ان فوائد میں سے ایک ’’حسن خاتمہ‘‘ بھی ہے......یعنی ’’عافیت‘‘ کی دعاء اگر کسی کو نصیب ہو جائے......اور قبول ہو جائے......تو اس کا خاتمہ ایمان اور خیر پر ہوتا ہے۔

[تحفۃ الذاکرین ۔ص:۳۹۶ ،ط:مؤسسۃ الکتب الثقافیہ]

تمام ظاہری و باطنی آفات سے حفاظت

''اللمعات''میں ہے:

''عافیت کا مطلب ہے، تمام ظاہری و باطنی آفات سے سلامتی ......اور ایمان بھی اس میں داخل ہے......یعنی عافیت کا مطلب ایمان کی سلامتی بھی ہے۔''

[لمعات التنقيح في شرح مشكوة المصابيح ۔ج:۵ ، ص:۲۵۵ناشر: دار النوادر ، دمشق]

......

تین وظیفے

اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سؤال ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْئَلُكَ الْعَفْوَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَ الْآخِرَةِ۔

○ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے ایک صحابی سے ارشاد فرمایا:

''قُلْ هُوَ اللّٰهُ أَحَدٌ '' اور ''معوذتین'' صبح، شام تین تین بار پڑھا کرو یہ تمہارے لیے ہر چیز سے کافی ہو جائیں گے۔''

[سنن ترمذی ۔حدیث رقم:۳۵۷۵ ،طبع:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

○ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاؤں میں سے ایک دعاء یہ بھی ہے:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَعُوْذُبِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَ تَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَ فُجَأَةِ نِقْمَتِكَ وَ جَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

''یا اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں آپ کی نعمتوں کے زائل ہونے سے اور عافیت کے منہ موڑنے سے اور آپ کی اچانک پکڑ سے اور آپ کی ہر ناراضی سے۔''

[صحیح مسلم ،حدیث رقم:۲۷۳۹ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

بڑی اہم دعاء ہے......اس دعاء میں عافیت کے چھن جانے سے پناہ مانگی گئی ہے۔

○ اور قرآن مجید کی یہ جامع ترین دعاء:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

دل کی مکمل خیر خواہی کے ساتھ تاکید ہے کہ......اس عظیم دعاء کے ساتھ اپنا تعلق مستقل اور مضبوط بنائیں......یہ معمولی اور عام دعاء نہیں ہے......خاص الخاص ترین دعاء ہے......اس کا ایک مجرب وظیفہ بھی ہے......اس میں یہ دعاء دس بار پڑھی جاتی ہے۔

(یہ وظیفہ مناجات صابری میں موجود ہے)

وجد آفرین دعاء عافیت

عافیت کی ایک بہت شاندار اور عجیب دعاء مسند الفردوس میں حضرت سیدنا انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے مروی ہے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیۡ شَھَادَۃً مِّنْکَ فِیۡ یُسْرٍ وَّ عَافِیَۃٍ۔

”یا اللہ! آسانی اور عافیت کے ساتھ اپنی طرف سے ”شہادت“ نصیب فرمایئے۔“

[الفردوس بمأثور الخطاب للدیلمی۔حدیث رقم: ۱۹۰۹، ناشر: دار الکتب العلمیہ بیروت]

سبحان اللہ! شہادت اور وہ بھی آسانی اور عافیت کے ساتھ...... دل مچل اٹھا...... اللہ تعالیٰ ہر سچے طلب گار کو نصیب فرمائیں...... ”فضائل جہاد“ میں آپ نے ان صاحب کا واقعہ پڑھا ہوگا جو مجاہد تھے اور ہمیشہ اللہ تعالیٰ سے آسان شہادت مانگتے تھے...... ایک جنگ کے بعد وہ قریب ایک باغ میں آرام کر رہے تھے...... گہری نیند تھی، اچانک دشمن آ گئے...... اور انہوں نے تلوار سے ان کا سر کاٹ دیا...... ان کی آنکھ کھلی تو جنت کی نعمتوں میں تھے:

اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیۡ شَھَادَۃً مِّنْکَ فِیۡ یُسْرٍ وَّ عَافِیَۃٍ۔

قیمتی تحفہ

اللہ تعالیٰ کی ’’معافی‘‘ کا نظام بہت وسیع ہے...... اللہ تعالیٰ ’’معافی‘‘ سے محبت فرماتے ہیں...... اللہ تعالیٰ کی ’’معافی‘‘ کا نظام نہ ہو تو سب لوگ فوراً ہلاک ہو جائیں...... ہمیں چاہیے کہ ہم اللہ تعالیٰ سے بہت ’’معافی‘‘ اور ’’عافیت‘‘ مانگا کریں...... اور عافیت کی جامع دعاء کو بھی مستقل معمول میں رکھیں...... اور مزید ان دو دعاؤں کا بھی فیض حاصل کرتے رہا کریں:

۱ معافی کی دعاء...... اَللّٰھُمَّ اِنَّكَ عَفُوٌّ تُحِبُّ الْعَفْوَ فَاعْفُ عَنِّیْ۔

۲ عافیت کے پردے کی دعاء...... اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ بِالْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ۔

آپ نے حضرت شیخ معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ کا نام سنا ہوگا...... دوسری صدی ہجری کے صاحب علم اور صاحب معرفت بزرگ ہیں...... علامہ ذہبی رحمۃ اللہ علیہ نے آپ کو ’’عَلَمُ الزُّهَّاد‘‘ اور ’’برکة العصر‘‘ کے لقب سے یاد کیا ہے...... وہ فرماتے ہیں کہ یہ دعاء......

اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ بِالْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَ الْآخِرَةِ...

حضرت جبرئیل امین علیہ السلام نے حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کو تعلیم فرمائی...... اور بتایا کہ آپ سے پہلے یہ دعاء کسی کو نہیں سکھائی...... کتنا اچھا لگتا ہے کہ دو رکعت نفل نماز میں یہ دونوں مختصر مگر عظیم دعائیں سو سو بار پوری توجہ سے مانگی جائیں...... آج ہمیں ’’معافی‘‘ کی بھی بہت ضرورت ہے اور عافیت کے پردوں کی بھی...... کیونکہ ہر طرف عذاب اور رسوائی کے مناظر ہیں...... اس قیمتی تحفے کی قدر کریں۔

دعاءِ عافیت کے صیغے

اللہ تعالیٰ سے اپنے لئے بھی عافیت مانگنی چاہئے اور دوسرے مسلمانوں کے لئے بھی...... خصوصاً بیمار، پریشان حال اور مصیبت زدہ افراد کے لئے......اور جو مسلمان وفات پا چکے ان کے لئے بھی ''عافیت'' کی دعاء بہت قیمتی ہے......عافیت کی دعاء اپنے اور دوسروں کے لئے مانگنے کے کچھ الفاظ سمجھ لیں:

- اپنے لئے ''عافیت'' مانگنی ہو تو کہیں گے:

''اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ''...... یا اللہ! مجھے عافیت دے دیجئے۔

- اگر اپنے ساتھ اور لوگوں کو بھی شامل کرنا ہو تو کہیں گے:

''اَللّٰھُمَّ عَافِنَا''...... یا اللہ! ہمیں عافیت دے دیجئے۔

- کسی مخاطب کو عافیت کی دعاء دینی ہو تو کہیں گے:

''عَافَاكَ اللہُ''......اللہ تعالیٰ آپ کو عافیت عطاء فرمائے......

اگر مخاطب عورت ہو تو کاف کے نیچے زیر لگے گی ''عَافَاكِ اللہُ''......

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کو جب وہ بیمار تھے یہ دعاء دی:

وَعَافَاكَ فِیْ بَدَنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰی مُدَّۃِ أَجَلِكَ۔

''اللہ تعالیٰ آپ کو آپ کے بدن اور جسم میں تاحیات عافیت عطاء فرمائیں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ان کو عیادت کے وقت جو پوری دعاء دی وہ یہ ہے:

شَفَی اللہُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِیْ بَدَنِكَ وَجِسْمِكَ اِلٰی مُدَّۃِ أَجَلِكَ۔

’’اللہ تعالیٰ آپ کو بیماری سے شفاء دے اور آپ کے گناہ بخش دے اور آپ کو بدن اور جسم میں تاحیات عافیت عطاء فرمائیں۔‘‘

[مستدرک حاکم ۔حدیث رقم:۲۰۱۴ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ ،بیروت]

○ کسی غائب کو یا کسی کو اس کی طرف اشارہ کر کے عافیت کی دعاء دینی ہو تو کہیں گے:

’’اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ‘‘......عورت ہو تو: ’’اَللّٰھُمَّ عَافِھَا‘‘......

یا اللہ! اسے عافیت دے دیجئے......

حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے حضرت سیّدنا علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ کو ان کی بیماری کے وقت یہ دعاء دی:

اَللّٰھُمَّ عَافِہٖ، اَللّٰھُمَّ اشْفِہٖ۔

’’یا اللہ! انہیں عافیت دیجئے، یا اللہ! انہیں شفاء دیجئے۔‘‘

[مسند احمد ۔حدیث رقم:۶۳۷ ، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ ۔ بیروت]

ایک نکتہ

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ’’علم وحکمت‘‘ عطاء فرمائیں......اللہ تعالیٰ ہی جانتے ہیں کہ کیا خیر ہے اور کیا شر؟ کیا عافیت ہے اور کیا آفت؟......کیا کامیابی ہے اور کیا ناکامی؟......وہ علیم ہیں، وہ خبیر ہیں......جبکہ انسان بے چارہ تو اپنی گردن کے پیچھے بھی نہیں دیکھ سکتا......وہ اپنی فوری خواہش کو خیر، کامیابی اور عافیت سمجھ بیٹھتا ہے......حالانکہ ایسا نہیں ہوتا......جسم میں کینسر بن رہا تھا......معلوم نہیں تھا......عافیت کی دعاء کی برکت سے کوئی چوٹ لگی......درد کی وجہ سے خون میں طوفان آیا اور کینسر ٹوٹ گیا......اب یہ چوٹ بظاہر آفت تھی مگر درحقیقت عافیت......فالج ہونے والا تھا اللہ تعالیٰ نے عافیت عطاء فرمائی، بخار آ گیا......اس نے تھوڑا سا تڑپایا مگر فالج کو پگھلا دیا......اب یہ ’’بخار‘‘ بظاہر آفت مگر حقیقت میں عافیت ہے......اس لئے دعاء ہمیشہ یقین سے کریں......اور اللہ تعالیٰ سے حسن ظن رکھیں۔

یقین کا روشن دان

اللہ تعالیٰ مجھے اور آپ سب کو ’’سچا یقین‘‘ عطاء فرمائیں۔

اَللّٰھُمَّ اِنَّا نَسْأَلُکَ یَقِیْنًا صَادِقًا۔

سچی اور یقینی کتاب یعنی قرآن کریم میں تاکید کے ساتھ حکم دیا گیا ہے کہ......
اپنے ''یقین'' کا اعلان کرو...... قُلْ لَّنْ یُّصِیْبَنَا اِلَّا مَا کَتَبَ اللّٰہُ لَنَا......'' کہہ دیجئے! ہمیں کوئی حالت نہیں پہنچ سکتی مگر صرف اور صرف وہی جو اللہ تعالیٰ نے ہمارے لئے لکھ دی ہے''...... کوئی مصیبت، کوئی آفت، کوئی خیر، کوئی شر جو ہمارے ''مقدر'' میں لکھا جا چکا وہی ہمیں پہنچے گا...... اللہ تعالیٰ پر ''یقین'' عظیم ترین نعمت ہے...... کسی نے بڑے مزے کی بات فرمائی ہے کہ...... پریشانیوں اور سوچوں کی گٹھڑی اپنے سر پر نہ لادو...... جیسے ہی کوئی پریشانی دماغ پر حملہ آور ہو کہ...... فلاں کام کیسے ہوگا؟...... فلاں مسئلہ کیسے حل ہوگا؟...... وغیرہ وغیرہ...... تو زیادہ نہ سوچو...... بہت سوچو گے تو دماغ پھٹے گا...... دل غمگین ہوگا...... اور حاصل کچھ نہ ہوگا...... بس فوراً کہو کہ...... میرا اللہ موجود ہے...... میرا رب تعالیٰ موجود ہے...... میرا کارساز وکیل جل شانہ موجود ہے...... میں یہ مسئلہ، یہ پریشانی ان کے سامنے پیش کر کے حل کرالوں گا...... بس شیطانی حملہ ختم...... دن رات میں یہ بار بار کرنا پڑے گا...... پھر یقین کا روشن دان کھلے گا...... ہم اپنا مسئلہ حل نہیں کر سکتے...... پھر سوچ سوچ کر ہلکان ہونے کی کیا ضرورت ہے؟...... اللہ تعالیٰ ہمارا ہر مسئلہ حل فرما سکتے ہیں تو پھر ان کے سامنے پیش کرنے میں تاخیر کیوں؟......
یقین کی یہ کیفیت حاصل کرنے کی محنت کریں...... اور ساتھ ساتھ اللہ تعالیٰ سے ہمیشہ ''عافیت'' کی دعاء مانگیں...... اور دوسرے مسلمانوں تک بھی اس دعاء کی دعوت پہنچائیں۔

تیرہ نعمتیں ضرور مانگیں

اللہ تعالیٰ کے خزانے بے شمار ہیں...... آپ جب بھی کلمہ طیبہ پڑھیں، تلاوت کریں، ذکر کریں، نماز ادا کریں، یا کوئی بھی نیک عمل کریں تو...... آخر میں کم از کم تیرہ عظیم الشان نعمتیں ضرور مانگ لیا کریں...... یاد رکھیں! اللہ تعالیٰ سے مانگنے میں کبھی بھی ''بخل'' نہیں کرنا چاہیے...... اللہ تعالیٰ سے جتنا زیادہ مانگا جائے وہ اتنا زیادہ خوش ہوتے ہیں...... ہر عبادت، ہر نیکی، ہر خیرات، ہر صدقے، ہر ہدیے اور ہر دینی محنت کے بعد ضرور دعاء مانگا کریں...... اس سے ''بندگی'' بڑھتی ہے...... تواضع بڑھتی ہے، اللہ تعالیٰ کا قرب ملتا ہے...... اور بے شمار نعمتیں ملتی ہیں...... اللہ تعالیٰ سے ڈرنا بھی سعادت ہے...... بندگی ہے...... اور اللہ تعالیٰ سے لالچ اور طمع رکھنا بھی...... عزت، سعادت اور بندگی ہے...... بس اللہ تعالیٰ کے سوا نہ کسی سے ڈرو نہ کسی سے کوئی لالچ رکھو...... بہر حال جو ضروری تیرہ چیزیں مانگنی ہیں ان میں سے تین اس دعاء میں ہیں:

رَبَّنَا آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

(۱) دنیا کی ہر بھلائی......

(۲) آخرت کی ہر بھلائی......

(۳) جہنم سے حفاظت......

قرآن مجید نے سمجھایا ہے کہ جو لوگ ''حج'' کے بعد یہ دعاء مانگتے ہیں...... وہ اپنی محنت اور اپنا

عمل پورا پورا کما لیتے ہیں……اور حدیث شریف میں آتا ہے کہ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم یہ دعاء بہت کثرت سے مانگتے تھے……اور بعض صحابہ کرام جیسے حضرت سیّدنا انس رضی اللہ عنہ کا ذوق یہ تھا کہ…… اگر ایک دعاء مانگنے کا موقع ہوتا تو صرف یہی دعاء مانگتے……اور جب کسی کو دعاء دیتے یا کوئی دعاء کی درخواست کرتا تو اسے بھی یہی دعاء دیتے……حقیقت یہ ہے کہ……یہ دعاء ہزاروں، لاکھوں دعاؤں، وظیفوں اور غیر مسنون چلوں سے بھاری ہے……بس شرط یہ ہے کہ ہمیں اس کا ذوق اور اس کی قدر نصیب ہو جائے……یہ دعاء قرآن کریم کے الفاظ میں تو اوپر لکھ دی ہے…… حدیث شریف میں ''رَبَّنَا'' کی جگہ ''اَللّٰھُمَّ'' آیا ہے……

اَللّٰھُمَّ آتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّ فِی الاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّ قِنَا عَذَابَ النَّارِ…

نماز کے رکوع، سجود میں حدیث والے الفاظ سے مانگ لیا کریں……اور جب کسی اور کو یہ دعاء دینی ہو تو ''آتِنَا'' اور ''قِنَا'' کی ضمیر بدل دیا کریں، مثلاً……اٰتِہٖ…اٰتِہِمْ… قِہٖ… قِہِمْ وغیرہ۔

اور مزید دس چیزیں اس مبارک اور جامع دعاء میں ہیں:

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ إِیْمَانًا دَائِمًا وَ أَسْأَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَ أَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَ أَسْأَلُكَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَ أَسْأَلُكَ دِیْنًا قَیِّمًا وَ أَسْأَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ کُلِّ بَلِیَّةٍ وَ أَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِیَةِ وَ أَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِیَةِ وَ أَسْأَلُكَ الشُّکْرَ عَلَی الْعَافِیَةِ وَ أَسْأَلُكَ الْغِنٰی عَنِ النَّاسِ۔

1. دائمی ایمان……
2. اللہ تعالیٰ سے ڈرنے، دبنے والا دل……
3. نفع دینے والے علوم……
4. سچا یقین……

۵ مضبوط دین......

۶ ہر بلا سے عافیت......

۷ مکمل عافیت......

۸ دائمی عافیت......

۹ عافیت پر شکر کی توفیق......

۱۰ لوگوں سے مستغنی ہونا (یعنی کسی کا محتاج نہ ہونا)......

ان مبارک دعاؤں کو یاد کرلیں......صبح وشام یا کسی بھی بڑی نیکی کے بعد دو بار مانگ لیا کریں......زندگی میں عجیب تبدیلی دیکھیں گے......ان شاءاللہ

معافی کا سمندر

اللہ تعالیٰ کی ''معافی'' کس قدر وسیع ہے...... حضرت امام معروف کرخی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں...... ایک شخص سفر کے لئے اپنے گھر سے نکلا تو اس نے ان الفاظ میں اللہ تعالیٰ کی حمد و شکر بجالائی:

اَللّٰھُمَّ لَکَ الْحَمْدُ عَدَدَ عَفْوِکَ عَنْ خَلْقِکَ۔

''یا اللہ! آپ کی حمد آپ کی اپنی مخلوق کو ''معافی'' کی مقدار میں۔''

پھر اس نے اگلے سال حج کیا اور دوبارہ یہی شکر ادا کیا...... ''یا اللہ! آپ کی اپنی مخلوق کو معافی کی مقدار آپ کی حمد''...... تو آواز آئی کہ...... ابھی تمہاری پچھلی بار والی حمد کا اجر شمار ہو رہا ہے اور وہ ابھی تک پورا نہیں ہوا۔

[شعب الایمان ، حدیث رقم: ۳۹۰۱ ، ناشر: مکتبۃ الرشد۔ ریاض]

یعنی اس قدر زیادہ اجر اسے عطاء فرمایا گیا...... اے مسلمانو! اللہ تعالیٰ کی اس عظیم، مہربان اور وسیع ''معافی'' میں سے زیادہ سے زیادہ اپنا حصہ حاصل کر لو...... اپنا ہر گناہ، اپنی ہر غلطی، اپنی ہر کوتاہی ہم اللہ تعالیٰ سے ''معاف'' کرالیں...... وہ ''عَفُو'' ہیں...... وہ ''رؤف'' ہیں...... ہم دل کی توجہ کے ساتھ ان سے معافی اور عافیت مانگیں...... وہ ضرور عنایت فرمائیں گے، ان شاء اللہ

خلاصہ فضائل دُعاء عافیت

(۱) یہ سب سے افضل دعاء ہے...... عافیت مل جائے تو کامیابی یقینی ہے۔ [ترمذی]

(۲) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم دعاء عافیت کا کبھی ناغہ نہیں فرماتے تھے۔ [ابوداؤد]

(۳) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے چچا جان حضرت سیدنا عباس رضی اللہ عنہ کو عافیت کی دعاء مانگنے کی بار بار تاکید فرمائی۔ [ترمذی، احمد]

(۴) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جنگ کے موقع پر بھی لڑائی سے پہلے عافیت مانگنے کی تاکید فرماتے تھے۔ [بخاری]

(۵) اللہ تعالیٰ کو بندے کا عافیت مانگنا جتنا محبوب ہے اتنا کسی اور چیز کا مانگنا نہیں۔ [ترمذی]

(۶) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے منبر پر روتے ہوئے دعاء عافیت کی تاکید فرمائی۔ [ترمذی]

(۷) ایمان و یقین کے بعد عافیت سے بڑھ کر کوئی چیز نہیں۔ [ترمذی]

(۸) اذان و اقامت کے درمیان کا وقت قبولیت دعاء کا ہے اس میں بھی عافیت مانگا کرو۔ [ترمذی]

(۹) حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے کئی مریض اصحاب کرام کو عافیت کی دعاء دی اور ان کو شفاء ملی۔ [احمد]

(۱۰) لوگ عافیت مانگیں تو مصیبتوں اور وباؤں سے محفوظ رہیں۔ [البزار، طبرانی]

(۱۱) جس کو لیلۃ القدر نصیب ہو وہ اس میں عافیت کی دعاء مانگے۔ [المعجم الاوسط]

(۱۲) عافیت اور شکر کا مقام مصیبت اور صبر کے مقام سے زیادہ پسندیدہ ہے۔ [المعجم الاوسط]

۱۳ کوئی دعاء پوچھے تو عافیت کی دعاء بتانی چاہیے۔ [المعجم الاوسط]

۱۴ عافیت کی دعاء اللہ تعالیٰ کے نزدیک دیگر دعاؤں سے زیادہ محبوب ہے۔ [المعجم الاوسط]

۱۵ دوسرے مسلمانوں کے لیے بھی عافیت کی دعاء مانگنی چاہیے تب خود کو بھی عافیت ملتی ہے۔ [الترغیب والترہیب]

۱۶ بندوں نے مغفرت اور عافیت سے افضل کوئی دعاء نہیں مانگی۔ [البزار]

۱۷ کسی کو جمعہ کے دن قبولیت کی مقبول گھڑی ملے تو وہ اس میں عافیت مانگے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ]

۱۸ دنیا میں ایمان و یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی خیر نہیں ہے۔ [ابن مبارکؒ]

۱۹ اپنے بچوں کے لیے عافیت کی دعاء کرانی چاہیے۔ [احمد]

۲۰ جہاد میں بکثرت عافیت کی دعاء مانگنی چاہیے تاکہ ہزیمت سے حفاظت رہے۔ [کنز]

۲۱ جب کوئی شخص مسلمان ہو تو اسے نماز کے بعد عافیت کی دعاء سکھائی جائے۔ (بعض دیگر کے ساتھ) [مسلم]

۲۲ رات دن عافیت کی دعاء کثرت سے مانگنی چاہیے۔ [حاکم]

۲۳ مریض کو عیادت کے وقت عافیت کی دعاء دینی چاہیے۔ [حاکم]

۲۴ کسی مصیبت زدہ کو دیکھیں تو اپنی عافیت پر شکر ادا کریں۔ [ابن ماجہ]

۲۵ بجلی کی گرج چمک کے وقت عافیت کی دعاء مانگیں۔ [ترمذی]

۲۶ عافیت کی دعاء بہت سی خیروں کی جامع ہے۔ [مصنف ابن ابی شیبہ]

۲۷ ہر صبح شام عافیت اور نعمت کا شکر ادا کرنے والے اصل شکر گزار بندے ہوتے ہیں۔ [کنز]

۲۸ عافیت کی دعاء میں مال کی برکت بھی ہے۔ [کنز]

۲۹ نفس کے شر سے عافیت مانگنا بہت نفع بخش عمل ہے۔ [بیہقی]

۳۰ گناہگار کو دیکھ کر اسے لعن طعن نہ کرو بلکہ عافیت مانگو۔ [جامع معمر]

۳۱ اصل نعمت تو عافیت ہے۔[شعب الایمان]

۳۲ عافیت مانگنے سے بلائیں ٹل جاتی ہیں۔ [الفردوس]

۳۳ جس کھانے پر عافیت کی دعاء مانگی جائے وہ نقصان نہیں دیتا۔[ابن ابی شیبہ]

۳۴ مشکل حالات میں موت کی تمنا نہ کرو بلکہ عافیت مانگو۔[ابن ابی شیبہ]

۳۵ مقبول اوقات میں اگر صرف ایک دعاء مانگنی ہو تو دنیا آخرت کی عافیت مانگنی چاہیے۔[ابن ابی شیبہ]

۳۶ حضرت صدیق اکبر رضی اللہ عنہ نے خلافت سنبھالی تو منبر پر کھڑے ہو کر روتے ہوئے دعاء عافیت کی تلقین فرمائی۔[ترمذی]

۳۷ حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عافیت کی محرومی سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگتے تھے۔[مسلم]

۳۸ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے محبوب نواسے کو وتر کی جو دعاء سکھائی اس میں دعاء عافیت بھی ہے۔[ابن ماجہ]

۳۹ عافیت نہ مانگنے والوں کو سخت مزاج فرمایا گیا۔[الطبرانی]

۴۰ جو مغفرت، رحمت، عافیت، رزق کی دعاء مانگے تو وہ دنیا و آخرت کی بھلائی جمع کر لیتا ہے۔[مسلم]

اَللّٰھُمَّ اغْفِرْلِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

بسم اللہ الرحمن الرحیم

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب آرام کے لیے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعا فرماتے

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ وَاجْعَلْهُ الْوَارِثَ مِنِّیْ لَآ اِلٰهَ اِلَّا اللّٰهُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰهِ رَبِّ السَّمَاوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْكَرِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

’’یا اللہ! مجھے میرے دین میں عافیت عطاء فرمایئے، اور مجھے میرے جسم میں عافیت عطاء فرمایئے اور مجھے میری بصارت میں عافیت عطاء فرمایئے اور اسے میرا وارث بنا دیجیے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بلند و برتر اور عظیم ہے، اللہ کی ذات پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرش کریم کا مالک ہے، تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لئے ہیں۔‘‘

[مصنف ابن ابی شیبہ۔ حدیث رقم: ۲۹۳۱۴، ناشر: مکتبۃ الرشد-الریاض]

دائمی معمول

(۱) عَنْ جُبَيْرِ بْنِ أَبِي سُلَيْمَانَ بْنِ جُبَيْرِ بْنِ مُطْعِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ ابْنَ عُمَرَ يَقُولُ: لَمْ يَكُنْ رَسُولُ اللهِ ﷺ يَدَعُ هٰؤُلَاءِ الدَّعَوَاتِ حِينَ يُمْسِي وَحِينَ يُصْبِحُ:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

”رسول اللہ ﷺ شام اور صبح کے وقت یہ دعاء کبھی نہیں چھوڑا کرتے تھے (یعنی ہمیشہ پڑھا کرتے تھے)

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

”یا اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، یا اللہ! میں آپ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں اپنے دین و دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں،

یا اللہ! میرے عیب چھپا دیجئے اور مجھے میرے خوف سے امن عنایت فرمائیے، یا اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرمائیے اور میں آپ کی عظمت کے ذریعے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔''

[سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۵۰۷۴ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

عافیت مانگو

﴿۲﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللهِ بْنُ مُحَمَّدٍ حَدَّثَنَا مُعَاوِيَةُ بْنُ عَمْرٍو حَدَّثَنَا أَبُو إِسْحَاقَ عَنْ مُوسَى بْنِ عُقْبَةَ عَنْ سَالِمٍ أَبِي النَّضْرِ مَوْلَى عُمَرَ بْنِ عُبَيْدِ اللهِ وَكَانَ كَاتِبًا لَهُ قَالَ: كَتَبَ إِلَيْهِ عَبْدُ اللهِ بْنُ أَبِي أَوْفَى رضی اللہ عنہ فَقَرَأْتُهُ: أَنَّ رَسُولَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فِي بَعْضِ أَيَّامِهِ الَّتِي لَقِيَ فِيهَا انْتَظَرَ حَتَّى مَالَتِ الشَّمْسُ، ثُمَّ قَامَ فِي النَّاسِ خَطِيبًا قَالَ: أَيُّهَا النَّاسُ! لَا تَتَمَنَّوْا لِقَاءَ الْعَدُوِّ وَسَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِذَا لَقِيتُمُوهُمْ فَاصْبِرُوا وَاعْلَمُوا أَنَّ الْجَنَّةَ تَحْتَ ظِلَالِ السُّيُوفِ، ثُمَّ قَالَ: اَللّٰهُمَّ مُنْزِلَ الْكِتَابِ وَمُجْرِيَ السَّحَابِ وَهَازِمَ الْأَحْزَابِ اهْزِمْهُمْ وَانْصُرْنَا عَلَيْهِمْ۔

حضرت عبداللہ بن ابی اوفی رضی اللہ عنہ سے منقول ہے کہ:

”(ایک بار) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے لڑائی کے دن سورج ڈھلنے تک انتظار فرمایا، (جب سورج ڈھل گیا تو) لوگوں کو خطبہ دینے کے لئے کھڑے ہوئے (اور) ارشاد فرمایا:

”اے لوگو! دشمن سے جنگ کی تمنا نہ کرو اور اللہ تعالیٰ سے ”عافیت“ مانگو۔ البتہ جب دشمن سے مڈ بھیڑ ہو ہی جائے تو پھر ثابت قدم رہو اور یاد رکھو! جنت تلواروں کے سائے تلے ہے، یا اللہ! کتاب کے نازل کرنے والے، بادلوں کو چلانے والے، لشکروں کو شکست دینے والے انہیں شکست دے دیجیے اور ان کے مقابلے میں ہماری مدد فرمایئے۔“

[صحیح بخاری۔ حدیث رقم: ۲۹۶۶، ۲۹۶۵، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

کیا عافیت نہیں مانگتے تھے؟

﴿٣﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ النَّبِيَّ ﷺ عَادَ رَجُلًا قَدْ جُهِدَ حَتّٰى صَارَ مِثْلَ الْفَرْخِ فَقَالَ لَهُ: أَمَا كُنْتَ تَدْعُو؟ أَمَا كُنْتَ تَسْأَلُ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ؟ قَالَ: كُنْتُ أَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ مَا كُنْتَ مُعَاقِبِيْ بِهِ فِي الْآخِرَةِ فَعَجِّلْهُ لِيْ فِي الدُّنْيَا. فَقَالَ النَّبِيُّ ﷺ: سُبْحَانَ اللهِ، إِنَّكَ لَا تُطِيْقُهُ أَوْ لَا تَسْتَطِيْعُهُ. أَفَلَا كُنْتَ تَقُوْلُ: اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے:

”رسول اللہ ﷺ ایک صحابی کی عیادت کے لئے تشریف لے گئے جو پرندے کے چوزے کی طرح کمزور ہو چکے تھے، آپ ﷺ نے انہیں فرمایا:

”کیا تم دعا نہیں کیا کرتے تھے؟ کیا تم اپنے پروردگار سے عافیت نہیں مانگتے تھے؟“

انہوں نے عرض کیا:

”میں کہا کرتا تھا: یا اللہ! آپ مجھے آخرت میں جو سزا دینے والے ہیں وہ ابھی دنیا ہی میں دے دیجئے۔“

آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

”سُبْحَانَ اللهِ! تم اس کی طاقت نہیں رکھتے، تم نے ایسے کیوں نہیں کہا:

اَللّٰهُمَّ آتِنَا فِي الدُّنْيَا حَسَنَةً وَّفِي الْآخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

”یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی عطا فرما اور آخرت میں بھی بھلائی عطا فرما اور ہمیں

آگ کے عذاب سے بچا۔‘‘

[سنن ترمذی۔حدیث رقم: ۳۴۸۷، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

افضل دعاء

(۴) عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ أَنَّ رَجُلًا جَآءَ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ قَالَ: سَلْ رَبَّكَ العَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ، ثُمَّ أَتَاهُ فِي اليَوْمِ الثَّانِي فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! أَيُّ الدُّعَاءِ أَفْضَلُ؟ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ ثُمَّ أَتَاهُ يَوْمَ الثَّالِثِ فَقَالَ لَهُ مِثْلَ ذٰلِكَ۔ قَالَ: فَإِذَا أُعْطِيتَ العَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَأُعْطِيتَهَا فِي الآخِرَةِ فَقَدْ أَفْلَحْتَ۔

حضرت انس بن مالک رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا:

’’یارسول اللہ! کون سی دعاء افضل ہے؟‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’اپنے رب سے دنیا وآخرت میں عافیت اور معافی مانگا کرو۔‘‘

وہ شخص دوسرے دن (دوبارہ) آئے اور عرض کیا:

’’یارسول اللہ! کون سی دعاء افضل ہے؟‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں پہلے والا جواب دیا۔

وہ شخص پھر تیسرے دن آئے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں تب بھی وہی جواب دیا (اور) فرمایا:

''(یاد رکھو!) جب تمہیں دنیا میں عافیت دے دی گئی اور آخرت میں بھی عافیت عطاء ہو گئی تو تم کامیاب ہو گئے۔''

[سنن ترمذی۔حدیث رقم:۳۵۱۲، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت]

اے عباس! عافیت مانگا کریں

۵ عَنِ العَبَّاسِ بْنِ عَبْدِ الْمُطَّلِبِ، قَالَ: قُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ! عَلِّمْنِی شَیْئًا أَسْأَلُہُ اللّٰہَ، قَالَ: سَلِ اللّٰہَ العَافِیَۃَ، فَمَکَثْتُ أَیَّامًا ثُمَّ جِئْتُ فَقُلْتُ: یَا رَسُولَ اللّٰہِ! عَلِّمْنِی شَیْئًا أَسْأَلُہُ اللّٰہَ، فَقَالَ لِی: یَا عَبَّاسُ! یَا عَمَّ رَسُولِ اللّٰہِ! سَلِ اللّٰہَ العَافِیَۃَ فِی الدُّنْیَا وَالآخِرَۃِ۔

حضرت عباس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، میں نے (حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے) عرض کیا:

''یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز (یعنی دعاء) سکھا دیجیے جو میں اللہ رب العزت سے مانگا کروں۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگا کریں۔''

پھر کچھ دن رک کر میں رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

''یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز (یعنی دعاء) سکھا دیجیے جو میں اللہ رب العزت سے

مانگا کروں۔“

”آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

”اے عباس! اے رسول اللہ کے چچا! اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگا کریں۔“

[سنن ترمذی ،حدیث رقم:۳۵۱۴ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

اب عافیت بھی مانگو

﴿٦﴾ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ قَالَ: وَسَمِعَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم رَجُلًا وَّهُوَ يَقُوْلُ: ”اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الصَّبْرَ۔“ فَقَالَ: ”سَأَلْتَ اللهَ الْبَلَاءَ فَسَلْهُ الْعَافِيَةَ۔“

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

”نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ایک شخص کو (دعاء مانگتے ہوئے) سنا وہ کہہ رہا تھا:

”یا اللہ! میں آپ سے صبر مانگتا ہوں۔“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے (اسے) فرمایا:

”تم نے اللہ تعالیٰ سے آزمائش مانگی ہے، (اب) عافیت بھی مانگ لو۔“

[سنن ترمذی ،حدیث رقم:۳۵۲۷ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

اللہ تعالیٰ کی پسند

﴿۷﴾ عَنِ ابْنِ عُمَرَ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ: مَنْ فُتِحَ لَهُ مِنْكُمْ بَابُ الدُّعَاءِ فُتِحَتْ لَهُ أَبْوَابُ الرَّحْمَةِ وَمَا سُئِلَ اللّٰهُ شَيْئًا يَعْنِي أَحَبَّ إِلَيْهِ مِنْ أَنْ يُسْأَلَ الْعَافِيَةَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''تم میں سے جس شخص کے لئے دعاء کا دروازہ کھول دیا گیا اس کے لئے رحمت کے دروازے کھول دیئے گئے، اور اللہ تعالیٰ کو عافیت مانگنا جتنا پسند ہے اتنا کسی اور چیز کا مانگنا نہیں۔''

[سنن ترمذی ۔حدیث رقم:۳۵۴۸ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

رسول الرحمۃ ﷺ کے آنسو

﴿۸﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مُحَمَّدِ بْنِ عُقَيْلٍ، أَنَّ مُعَاذَ بْنَ رِفَاعَةَ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: قَامَ أَبُوبَكْرِنِ الصِّدِّيقُ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: قَامَ رَسُوْلُ اللّٰهِ ﷺ عَامَ الْأَوَّلِ عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى فَقَالَ: سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فَإِنَّ أَحَدًا لَمْ يُعْطَ بَعْدَ الْيَقِينِ خَيْرًا مِنَ الْعَافِيَةِ۔

حضرت رفاعہ بن رافع انصاری رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''(ایک بار) حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ منبر پر کھڑے ہوئے اور رو پڑے، پھر فرمایا: ''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہجرت کے پہلے سال منبر پر کھڑے ہوئے، پھر رو دیئے اور ارشاد فرمایا:

''(لوگو!) اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت مانگتے رہو، کیوں کہ یقین کے بعد کسی کو عافیت سے بہتر کوئی چیز نہیں دی گئی۔''

[سنن ترمذی ،حدیث رقم:۳۵۵۸ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

ہر تکلیف میں عافیت کی دعاء

(۹) عَنۡ أَبِی الۡحُوَیۡرِثِ قَالَ:

''إِنَّ رَسُوۡلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لَمۡ یَشۡتَكِ شَكۡوٰی إِلَّا سَأَلَ اللهَ الۡعَافِیَةَ حَتّٰی كَانَ فِی مَرَضِهِ الَّذِیۡ مَاتَ فِیۡهِ...الحدیث۔

حضرت ابوالحویرث رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب بھی بیمار ہوئے آپ نے اللہ تعالیٰ سے ''عافیت'' مانگی، یہاں تک اپنے اس مرض میں بھی جس میں آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا وصال ہوا۔''

[دلائل النبوة للبیهقي ،ج:۷ ،ص: ۲۱۰ ،ط:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

قبولیت کے وقت میں عافیت مانگو

﴿۱۰﴾ عَنْ أَنَسِ بْنِ مَالِكٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: الدُّعَاءُ لَا يُرَدُّ بَيْنَ الأَذَانِ وَالإِقَامَةِ، قَالُوْا: فَمَاذَا نَقُوْلُ يَا رَسُوْلَ اللهِ؟ قَالَ: سَلُوا اللهَ العَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالآخِرَةِ.

حضرت انس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

"اذان اور اقامت کے درمیان (مانگی جانے والی) دعاء رد نہیں ہوتی (یعنی قبول کی جاتی ہے)۔"

لوگوں نے عرض کیا:

"یا رسول اللہ! پھر ہم (اس دوران) کیا دعاء مانگیں؟"

آپ ﷺ نے فرمایا:

"اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت کی عافیت مانگو۔"

[سنن ترمذی ،حدیث رقم:۳۵۹۴ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

پیارے چچا! عافیت مانگیں

﴿۱۱﴾ حَدَّثَنَا حَاتِمٌ یَعۡنِی ابۡنَ أَبِی صَغِیرَۃَ حَدَّثَنِی بَعۡضُ بَنِی الۡمُطَّلِبِ قَالَ: قَدِمَ عَلَیۡنَا عَلِیُّ بۡنُ عَبۡدِ اللّٰہِ بۡنِ عَبَّاسٍ فِی بَعۡضِ تِلۡكَ الۡمَوَاسِمِ. قَالَ: فَسَمِعۡتُہٗ یَقُوۡلُ: حَدَّثَنِی أَبِی عَبۡدُ اللّٰہِ بۡنُ عَبَّاسٍ عَنۡ أَبِیۡہِ الۡعَبَّاسِ أَنَّہٗ أَتٰی رَسُوۡلَ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم فَقَالَ: یَا رَسُوۡلَ اللّٰہِ أَنَا عَمُّكَ كَبِرَتۡ سِنِّیۡ وَاقۡتَرَبَ أَجَلِی فَعَلِّمۡنِی شَیۡئًا یَنۡفَعُنِی اللّٰہُ بِہٖ۔ قَالَ: "یَا عَبَّاسُ! أَنۡتَ عَمِّی وَلَا أُغۡنِی عَنۡكَ مِنَ اللّٰہِ شَیۡئًا وَلٰكِنۡ سَلۡ رَبَّكَ الۡعَفۡوَ وَالۡعَافِیَۃَ فِی الدُّنۡیَا وَالۡاٰخِرَۃِ۔ قَالَہَا ثَلَاثًا ثُمَّ أَتَاہُ عِنۡدَ قَرۡنِ الۡحَوۡلِ فَقَالَ لَہٗ مِثۡلَ ذٰلِكَ۔

(ایک بار) حضرت عباس رضی اللہ عنہ نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوئے اور عرض کیا:

"یارسول اللہ! میں آپ کا چچا ہوں، بوڑھا ہو چکا ہوں اور میری موت کا وقت قریب ہے، مجھے کوئی ایسی دعاء سکھا دیجیے جس کے ذریعے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دیں۔"

نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"اے عباس! آپ واقعی میرے چچا ہیں، لیکن میں اللہ تعالیٰ کے مقابلے میں آپ کے کسی کام نہیں آ سکتا، البتہ آپ اپنے پروردگار سے دنیا و آخرت میں عفو اور عافیت کی دعاء مانگتے رہا کریں۔"

یہ بات نبی اکرم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے تین مرتبہ ارشاد فرمائی۔ پھر حضرت عباس رضی اللہ عنہ ایک سال بعد دوبارہ آئے، تب بھی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے انہیں یہی بات ارشاد فرمائی۔"

[مسند احمد، حدیث رقم:۱۷۶۶، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ، بیروت]

تکلیف جاتی رہی

۱۲ عَنْ عَلِيٍّ، قَالَ: مَرَّ بِي رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَأَنَا وَجِعٌ وَأَنَا أَقُولُ: اَللّٰهُمَّ إِنْ كَانَ أَجَلِي قَدْ حَضَرَ فَأَرِحْنِي وَإِنْ كَانَ آجِلًا فَارْفَعْنِي وَإِنْ كَانَ بَلَاءً فَصَبِّرْنِي. قَالَ: "مَا قُلْتَ؟" فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَضَرَبَنِي بِرِجْلِهِ فَقَالَ: "مَا قُلْتَ؟" قَالَ: فَأَعَدْتُ عَلَيْهِ فَقَالَ: اَللّٰهُمَّ عَافِهِ أَوِ اشْفِهِ قَالَ: فَمَا اشْتَكَيْتُ ذٰلِكَ الْوَجَعَ بَعْدُ.

سیّدنا حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا میرے پاس سے گذر ہوا، میں اس وقت بیمار تھا اور یہ دعاء کررہا تھا: ''یا اللہ! اگر میری موت کا وقت قریب آگیا ہے تو مجھے راحت عطاء فرما دیجیے (یعنی مجھے اپنے پاس بلالیجیے)، اور اگر اس میں دیر ہو تو مجھے تندرستی دیجیے اور اگر یہ کوئی آزمائش ہے تو مجھے صبر عطاء فرمادیجیے، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''تم کیا کہہ رہے ہو؟''

میں نے اپنی بات دہرادی، آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

''کیا کہہ رہے ہو؟''

میں نے اپنی بات پھر دہرادی، تب آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے دعاء فرمائی:

''یا اللہ! انہیں ''عافیت'' دیجیے، یا اللہ! انہیں ''شفاء'' عطاء فرمایئے۔''

حضرت علی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اس کے بعد مجھے وہ تکلیف کبھی نہیں ہوئی۔''

[مسند احمد، حدیث رقم: ۶۳۷، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ]

کیا یہ لوگ عافیت نہیں مانگتے تھے؟

﴿۱۲﴾ عَنْ أَنَسٍ أَنَّ النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم مَرَّ بِقَوْمٍ مُبْتَلِيْنَ فَقَالَ: أَمَا كَانَ هٰؤُلَآءِ يَسْأَلُوْنَ اللهَ الْعَافِيَةَ۔

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ:

’’(ایک بار) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے لوگوں پر گزر ہوا جو مصیبت میں مبتلا تھے، (انہیں دیکھ کر) آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’کیا یہ لوگ اللہ تعالیٰ سے عافیت نہیں مانگا کرتے تھے؟‘‘

[مسند البزار، حدیث رقم: ۶۶۴۳ ، ناشر: مكتبة العلوم والحكم - مدينة المنورة]

عافیت نہ مانگنے کا وبال

﴿۱۴﴾ عَنْ عَائِشَةَ رضی اللہ عنہا قَالَتْ: مَرَّ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم عَلٰى قَوْمٍ مُجَذَّمِيْنَ فَقُلْنَا: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! مَا أَشَدَّ بَلَاءَ هٰؤُلَاءِ، فَقَالَ: إِنَّهُمْ كَانُوْا فِيْ أَصْلَابِ أُنَاسٍ لَمْ يَسْأَلُوا اللّٰهَ تَعَالَى الْعَافِيَةَ وَلَوْ أَنَّهُمْ تَكَلَّمُوْا بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ مَا أَصَابَهُمْ هٰذَا: سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

’’(ایک بار) نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا ایسے لوگوں پر گذر ہوا جو ’’جزام‘‘ میں مبتلاء تھے۔ (انہیں دیکھ کر) ہم نے عرض کیا: ’’یا رسول اللہ! یہ لوگ کتنی سخت مصیبت میں مبتلاء ہیں۔‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’یہ سخت مزاج لوگ تھے اور اللہ تعالیٰ سے عافیت نہیں مانگا کرتے تھے، اگر یہ لوگ ان کلمات کو پڑھتے تو انہیں یہ مصیبت نہ پہنچتی:

سُبْحَانَ اللّٰهِ وَبِحَمْدِهٖ، لَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللّٰهِ۔

’’پاک ہے اللہ تعالیٰ کی ذات اور ہم اس کی حمد بیان کرتے ہیں، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکیوں کی توفیق اللہ تعالیٰ ہی سے ملتی ہے۔‘‘

[الدعاء للطبرانی۔حدیث رقم: ۱۳۰۰، ناشر: دار البشائر الاسلامیہ - بیروت]

لیلۃ القدر میں عافیت کی دعاء

﴿۱۵﴾ عَنْ عَائِشَةَ أُمِّ الْمُؤْمِنِيْنَ أَنَّهَا قَالَتْ: يَا رَسُوْلَ اللهِ! إِنْ وَافَقْتُ لَيْلَةَ الْقَدْرِ مَا أَسْأَلُ اللهَ؟ قَالَ: سَلِيْهِ الْعَافِيَةَ۔

(ایک بار) اُمّ المؤمنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! اگر میں لیلۃ القدر کو پالوں تو میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں؟''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''آپ اللہ تعالیٰ سے ''عافیت'' مانگو۔''

[المعجم الاوسط ،حدیث رقم: ۲۵۰۰ ، ناشر:دار الحرمین ، قاہرۃ]

۞......۞......۞

عافیت اور اس پر شکر کا مقام

﴿۱۶﴾ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا بَيْنَ يَدَيِ النَّبِيِّ ﷺ وَهُوَ يَذْكُرُ الْعَافِيَةَ وَمَا أَعَدَّ اللهُ لِصَاحِبِهَا مِنْ عَظِيمِ الثَّوَابِ إِذَا هُوَ شَكَرَ وَيَذْكُرُ الْبَلَآءَ وَمَا أَعَدَّ اللهُ لِصَاحِبِهِ مِنْ عَظِيمِ الثَّوَابِ إِذَا هُوَ صَبَرَ۔ فَقُلْتُ: بِأَبِي وَأُمِّي يَا رَسُوْلَ اللهِ! لَأَنْ أُعَافٰى فَأَشْكُرَ أَحَبُّ إِلَيَّ مِنْ أَنْ أُبْتَلٰى فَأَصْبِرَ، فَقَالَ لِي رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: وَرَسُوْلُ اللهِ يُحِبُّ مَعَكَ الْعَافِيَةَ۔

حضرت ابودرداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''میں نبی کریم ﷺ کے سامنے بیٹھا ہوا تھا، آپ ﷺ عافیت اور اس پر شکر ادا کرنے والے کے عظیم ثواب کا ذکر فرما رہے تھے اور مصیبت اور مصیبت پر صبر کرنے والے کے اجرِ عظیم کا تذکرہ فرما رہے تھے، میں نے عرض کیا:

''یارسول اللہ! میرے ماں باپ آپ پر قربان ہوں، میں عافیت دیا جاؤں اور اس پر شکر ادا کروں یہ مجھے اس سے زیادہ پسند ہے کہ آزمایا جاؤں اور صبر کروں۔''

(یہ سن کر) رسول اللہ ﷺ نے مجھے فرمایا:

''اللہ تعالیٰ کے رسول (بھی) آپ کے ساتھ عافیت کو پسند کرتے ہیں۔''

[المعجم الاوسط ۔حدیث رقم:۳۱۰۲ ، ناشر:دار الحرمین - قاہرۃ]

نافع دعاء

﴿۱۷﴾ حَدَّثَنَا عَبْدُ اللّٰهِ بْنُ مَوْهَبٍ أَنَّ إِبْرَاهِيمَ بْنَ مُحَمَّدِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ أَخْبَرَهُ عَنْ أَبِيهِ، قَالَ: كُنْتُ مَعَ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ جَعْفَرٍ إِذْ جَاءَ رَجُلٌ فَقَالَ: مُرْنِي بِدَعَوَاتٍ يَنْفَعُنِي اللّٰهُ بِهِنَّ. فَقَالَ: نَعَمْ، سَمِعْتُ رَسُولَ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سَأَلَهُ رَجُلٌ عَمَّا سَأَلْتَنِي عَنْهُ، فَقَالَ: سَلِ اللّٰهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ.

حضرت محمد بن عبد اللہ رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''میں حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ کی خدمت میں موجود تھا، ایک آدمی نے آ کر عرض کیا: ''مجھے ایسی دعائیں ارشاد فرما دیں جن سے اللہ تعالیٰ مجھے نفع دیں۔''

حضرت عبد اللہ بن جعفر رضی اللہ عنہ نے فرمایا:

''جی ضرور! میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے سنا آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ایک آدمی نے یہی سوال کیا تھا جو آپ نے مجھ سے کیا ہے تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا تھا:

''اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں ''معافی'' اور ''عافیت'' مانگو۔''

[المعجم الكبير للطبراني ـ حديث رقم:۱۴۷۷۵ ، ناشر: دار إحياء التراث العربي]

محبوب دعاء

۱۸ عَنْ مُعَاذِ بْنِ جَبَلٍ، قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: "مَا مِنْ دَعْوَةٍ أَحَبُّ إِلَى اللّٰهِ أَنْ يَدْعُوَهُ بِهَا عَبْدٌ مِنْ أَنْ يَقُوْلَ: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ قَالَ: أَوْ قَالَ: الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

حضرت معاذ بن جبل رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’اللہ تعالیٰ کے نزدیک اس دعاء سے زیادہ محبوب کوئی دعاء نہیں جو بندہ اللہ تعالیٰ سے مانگے:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْمُعَافَاةَ وَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

’’یا اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت میں معافاۃ اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔‘‘

[المعجم الكبير للطبرانی - ج - ٢٠ ، حديث رقم: ٣٤٦ ، ناشر: مكتبه ابن تيميه - قاہرة]

دوسروں کے لیے عافیت مانگو...... تمہیں بھی ملے گی

۱۹ عَنْ عَبْدِ اللّٰہِ بْنِ عَمْرٍو رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: اُطْلُبِ الْعَافِيَةَ لِغَيْرِكَ تُرْزَقْهَا فِي نَفْسِكَ.

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''دوسروں کے لیے عافیت مانگو تمہیں بھی عطاء کر دی جائے گی۔''

[الترغیب و الترہیب لقوام السنۃ ،حدیث رقم:۲۱۹۹ ، ناشر:دار الحدیث - القاہرۃ]

مغفرت اور عافیت کی افضلیت

۲۰ عَنْ أَبِي الدَّرْدَاءِ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللّٰہِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَا سَأَلَ الْعِبَادُ شَيْئًا أَفْضَلَ مِنْ أَنْ يَّغْفِرَ لَهُمْ وَيُعَافِيَهُمْ.

حضرت ابو درداء رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''بندوں نے (اللہ تعالیٰ سے) ''مغفرت'' اور ''عافیت'' سے زیادہ افضل کوئی چیز نہیں مانگی۔''[مسند البزار۔حدیث رقم:۴۰۹۰ ، ناشر:مکتبۃ العلوم والحکم ، مدینۃ المنورۃ]

جمعہ کی مقبول ساعت میں عافیت مانگو

﴿۲۱﴾ عَنْ أَبِي الْحَسَنِ يَعْنِي هِلَالَ بْنَ يَسَافٍ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ: إِنَّ فِي الْجُمُعَةِ لَسَاعَةً لَا يُوَافِقُهَا رَجُلٌ مُسْلِمٌ يَسْأَلُ اللهَ فِيهَا شَيْئًا إِلَّا أَعْطَاهُ. فَقَالَ رَجُلٌ:

يَا رَسُوْلَ اللهِ مَاذَا أَسْأَلُهُ؟ قَالَ: سَلِ اللهَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ۔

حضرت ہلال بن یساف رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”جمعہ کے دن میں ایک گھڑی ہوتی ہے، جو مسلمان بندہ اس گھڑی کو پا کر اس میں اللہ تعالیٰ سے کچھ مانگ لے تو اللہ تعالیٰ اسے ضرور عطاء فرماتے ہیں۔“

(یہ سن کر) ایک شخص نے عرض کیا:

”یارسول اللہ! میں اللہ تعالیٰ سے کیا مانگوں؟“

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

”آپ اللہ تعالیٰ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کریں۔“

[مصنف ابن ابی شیبہ ۔حدیث رقم: ۲۹۱۹۰ ، ناشر:مکتبۃ الرشد ، الریاض]

دنیا میں یقین اور عافیت سے بہتر کچھ نہیں

۲۲ أَخْبَرَنَا جَرِيرُ بْنُ حَازِمٍ قَالَ: سَمِعْتُ الْحَسَنَ قَالَ: قَالَ رَسُولُ اللهِ ﷺ: أَلَا إِنَّ النَّاسَ لَمْ يُؤْتَوْا فِي الدُّنْيَا شَيْئًا خَيْرًا مِنَ الْيَقِينِ وَالْعَافِيَةِ فَسَلُوهُمَا اللهَ عَزَّ وَجَلَّ۔

حضرت حسن رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں، رسول اللہ ﷺ نے ارشاد فرمایا:

''بے شک لوگوں کو دنیا میں یقین اور عافیت سے بڑھ کر کوئی خیر نہیں دی گئی، پس تم اللہ تعالیٰ سے ان دونوں کا سوال کرو۔''

[الزهد و الرقاق لابن المبارك ـ حديث رقم:۵۱۳ ، ناشر دار المعراج الدولية- رياض]

شفاء اور عافیت کی دعاء

۲۳ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ قَالَ: جَاءَتِ امْرَأَةٌ إِلَى رَسُولِ اللهِ ﷺ بِوَلَدٍ لَهَا مَرِيضٍ يَدْعُو لَهُ بِالشِّفَاءِ وَالْعَافِيَةِ۔

حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''ایک عورت رسول اللہ ﷺ کی خدمت میں اپنے ایک بچے کو لے کر حاضر ہوئی جو بیمار تھا تاکہ رسول اللہ ﷺ اس کے لیے ''شفاء'' اور ''عافیت'' کی دعاء فرمائیں۔''

[مسند احمد ـ حديث رقم:۱۰۹۲۳ ، ناشر:مؤسسة الرسالة ، بيروت]

اگر عافیت مانگتیں......

﴿۲۴﴾ عَنْ عَبْدِ اللّٰهِ بْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: قَالَتْ أُمُّ حَبِيبَةَ: اَللّٰهُمَّ مَتِّعْنِيْ بِزَوْجِيْ رَسُوْلِ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَ بِأَبِيْ أَبِيْ سُفْيَانَ وَ بِأَخِيْ مُعَاوِيَةَ. فَقَالَ لَهَا رَسُوْلُ اللّٰهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: إِنَّكِ سَأَلْتِ اللّٰهَ لِآجَالٍ مَضْرُوبَةٍ وَّ آثَارٍ مَّوْطُوءَةٍ وَّ أَرْزَاقٍ مَّقْسُومَةٍ لَا يُعَجِّلُ شَيْئًا مِنْهَا قَبْلَ حِلِّهِ وَ لَا يُؤَخِّرُ مِنْهَا شَيْئًا بَعْدَ حِلِّهِ وَ لَوْ سَأَلْتِ اللّٰهَ أَنْ يُعَافِيَكِ مِنْ عَذَابٍ فِي النَّارِ وَ عَذَابٍ فِي الْقَبْرِ لَكَانَ خَيْرًا لَكِ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، ”(ایک بار) اُمّ المؤمنین حضرت اُمّ حبیبہ رضی اللہ عنہا نے یوں دعاء فرمائی:

”یا اللہ! مجھے میرے خاوند رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، میرے والد ابوسفیان رضی اللہ عنہ اور میرے بھائی معاویہ رضی اللہ عنہ (کی درازیٔ عمر) سے مستفید فرمائیے۔“

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے انہیں ارشاد فرمایا:

”آپ نے اللہ تعالیٰ سے ان مدتوں کا سوال کیا ہے جو مقرر کی جاچکیں اور قدموں کے ان نشانوں کا جن پر قدم رکھے جاچکے اور ایسے رزقوں کا جو تقسیم کیے جاچکے۔ اللہ تعالیٰ ان میں سے کسی چیز کو اس کے وقت سے پہلے نہیں دیں گے اور وقت آنے کے بعد کسی چیز کو مؤخر نہیں فرمائیں گے، اگر آپ اللہ تعالیٰ سے یہ دعاء مانگتی کہ وہ تمہیں جہنم کے عذاب اور قبر کے عذاب سے ”عافیت“ نصیب فرمادے تو تمہارے لیے بہتر ہوتا۔“

[صحیح مسلم۔ حدیث رقم: ۲۶۶۳، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت]

سفرِ جہاد میں عافیت کی دعاء

﴿۲۵﴾ عَنْ سَعِيدِ بْنِ جُبَيْرٍ قَالَ: كَانَ النَّبِيُّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم إِذَا سَافَرَ يُكْثِرُ أَنْ يَّسْأَلَ اللهَ الْعَافِيَةَ، فَقَالَ لَهُ بَعْضُ أَصْحَابِهِ: يَا نَبِيَّ اللهِ! تُكْثِرُ أَنْ تَسْأَلَ اللهَ الْعَافِيَةَ؟ وَنَحْنُ بَيْنَ خَيْرَتَيْنِ: إِمَّا أَنْ يُّفْتَحَ عَلَيْنَا وَ إِمَّا أَنْ نُسْتَشْهَدَ، فَقَالَ: أَخْشٰى عَلَيْكُمْ مَا بَيْنَ ذٰلِكَ يَعْنِي الْهَزِيمَةَ ۔ اِبْنُ جَرِيْر

حضرت سعید بن جبیر رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم جب سفر فرماتے تھے تو کثرت سے اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتے تھے، آپ کے بعض اصحاب نے عرض کیا: ’’اے اللہ کے نبی! آپ کثرت سے اللہ تعالیٰ سے عافیت طلب کرتے ہیں حالانکہ ہم دو محبوب چیزوں کے درمیان ہیں یا تو ہمیں فتح ملے گی یا ہم شہید کر دیے جائیں گے۔‘‘ آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’میں اس چیز سے ڈرتا ہوں جو اِن دونوں کے درمیان ہے یعنی ’’ہزیمت۔‘‘

[كنز العمال ـ حديث رقم:۱۱۴۰۳ ، ناشر:مؤسسة الرسالة ، بيروت]

نومسلم کو تلقین

۳۶ حَدَّثَنَا أَبُو مَالِكٍ الْأَشْجَعِيُّ عَنْ أَبِيهِ قَالَ: كَانَ الرَّجُلُ إِذَا أَسْلَمَ عَلَّمَهُ النَّبِيُّ ﷺ الصَّلَاةَ، ثُمَّ أَمَرَهُ أَنْ يَدْعُوَ بِهٰؤُلَاءِ الْكَلِمَاتِ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ ارْحَمْنِي وَ اهْدِنِي وَ عَافِنِي وَ ارْزُقْنِي۔

حضرت ابو مالک اشجعی رضی اللہ عنہ اپنے والد سے روایت کرتے ہیں کہ:

’’جب کوئی شخص مسلمان ہوتا تو نبی کریم ﷺ اس کو نماز سکھاتے، پھر اس کو حکم دیتے کہ ان کلمات کے ساتھ دعاء کیا کرے:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَ ارْحَمْنِي وَ اهْدِنِي وَ عَافِنِي وَ ارْزُقْنِي۔

’’یا اللہ! میری مغفرت فرما دیجیے، اور مجھ پر رحم فرما دیجیے، اور مجھے ہدایت عطاء فرما دیجیے اور مجھے عافیت نصیب فرما دیجیے اور مجھے رزق عطاء فرما دیجیے۔‘‘

[صحیح مسلم ،حدیث رقم: ۲۶۹۷ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

عافیت مانگنے کی وصیت

﴿۳۷﴾ عَنْ أَبِي هُرَيْرَةَ رضی اللہ عنہ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم وَصّٰى سَلْمَانَ الْخَيْرَ، فَقَالَ: " يَا سَلْمَانُ! إِنَّ رَسُوْلَ اللهِ (صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم) يُرِيْدُ أَنْ يَمْنَحَكَ كَلِمَاتٍ تَسْأَلُهُنَّ الرَّحْمٰنَ وَتَرْغَبُ إِلَيْهِ فِيْهِنَّ وَتَدْعُوْ بِهِنَّ فِي اللَّيْلِ وَالنَّهَارِ، قُلْ: اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْ إِيْمَانٍ وَإِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا يَّتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِنْكَ وَّعَافِيَةً وَمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا۔

حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

"رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سلمان رضی اللہ عنہ کو وصیت کرتے ہوئے ارشاد فرمایا:

"اے سلمان! اللہ کے رسول تمہیں کچھ ایسے کلمات ہدیہ کرنا چاہتے ہیں، جنہیں تم اللہ تعالیٰ سے مانگو اور ان میں تم اللہ تعالیٰ کی طرف رغبت کرو اور ان کے ساتھ دن اور رات میں دعائیں مانگو، یوں کہا کرو:

اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِيْ إِيْمَانٍ وَإِيْمَانًا فِيْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا يَّتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِنْكَ وَعَافِيَةً وَّمَغْفِرَةً مِنْكَ وَرِضْوَانًا۔

"یا اللہ! میں مانگتا ہوں آپ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حسنِ اخلاق کے ساتھ اور کامیابی جس کے پیچھے فلاح بھی ہو اور رحمت آپ کی طرف سے اور عافیت اور مغفرت آپ کی طرف سے اور (آپ کی) رضاء۔"

[مستدرک حاکم، حدیث رقم: ۱۹۱۹، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت]

مریض کی شفاء کا مؤثر نسخہ

﴿۳۸﴾ عَنْ سَعِیْدِ بْنِ جُبَیْرٍ، عَنِ ابْنِ عَبَّاسٍ رضی اللہ عنہما عَنِ النَّبِیِّ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم قَالَ: مَنْ عَادَ مَرِیْضًا لَمْ یَحْضُرْ أَجَلُهٗ، فَقَالَ عِنْدَهٗ سَبْعَ مَرَّاتٍ: أَسْأَلُ اللہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ أَنْ یَّشْفِیَکَ وَیُعَافِیَکَ إِلَّا عَافَاهُ اللہُ مِنْ ذٰلِكَ الْمَرَضِ۔

حضرت عبداللہ بن عباس رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’جو کسی ایسے مریض کی عیادت کو جائے جس کا وقت نہ آگیا ہو اور مریض کے پاس سات مرتبہ یہ کلمات کہے:

أَسْأَلُ اللہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ أَنْ یَّشْفِیَکَ وَیُعَافِیَکَ۔

(’’میں اللہ تعالیٰ سے جو کہ عظیم ہیں (اور) عرشِ عظیم کے مالک ہیں سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کو شفاء دے اور آپ کو عافیت عطاء فرمائے۔‘‘)

تو اللہ تعالیٰ اس کو اس مرض سے عافیت نصیب فرما دیتے ہیں۔‘‘

[مستدرک حاکم۔حدیث رقم:۸۲۸۲، ناشر: دار الکتب العلمیہ ،بیروت]

مصیبت سے محفوظ رہے گا

۲۹ عَنِ ابْنِ عُمَرَ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: مَنْ فَجِئَهٗ صَاحِبُ بَلَاءٍ، فَقَالَ: اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا، عُوفِیَ مِنْ ذٰلِكَ الْبَلَاءِ كَائِنًا مَا كَانَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں، رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

''جس شخص کو اچانک کوئی مصیبت زدہ ملے اور وہ یہ دعاء پڑھ لے:

اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِیْ عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰى كَثِيْرٍ مِمَّنْ خَلَقَ تَفْضِيْلًا۔

(ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا ہے، اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے بندوں پر اس نے مجھے فضیلت عطا فرمائی۔)

تو وہ اس مصیبت سے محفوظ رہے گا، خواہ کچھ بھی ہو جائے۔''

[سنن ابن ماجہ۔حدیث رقم:۳۸۹۲ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

بجلی کی گرج چمک کے وقت

۳۰ عَنْ سَالِمِ بْنِ عَبْدِ اللهِ بْنِ عُمَرَ عَنْ أَبِيْهِ أَنَّ رَسُوْلَ اللهِ ﷺ كَانَ إِذَا سَمِعَ صَوْتَ الرَّعْدِ وَالصَّوَاعِقِ قَالَ: اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَ لَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔

حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما فرماتے ہیں:

''نبی کریم ﷺ جب بجلی کی گرج اور کڑک سنتے تو فرماتے:

اَللّٰهُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِكَ وَلَا تُهْلِكْنَا بِعَذَابِكَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِكَ۔''

''یا اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کیجئے اور ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ فرمایئے اور ہمیں اس (یعنی عذاب وغیرہ) سے پہلے عافیت عطاء فرما دیجئے۔''

[سنن ترمذی ،حدیث رقم: ۳۴۵۰ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

ہاتھوں کو خیر سے بھر لیا

﴿۳۱﴾ عَنِ ابْنِ أَبِي أَوْفَى قَالَ: جَاءَ أَعْرَابِيٌّ إِلَى النَّبِيِّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! عَلِّمْنِي شَيْئًا يُجْزِئُنِي مِنَ الْقُرْآنِ فَإِنِّي لَا أُحْسِنُ شَيْئًا مِنَ الْقُرْآنِ، فَقَالَ لَهُ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قُلْ: سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ. فَعَدَّهَا الْأَعْرَابِيُّ فِي يَدِهِ خَمْسًا ثُمَّ وَلّٰى هُنَيْهَةً ثُمَّ رَجَعَ، فَقَالَ: يَا رَسُولَ اللهِ! هٰذَا لِرَبِّي فَمَا لِي؟ قَالَ: قُلْ: اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِي وَارْحَمْنِي وَارْزُقْنِي وَعَافِنِي وَاهْدِنِي. فَعَدَّهَا الْأَعْرَابِيُّ فِي يَدِهِ خَمْسًا، ثُمَّ انْطَلَقَ، فَقَالَ رَسُولُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: لَقَدْ مَلَأَ الْأَعْرَابِيُّ يَدَيْهِ مِنَ الْخَيْرِ إِنْ هُوَ وَفّٰى بِمَا قَالَ.

حضرت ابن ابی اوفی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’ایک دیہاتی نبی کریم صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی خدمت میں حاضر ہوا اور عرض کیا:

’’یارسول اللہ! مجھے کوئی ایسی چیز سکھا دیجیے جو میرے لئے قرآن کے قائم مقام ہوجائے، کیونکہ میں قرآن کا کچھ حصہ بھی اچھے طریقہ سے نہیں پڑھ سکتا۔‘‘

رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اس سے ارشاد فرمایا:

’’تم یوں کہا کرو:

سُبْحَانَ اللهِ وَالْحَمْدُ لِلّٰهِ وَلَا إِلٰهَ إِلَّا اللهُ وَاللهُ أَكْبَرُ وَلَا حَوْلَ وَلَا قُوَّةَ إِلَّا بِاللهِ.

اس دیہاتی نے ان پانچ کلمات کو اپنے ہاتھوں میں شمار کیا، پھر وہ تھوڑی دیر کے لیے واپس چلا گیا، پھر واپس آیا اور کہا:

’’یارسول اللہ! یہ کلمات تو میرے رب کے لئے ہیں، میرے لئے کیا ہے؟‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’تم یوں کہو:

اَللّٰهُمَّ اغْفِرْ لِيْ وَارْحَمْنِيْ وَارْزُقْنِيْ وَعَافِنِيْ وَاهْدِنِيْ۔

’’یا اللہ! مجھے معاف فرمادیجیے، اور مجھ پر رحم فرمایئے اور مجھے رزق عطاء فرمایئے اور مجھے عافیت دیجیے اور مجھے ہدایت عطاء فرمادیجیے۔‘‘

دیہاتی نے ان پانچ چیزوں کو بھی اپنے ہاتھ پر شمار کیا، پھر چل دیا۔ رسول اللہ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’دیہاتی نے جو کہا ہے اگر وہ اس کو پورا کرے تو اس نے اپنے دونوں ہاتھوں کو خیر سے بھر لیا۔‘‘

[مصنف ابن ابي شيبه ،حديث رقم:۲۹۷۹۷ ، ناشر:مكتبة الرشد ، رياض]

شکر ادا کردیا

﴿۳۲﴾ عَنْ بُكَيْرِ بْنِ الْأَخْنَسِ، قَالَ: مَنْ قَالَ حِينَ يُمْسِي وَيُصْبِحُ ثَلَاثًا: اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ أَشْهَدُ، وَإِذَا أَصْبَحَ قَالَ: اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْتُ أَشْهَدُ أَنَّهُ مَا أَصْبَحَ بِنَا مِنْ عَافِيَةٍ وَّنِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ، لَمْ يُسْأَلْ عَنْ نِعْمَةٍ كَانَتْ فِي لَيْلَتِهِ تِلْكَ وَلَا يَوْمِهِ إِلَّا قَدْ أَدّٰى شُكْرَهَا۔

حضرت بکیر بن اخنس رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’جس نے شام اور صبح تین تین بار یہ کلمات پڑھے تو اس پر اس دن یا رات میں جو بھی نعمتیں ہونگی ان کا اس سے سوال نہیں کیا جائے گا کیونکہ اس نے ان سب کا شکر ادا کر دیا:

اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَمْسَيْتُ أَشْهَدُ أَنَّهُ مَا اَمْسٰى بِنَا مِنْ عَافِيَةٍ وَّنِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ۔ (شام کی دعاء)

اَللّٰهُمَّ أَصْبَحْتُ أَشْهَدُ أَنَّهُ مَا أَصْبَحَ بِنَا مِنْ عَافِيَةٍ وَّنِعْمَةٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِيكَ لَكَ، فَلَكَ الْحَمْدُ۔ (صبح کی دعاء)

’’یا اللہ! میں نے شام کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس شام ہمارے پاس جو بھی عافیت اور نعمت ہے وہ اکیلے آپ کی طرف سے ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں، پس تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔

یا اللہ! میں نے صبح کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس صبح ہمارے پاس جو بھی عافیت اور نعمت ہے وہ اکیلے آپ کی طرف سے ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں، پس تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔‘‘ [مصنف ابن ابی شیبہ ،حدیث رقم:۲۹۸۹۵ ، ناشر:دار القبلہ ۔جدہ]

قسمت جگانے، مال بڑھانے کا وظیفہ

﴿۳۳﴾ قُلْ إِذَا أَصْبَحْتَ:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِي وَ مَالِي اَللّٰهُمَّ رَضِّنِي بِمَا قَضَيْتَ وَ عَافِنِي بِمَا أَبْقَيْتَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ۔

"أَبُوْ نُعَيْمٍ عَنْ بَدْرِ بْنِ عَبْدِ اللّٰهِ الْمُزَنِيِّ" قَالَ، قُلْتُ: يَا رَسُوْلَ اللّٰهِ! إِنِّيْ رَجُلٌ مُحَارِفٌ لَا يُنْمٰى لِيْ مَالٌ قَالَ فَذَكَرَهُ.

حضرت بدر بن عبداللہ المزنی رضی اللہ عنہ کہتے ہیں، میں نے عرض کیا:

"یارسول اللہ! میں ایک محروم، کم نصیب آدمی ہوں، میرا مال نہیں بڑھتا۔"

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

"جب صبح ہو تو یہ کہا کرو:

بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِي وَ مَالِي اَللّٰهُمَّ رَضِّنِي بِمَا قَضَيْتَ وَ عَافِنِي بِمَا أَبْقَيْتَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيْلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيْرَ مَا عَجَّلْتَ۔"

"بسم اللہ میرے اہل و اولاد اور مال پر، یا اللہ! مجھے اپنے فیصلوں پر راضی رہنے کی توفیق عطاء فرمایئے اور مجھے عافیت عطاء فرمایئے اس چیز کے ساتھ جو آپ نے بچا رکھی ہے، یہاں تک کہ میں کسی ایسی چیز کی جلدی کو پسند نہ کروں جسے آپ نے مؤخر کر رکھا ہے اور نہ ہی اس چیز کی تاخیر چاہوں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کر رکھا ہے۔" [کنز العمال ـ حدیث رقم: ۹۳۲۴ ، ناشر: مؤسسۃ الرسالہ ، بیروت]

بہت قیمتی اور نافع کلمات

۳۴ عَنِ الْحَسَنِ عَنْ عِمْرَانَ بْنِ حُصَيْنٍ رضی اللہ عنہ قَالَ: قَالَ رَسُوْلُ اللهِ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم لِأَبِي حُصَيْنٍ: كَمْ تَعْبُدُ الْيَوْمَ مِنْ إِلٰهٍ؟ قَالَ: سَبْعَةً، سِتَّةً فِي الْأَرْضِ وَ وَاحِدًا فِي السَّمَآءِ. قَالَ: فَأَيُّهُمْ تَعُدُّ لِرَهْبَتِكَ وَ رَغْبَتِكَ؟ قَالَ: اَلَّذِي فِي السَّمَآءِ. قَالَ: أَمَا إِنَّكَ لَوْ أَسْلَمْتَ عَلَّمْتُكَ كَلِمَتَيْنِ تَنْفَعَانِكَ. قَالَ: فَلَمَّا أَسْلَمَ حُصَيْنٌ أَتَى النَّبِيَّ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم فَقَالَ: يَا رَسُوْلَ اللهِ عَلِّمْنِي الْكَلِمَتَيْنِ اللَّتَيْنِ وَعَدْتَنِيْهِمَا. قَالَ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم: قُلِ اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِيْ وَ عَافِنِيْ مِنْ شَرِّ نَفْسِيْ.

حضرت عمران بن حصین رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں، حضور صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ابو حصین سے پوچھا:

’’آج کل تم کتنے معبودوں کی عبادت کرتے ہو؟‘‘

اس نے کہا:

’’سات کی، چھ زمین میں اور ایک آسمان میں۔‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے ارشاد فرمایا:

’’تم خوف اور امید کی حالت میں کس پر بھروسہ کرتے ہو؟‘‘

اس نے کہا:

’’وہ جو آسمان میں ہے۔‘‘

آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے فرمایا:

’’اگر تم ایمان لے آؤ تو میں تمہیں ایسے دو کلمے سکھاؤں گا جو تمہیں نفع دیں گے۔‘‘

راوی کہتے ہیں: جب حصین (رضی اللہ عنہ) نے اسلام قبول کرلیا تو نبی صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے پاس آئے اور عرض کیا:

''یارسول اللہ! مجھے وہ دو کلمے سکھا دیجیے جن کا آپ نے مجھ سے وعدہ فرمایا تھا۔''

آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے ارشاد فرمایا: ''کہو:

اَللّٰهُمَّ أَلْهِمْنِي رُشْدِي وَعَافِنِي مِنْ شَرِّ نَفْسِي۔''

''یا اللہ! مجھے میری ہدایت الہام فرما دیجئے اور مجھے میرے نفس کے شر سے بچا لیجئے۔''

[الاسماء و الصفات للبيهقي ـ حديث رقم: ٩٠٢ ، ناشر: دار الشهداء]

گناہ گار کو دیکھ کر عافیت مانگو

﴿۳۵﴾ عَنِ ابْنِ مَسْعُودٍ، قَالَ: إِذَا رَأَيْتُمْ أَخَاكُمْ قَارَفَ ذَنْبًا فَلَا تَكُونُوا أَعْوَانًا لِلشَّيْطَانِ عَلَيْهِ، تَقُولُوا: اَللّٰهُمَّ أَخْزِهِ، اَللّٰهُمَّ الْعَنْهُ، وَلَكِنْ سَلُوا اللهَ الْعَافِيَةَ، فَإِنَّا أَصْحَابَ مُحَمَّدٍ كُنَّا لَا نَقُولُ فِي أَحَدٍ شَيْئًا حَتّٰى نَعْلَمَ عَلٰى مَا يَمُوتُ، فَإِنْ خُتِمَ لَهُ بِخَيْرٍ عَلِمْنَا أَنَّهُ قَدْ أَصَابَ خَيْرًا وَإِنْ خُتِمَ لَهُ بِشَرٍّ خِفْنَا عَلَيْهِ عَمَلَهُ۔

حضرت عبداللہ بن مسعود رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''جب تم اپنے کسی بھائی کو دیکھو کہ اس نے گناہ کا ارتکاب کیا ہے تو تم اس پر شیطان کے مددگار نہ بنو کہ تم کہو: یا اللہ! اسے رسوا کر دیجیے، یا اللہ اس پر لعنت کیجیے، بلکہ اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔ بے شک ہم محمد صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم کے صحابہ کسی کے بارے میں اس وقت تک کچھ نہیں کہتے جب تک یہ نہ جان لیں کہ وہ کس حالت پر مرا ہے، اگر اس کا خاتمہ اچھا ہو

تو ہم یہی سمجھیں گے کہ اس نے خیر کو پالیا اور اگر خاتمہ برا ہوا تو ہمیں اس پر اس کے (برے) عمل (کے وبال) کا اندیشہ ہوتا ہے۔''

[جامع معمر بن راشد۔حدیث رقم:۲۰۲۶۶ ، ناشر:المكتب السلامي ، بيروت]

اصل نعمت تو عافیت ہے

۳۶ عَنِ الْأَصْبَغِ بْنِ نُبَاتَةَ عَنْ عَلِيِّ بْنِ أَبِي طَالِبٍ، قَالَ: النَّعِيمُ الْعَافِيَةُ۔

سیّدنا حضرت علی المرتضٰی رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

''اصل نعمت تو عافیت ہے۔''

[شعب الايمان۔حديث رقم:۴۲۹۲ ، ناشر:مكتبة الرشد۔ رياض]

دافع البلاء

﴿۳۷﴾ عَلِيُّ بْنُ أَبِي طَالِبٍ۔

اَلْبَلَآءُ مُعَلَّقٌ بَيْنَ السَّمَآءِ وَالْأَرْضِ مِثْلَ الْقِنْدِيْلِ فَإِذَا سَأَلَ رَبَّهُ الْعَافِيَةَ أَصْرَفَ اللهُ عَنْهُ الْبَلَآءَ وَأَبْرَمَ لَهُ إِبْرَامًا۔

سیّدنا حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ فرماتے ہیں:

’’مصیبت قندیل کی طرح آسمان اور زمین کے درمیان لٹکی رہتی ہے۔ جب (بندہ) اپنے رب سے عافیت کا سوال کرتا ہے تو اللہ تعالیٰ اس سے اس مصیبت کو پھیر دیتے ہیں اور اس کے لیے (عافیت کو) پکا فرما دیتے ہیں۔‘‘

[الفردوس بمأثور الخطاب للديلمی ۔حديث رقم:۲۲۱۸ ، ناشر:دار الكتب العلميه ، بيروت]

کھانا نقصان نہیں دے گا

﴿۳۸﴾ عَنْ عِتْرِيسِ بْنِ عُرْقُوبَ قَالَ: قَالَ عَبْدُ اللهِ: مَنْ قَالَ حِيْنَ يُوضَعُ طَعَامُهُ: بِسْمِ اللهِ خَيْرِ الْأَسْمَآءِ، لِلّٰهِ مَا فِي الْأَرْضِ وَفِي السَّمَآءِ، لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهِ دَآءٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيهِ بَرَكَةً وَّعَافِيَةً وَّشِفَاءً، فَلَا يَضُرُّهُ ذٰلِكَ الطَّعَامُ مَا كَانَ۔

حضرت عبد اللہ رضی اللہ عنہ نے فرماتے ہیں:

''جو شخص اپنا کھانا پیش کئے جانے کے وقت یہ کلمات پڑھ لے:

بِسْمِ اللهِ خَيْرِ الْأَسْمَآءِ، لِلّٰهِ مَا فِي الْأَرْضِ وَ فِي السَّمَآءِ، لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَاءٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيهِ بَرَكَةً وَّعَافِيَةً وَّشِفَاءً۔''

(''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو سب سے بہترین نام ہے، زمین اور آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں دیتی، یا اللہ! اس میں برکت، عافیت اور شفاء رکھ دیجئے۔'')

تو وہ کھانا اس کو نقصان نہیں دے گا خواہ وہ کیسا ہی ہو۔''

[مصنف ابن ابی شیبہ ۔حدیث رقم:۲۴۹۸۸۔ ناشر: مکتبۃ القبلہ ، جدہ]

میں عافیت مانگتا ہوں

۳۹ عَنْ مُحَمَّدِ بْنِ عَلِيٍّ قَالَ: مَرَّ رَسُوْلُ اللهِ ﷺ بِرَجُلٍ نَغَّاشٍ يُقَالُ لَهٗ: زَنِيْمٌ فَخَرَّ سَاجِدًا ثُمَّ رَفَعَ، فَقَالَ: أَسْأَلُ اللهَ الْعَافِيَةَ۔

حضرت محمد بن علی رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

''ایک مرتبہ نبی اکرم ﷺ ایک پست قامت شخص کے پاس سے گزرے جسے ''زنیم'' کہا جاتا تھا، آپ ﷺ (اسے دیکھ کر) سجدہ میں گر پڑے، پھر آپ ﷺ نے سر اٹھایا اور فرمایا:

''میں اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرتا ہوں۔''

[مصنف عبد الرزاق صنعانی ۔حدیث رقم: ۵۹۶۰ ، ناشر: المکتب الاسلامی ، بیروت]

موت نہیں عافیت مانگو

﴿۴۰﴾ عَنْ أَبِي ظَبْيَانَ، قَالَ: كُنْتُ جَالِسًا عِنْدَ ابْنِ عُمَرَ، فَسَمِعَ رَجُلًا يَتَمَنَّى الْمَوْتَ قَالَ: فَرَفَعَ إِلَيْهِ ابْنُ عُمَرَ بَصَرَهُ فَقَالَ: لَا تَمَنَّ الْمَوْتَ فَإِنَّكَ مَيِّتٌ وَلٰكِنْ سَلِ اللّٰهَ الْعَافِيَةَ۔

حضرت ابوظبیان رحمۃ اللہ علیہ فرماتے ہیں:

’’میں حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما کے پاس بیٹھا تھا، انہوں نے ایک آدمی کو سنا کہ وہ موت کی تمنا کر رہا ہے۔ حضرت عبداللہ بن عمر رضی اللہ عنہما نے نظر اٹھا کر اسے دیکھا اور فرمایا:

’’موت کی تمنا نہ کرو، مرنا تو تم نے ہے ہی، لیکن اللہ تعالیٰ سے عافیت کا سوال کرو۔‘‘

[مصنف ابن ابی شیبہ ۔حدیث رقم:۲۹۸۵۶ ، ناشر:مکتبۃ الرشد ، الریاض]

۞......۞......۞

صرف عافیت کی دعاء مانگوں

﴿۴۱﴾ عَنْ عَائِشَةَ قَالَتْ: لَوْ عَرَفْتُ أَيَّ لَيْلَةٍ لَيْلَةُ الْقَدْرِ مَا سَأَلْتُ اللّٰهَ فِيهَا إِلَّا الْعَافِيَةَ۔

حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا فرماتی ہیں:

’’اگر میں جان لوں کہ کون سی رات ’’لیلۃ القدر‘‘ ہے تو میں اس میں اللہ تعالیٰ سے صرف عافیت ہی کا سوال کروں۔‘‘

[مصنف ابن ابی شیبہ ،حدیث رقم:۲۹۱۸۷ ، ناشر:مکتبۃ الرشد ، الریاض]

۞......۞......۞

بسم اللہ الرحمن الرحیم

یہ دعاء صبح شام تین بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھی

اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَدَنِیْ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ سَمْعِیْ،
اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ لَا إِلٰهَ إِلَّا أَنْتَ۔

’’یا اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت عطاء فرمایئے، یا اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت عطاء فرمایئے، یا اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت عطاء فرمایئے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔‘‘

[سنن ابی داؤد۔ حدیث رقم: ۵۰۹۰، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

عافیت کی لازمی اور جامع ترین دعاء

﴿۱﴾ اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَافِيَةَ فِي الدُّنْيَا وَالْآخِرَةِ، اَللّٰهُمَّ إِنِّي أَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ فِي دِينِي وَدُنْيَايَ وَأَهْلِي وَمَالِي، اَللّٰهُمَّ اسْتُرْ عَوْرَاتِي وَآمِنْ رَوْعَاتِي، اَللّٰهُمَّ احْفَظْنِي مِنْ بَيْنِ يَدَيَّ وَمِنْ خَلْفِي وَعَنْ يَمِينِي وَعَنْ شِمَالِي وَمِنْ فَوْقِي وَأَعُوذُ بِعَظَمَتِكَ أَنْ أُغْتَالَ مِنْ تَحْتِي۔

”یا اللہ! میں آپ سے دنیا اور آخرت میں عافیت کا سوال کرتا ہوں، یا اللہ! میں آپ سے معافی اور عافیت کا طلب گار ہوں اپنے دین و دنیا میں اور اپنے اہل و مال میں، یا اللہ! میرے عیب چھپا دیجئے اور مجھے میرے خوف سے امن عنایت فرمائیے، یا اللہ! میرے آگے، میرے پیچھے، میرے دائیں، میرے بائیں اور میرے اوپر سے میری حفاظت فرمائیے اور میں آپ کی عظمت کے ذریعے اس بات سے پناہ چاہتا ہوں کہ میں اپنے نیچے کی طرف سے ہلاک کر دیا جاؤں۔“

(یہ دعاء حضور اقدس صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم ہر صبح اور شام پابندی سے پڑھتے تھے اور کبھی ناغہ نہیں فرماتے تھے)

[سنن ابی داؤد۔حدیث رقم:۵۰۷۴ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

چار دعاؤں کا حسین مجموعہ

۲ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

”یا اللہ! مجھے معاف فرمادیجیے، اور مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھے عافیت عطاء فرمادیجیے اور مجھے رزق عطاء فرمادیجیے۔“

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے اس دعاء کو دنیا وآخرت کے حوائج کے لیے جامع قرار دیا)

[صحیح مسلم ،حدیث رقم: ۲۶۹۷ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

بنیادی دعاء

۳ اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَارْحَمْنِیْ وَاھْدِنِیْ وَعَافِنِیْ وَارْزُقْنِیْ۔

”یا اللہ! میری مغفرت فرمائیے اور مجھ پر رحم فرمائیے اور مجھے ہدایت دیجئے اور مجھے عافیت نصیب فرمائیے اور مجھے رزق عطاء فرمائیے۔“

(جب کوئی مسلمان ہوتا تو آپ صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم اسے یہ دعاء تلقین فرماتے)

[صحیح مسلم ۔حدیث رقم: ۲۶۹۷ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

عظیم تحفہ

۴ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ صِحَّةً فِیْ إِیْمَانٍ وَإِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَنَجَاحًا یَّتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔

”یا اللہ! میں مانگتا ہوں آپ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے

ساتھ اور کامیابی جس کے پیچھے فلاح بھی ہو اور رحمت آپ کی طرف سے اور عافیت اور مغفرت آپ کی طرف سے اور (آپ کی) رضاء۔''

(محبوب صحابی کو آپ صَلَّی اللہُ عَلَیْہِ وَآلِہٖ وَسَلَّم نے یہ دعاء بطور تحفہ عطاء فرمائی اور رات دن اس کے مانگنے کی تاکید فرمائی) [مستدرک حاکم ،حدیث رقم:۱۹۱۹ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

دنیا و آخرت میں عافیت

۵ اَللّٰھُمَّ اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَۃً وَّفِی الْاٰخِرَۃِ حَسَنَۃً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

''یا اللہ! ہمیں دنیا میں بھی بھلائی (عافیت) عطا فرمایئے اور آخرت میں بھی بھلائی (عافیت) عطا فرمایئے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لیجیے۔''

(یہ دعاء قرآن کریم میں بھی مذکور ہے، البتہ وہاں اَللّٰھُمَّ کی بجائے رَبَّنَا کے الفاظ ہیں۔ حضرت قتادہ اور دیگر کچھ مفسرین کرام رَحْمَۃُ اللہِ عَلَیْہِم کے نزدیک اس دعاء میں حَسَنَۃ سے مراد ''عافیت'' ہے) [سنن ترمذی ،حدیث رقم: ۳۴۸۷ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

نعمتوں کے شر سے عافیت

۶ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ مِنْ شَرِّ سَمْعِیْ وَبَصَرِیْ وَلِسَانِیْ وَقَلْبِیْ وَمِنْ شَرِّ مَنِیِّیْ۔

''یا اللہ! مجھے میرے کان، آنکھ، زبان، دل اور منی کے شر سے عافیت نصیب فرمایئے۔''

(ایک صحابی نے نافع دعاء پوچھی تو یہ ارشاد فرمائی)

[سنن نسائی ۔حدیث رقم:۵۴۶۶ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

نعمتوں کی حفاظت

۷ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ جَسَدِیۡ وَعَافِنِیۡ فِیۡ بَصَرِیۡ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْحَلِیۡمُ الْکَرِیۡمُ سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ الْعَرْشِ الْعَظِیۡمِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیۡنَ۔

''یا اللہ! مجھے میرے جسم میں عافیت عطاء فرمایئے اور مجھے میری بصارت میں عافیت عطاء فرمایئے اور اسے میرا وارث بنا دیجیے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بردبار اور کریم ہے، اللہ کی ذات پاک ہے جو عرش عظیم کا مالک ہے اور تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لئے ہیں۔''

(یہ دعاء آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھی)

[سنن ترمذی۔حدیث رقم: ۳۴۸۰ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

آنکھ، کان، بدن کی سلامتی

۸ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ بَدَنِیۡ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ سَمْعِیۡ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ فِیۡ بَصَرِیۡ لَا اِلٰہَ اِلَّا أَنْتَ۔

''یا اللہ! مجھے میرے بدن میں عافیت عطاء فرمایئے، یا اللہ! مجھے میرے کانوں میں عافیت عطاء فرمایئے، یا اللہ! مجھے میری آنکھوں میں عافیت عطاء فرمایئے، آپ کے سوا کوئی معبود نہیں۔''

(یہ دعاء صبح شام تین بار آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھی)

[سنن ابی داؤد۔حدیث رقم: ۵۰۹۰ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

نعمتوں سے زندگی میں بھی اور مرنے کے بعد بھی فائدہ

﴿۹﴾ اَللّٰھُمَّ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَبَصَرِیْ حَتّٰی تَجْعَلَھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ وَعَافِنِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَجَسَدِیْ وَانْصُرْنِیْ مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ حَتّٰی تُرِیَنِیْ فِیْہِ ثَأْرِیْ، اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْلَمْتُ نَفْسِیْ اِلَیْکَ وَفَوَّضْتُ أَمْرِیْ اِلَیْکَ وَأَلْجَأْتُ ظَھْرِیْ اِلَیْکَ وَخَلَّیْتُ وَجْھِیْ اِلَیْکَ لَا مَلْجَأَ مِنْکَ اِلَّا اِلَیْکَ آمَنْتُ بِرَسُوْلِکَ الَّذِیْ أَرْسَلْتَ وَبِکِتَابِکَ الَّذِیْ أَنْزَلْتَ۔

”یا اللہ! مجھے میری سماعت اور بصارت کے ساتھ نفع عطاء فرمایئے یہاں تک کہ ان کو میرا وارث بنادیجئے اور مجھے میرے دین اور میرے جسم میں عافیت عطاء فرمایئے اور مجھے اس شخص سے بدلہ دلا دیجیے جو مجھ پر ظلم کرے یہاں تک کہ مجھے اس میں میرا انتقام دکھا دیجئے۔ یا اللہ! میں نے اپنے آپ کو آپ کا مطیع کردیا اور اپنا معاملہ آپ کے سپرد کر دیا اور میں نے آپ ہی کو اپنی پناہ گاہ بنایا اور اپنا رخ خالص آپ کی طرف کرلیا، آپ سے بچانے کی آپ کے سوا کوئی پناہ نہیں، میں آپ کے اس رسول پر ایمان لایا جسے آپ نے بھیجا اور آپ کی اس کتاب پر ایمان لایا جو آپ نے نازل فرمائی۔“

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم یہ دعاء فرماتے تھے)

[مستدرک حاکم۔حدیث رقم:۱۹۳۳، ناشر: دار الکتب العلمیہ، بیروت]

دین و بدن کی سلامتی

﴿۱۰﴾ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ دِیْنِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَعَافِنِیْ فِیْ بَصَرِیْ وَاجْعَلْہُ الْوَارِثَ مِنِّیْ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ الْعَلِیُّ الْعَظِیْمُ، سُبْحَانَ اللّٰہِ رَبِّ السَّمٰوَاتِ السَّبْعِ وَرَبِّ الْعَرْشِ الْکَرِیْمِ، اَلْحَمْدُ لِلّٰہِ رَبِّ الْعَالَمِیْنَ۔

''یااللہ! مجھے میرے دین میں عافیت عطاء فرمائیے، اور مجھے میرے جسم میں عافیت عطاء فرمائیے اور مجھے میری بصارت میں عافیت عطاء فرمائیے اور اسے میرا وارث بنا دیجیے، اللہ کے سوا کوئی عبادت کے لائق نہیں جو بلند و برتر اور عظیم ہے، اللہ کی ذات پاک ہے جو ساتوں آسمانوں اور عرش کریم کا مالک ہے، تمام تعریفیں تمام جہانوں کے پالنے والے اللہ ہی کے لئے ہیں۔''

(آپ ﷺ جب آرام کے لیے بستر پر تشریف لاتے تو یہ دعاء فرماتے)

[مصنف ابن ابی شیبہ۔حدیث رقم:۲۹۳۱۴ ، ناشر: مکتبۃ الرشد ، الریاض]

عافیت اور انتقام

۱۱ اَللّٰھُمَّ انْصُرْنِیْ عَلٰی مَنْ بَغٰی عَلَیَّ وَ اَرِنِیْ ثَأْرِیْ مِمَّنْ ظَلَمَنِیْ وَ عَافِنِیْ فِیْ جَسَدِیْ وَ مَتِّعْنِیْ بِسَمْعِیْ وَ بَصَرِیْ مَا اَبْقَیْتَنِیْ وَ اجْعَلْھُمَا الْوَارِثَ مِنِّیْ۔

''یااللہ! میری مدد فرمائیے ان لوگوں پر جنہوں نے مجھ پر زیادتی کی اور ان لوگوں سے میرا انتقام مجھے دکھا دیجئے جنہوں نے مجھ پر ظلم کیا، اور مجھے میرے جسم میں عافیت عطاء فرمائیے، اور مجھے میرے کانوں اور آنکھوں سے اس وقت تک مستفید فرمائیے جب تک آپ مجھے باقی رکھیں اور انہیں میرا وارث بنا دیجیے۔''

(یہ دعاء بھی آپ ﷺ کا معمول تھی)

[الدعاء للطبرانی۔حدیث رقم:۱۴۴۸ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

موت کے سوا ہر مرض سے شفاء کا نسخہ

۱۲ أَسْأَلُ اللہَ الْعَظِیْمَ رَبَّ الْعَرْشِ الْعَظِیْمِ أَنْ یَّشْفِیَکَ وَیُعَافِیَکَ۔

"میں اللہ تعالیٰ سے جو کہ عظیم ہیں (اور) عرشِ عظیم کے مالک ہیں سوال کرتا ہوں کہ وہ آپ کو شفاء دے اور آپ کو عافیت عطاء فرمائے۔"

(فرمایا جو مریض کی عیادت کے وقت سات بار پڑھے تو مریض کو اس مرض سے عافیت و شفاء ملتی ہے)[مستدرک حاکم۔حدیث رقم:۸۲۸۲، ناشر: دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

مریض کے لیے عیادت کے وقت

﴿۱۳﴾ شَفَى اللهُ سَقَمَكَ وَغَفَرَ ذَنْبَكَ وَعَافَاكَ فِي بَدَنِكَ وَجِسْمِكَ إِلٰى مُدَّةِ أَجَلِكَ۔

"اللہ تعالیٰ آپ کو بیماری سے شفاء عطاء فرمائیں اور آپ کے گناہ معاف فرمائیں اور آپ کو آپ کے بدن اور جسم میں تا حیات عافیت عطاء فرمائیں۔"

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان فارسی رضی اللہ عنہ کی عیادت فرمائی اور یہ جامع دعاء دی)

[مستدرک حاکم۔حدیث رقم:۲۰۱۴، ناشر: دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

عافیت اور شفاء

﴿۱۴﴾ اَللّٰهُمَّ عَافِهٖ وَاشْفِهٖ۔

"یا اللہ! انہیں عافیت دیجیے اور انہیں شفاء دیجیے۔"

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت علی رضی اللہ عنہ کو بیماری میں یہ دعاء دی اور انہیں اللہ تعالیٰ سے شفاء ملی)

[مسند احمد۔حدیث رقم:۶۳۷، ناشر: مؤسسۃ الرسالۃ]

مریض کو یہ دعاء دیں

۱۵ عَظَّمَ اللہُ أَجْرَكَ وَرَزَقَكَ الْعَافِيَةَ فِي دِيْنِكَ وَجِسْمِكَ إِلٰى مُنْتَهٰى أَجَلِكَ۔

''اللہ تعالیٰ آپ کے اجر کو بڑھائیں اور آپ کو آپ کے دین اور جسم میں آخر عمر تک عافیت عطاء فرمائیں۔''

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے حضرت سلمان رضی اللہ عنہ کو یہ دعاء دی)

[کنز العمال ،حدیث رقم:۲۵۱۹۹ ، ناشر:مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت]

اہلِ قبور کے لیے عافیت

۱۶ اَلسَّلَامُ عَلَيْكُمْ أَهْلَ الدِّيَارِ مِنَ الْمُؤْمِنِيْنَ وَ الْمُسْلِمِيْنَ وَ إِنَّا إِنْ شَاءَ اللہُ لَلَاحِقُوْنَ، أَسْأَلُ اللہَ لَنَا وَلَكُمُ الْعَافِيَةَ۔

''تم پر سلامتی ہو ان گھروں والے مؤمنین و مسلمین! ہم (تم سے) ان شاء اللہ آملنے والے ہیں، میں اپنے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے عافیت مانگتا ہوں۔''

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے صحابہ کرام کو ''زیارت قبور'' کی یہ دعاء سکھائی)

[صحیح مسلم ۔حدیث رقم:۹۷۵ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

عافیت کی حفاظت

۱۷ اَللّٰهُمَّ إِنِّيْ أَعُوْذُ بِكَ مِنْ زَوَالِ نِعْمَتِكَ وَتَحَوُّلِ عَافِيَتِكَ وَفُجَاءَةِ نِقْمَتِكَ وَجَمِيْعِ سَخَطِكَ۔

''یا اللہ! میں آپ کی پناہ چاہتا ہوں آپ کی نعمتوں کے زائل ہونے سے اور عافیت کے

منہ موڑنے سے اور آپ کی اچانک پکڑ سے اور آپ کی ہر ناراضی سے۔‘‘
(یہ دعاء آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کا معمول تھی)

[صحیح مسلم۔حدیث رقم:۲۷۳۹ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

وتر کی دعاء میں

۱۸ اَللّٰهُمَّ عَافِنِیْ فِیْمَنْ عَافَیْتَ وَتَوَلَّنِیْ فِیْمَنْ تَوَلَّیْتَ وَاهْدِنِیْ فِیْمَنْ هَدَیْتَ وَقِنِیْ شَرَّ مَا قَضَیْتَ وَبَارِكْ لِیْ فِیْمَا أَعْطَیْتَ إِنَّكَ تَقْضِیْ وَلَا یُقْضٰی عَلَیْكَ إِنَّهُ لَا یَذِلُّ مَنْ وَّالَیْتَ، سُبْحَانَكَ رَبَّنَا تَبَارَكْتَ وَتَعَالَیْتَ۔

’’یا اللہ! آپ نے جنہیں عافیت عطاء فرمائی مجھے بھی ان میں (شامل کر کے) عافیت عطاء فرمایئے، اور جن کے آپ متولی ہیں مجھے بھی ان میں (شامل کر کے) اپنی تولیت میں لے لیجیے، اور جنہیں آپ نے ہدایت دی مجھے بھی ان میں (شامل کر کے) ہدایت دے دیجئے اور آپ نے جو بھی فیصلہ فرمایا ہے اس کے شر سے مجھے بچا لیجئے، اور جو کچھ آپ نے مجھے عطاء فرمایا ہے اس میں میرے لیے برکت ڈال دیجئے، بے شک آپ ہی فیصلے فرماتے ہیں اور آپ کے مقابلے میں کوئی فیصلہ نہیں کیا جا سکتا، جسے آپ دوست رکھیں وہ کہیں ذلیل نہیں ہو سکتا، اے ہمارے رب! آپ پاک ہیں، برکتوں والے ہیں اور رفعتوں والے ہیں۔‘‘

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے اپنے محبوب نواسے حضرت حسن رضی اللہ عنہ کو وتر میں عافیت کی یہ دعاء تلقین فرمائی)

[سنن ابن ماجہ۔حدیث رقم:۱۱۷۸ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ۔ بیروت]

مصیبت زدہ کو دیکھ کر

۱۹ اَلْحَمْدُ لِلّٰهِ الَّذِی عَافَانِیْ مِمَّا ابْتَلَاكَ بِهٖ وَ فَضَّلَنِیْ عَلٰی كَثِیْرٍ مِّمَّنْ خَلَقَ تَفْضِیْلًا۔

”ہر قسم کی تعریف اس اللہ کے لیے ہے جس نے مجھے اس مصیبت سے عافیت میں رکھا جس میں تجھے مبتلا کیا، اور اپنے پیدا کیے ہوئے بہت سے بندوں پر اس نے مجھے فضیلت عطا فرمائی۔“

(فرمایا: جو کوئی مصیبت زدہ کو دیکھ کر یہ دعاء پڑھ لے وہ اس مصیبت سے بالکل محفوظ ہو جاتا ہے) [سنن ابن ماجہ ۔حدیث رقم:۳۸۹۲ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

مقبولیت و قبولیت کے اہم مقام پر

۲۰ اَللّٰهُمَّ اِنِّیْ اَسْأَلُكَ الْعَفْوَ وَالْعَافِیَةَ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ، رَبَّنَا اٰتِنَا فِی الدُّنْیَا حَسَنَةً وَّفِی الْاٰخِرَةِ حَسَنَةً وَّقِنَا عَذَابَ النَّارِ۔

”یا اللہ! میں آپ سے دنیا و آخرت میں معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔ اے ہمارے پروردگار! ہمیں دنیا اور آخرت میں بھلائی عطا فرمایئے اور ہمیں آگ کے عذاب سے بچا لیجئے۔“

(رکن یمانی سے حجرِ اسود کی طرف جاتے ہوئے یہ دعاء پڑھیں وہاں مقرر ستر ہزار فرشتے آمین کہتے ہیں)

[سنن ابن ماجہ ۔حدیث رقم:۲۹۵۷ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

تمام امور میں عافیت

۳۱ اَللّٰھُمَّ أَحۡسِنۡ عَافِیَتَنَا فِی الۡأُمُوۡرِ کُلِّھَا وَأَجِرۡنَا مِنۡ خِزۡیِ الدُّنۡیَا وَعَذَابِ الۡآخِرَۃِ۔

’’یااللہ! تمام امور میں ہماری عافیت کو اچھا کردیجئے اور ہمیں دنیا کی رسوائی اور آخرت کے عذاب سے بچالیجئے۔‘‘

(یہ بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم کی دعاء ہے بہت مفید وجامع)

[صحیح ابن حبان ۔حدیث رقم:۹۴۵ ، ناشر: بیت الافکار الدولیۃ]

چھ ضروری نعمتوں کا سوال

۳۲ اَللّٰھُمَّ اغۡفِرۡ لِیۡ، اَللّٰھُمَّ ارۡحَمۡنِیۡ، اَللّٰھُمَّ اھۡدِنِیۡ، اَللّٰھُمَّ سَدِّدۡنِیۡ، اَللّٰھُمَّ عَافِنِیۡ، اَللّٰھُمَّ ارۡزُقۡنِیۡ۔

’’یااللہ! مجھے معاف فرمادیجئے، یااللہ! مجھ پر رحم فرمایئے، یااللہ! مجھے ہدایت دیجئے، یااللہ! مجھے سیدھا رکھیے، یااللہ! مجھے عافیت عطاء فرمایئے، یااللہ! مجھے رزق عطاء فرمایئے۔‘‘

(یہ دعاء بھی آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے ثابت ہے)

[مصنف ابن ابی شیبہ ،حدیث رقم:۲۹۳۹۶ ، ناشر: مکتبۃ الرشد ، الریاض]

سخت مصیبت کے وقت

۳۳ اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡأَلُکَ تَعۡجِیۡلَ عَافِیَتِکَ وَ صَبۡراً عَلٰی بَلِیَّتِکَ وَ خُرُوۡجاً مِّنَ

الدُّنۡيَا إِلَى رَحۡمَتِكَ۔

''یااللہ! میں آپ سے آپ کی (طرف سے ملنے والی) جلد عافیت کا اور آپ کی (طرف سے آنے والی) مصیبت پر صبر کا اور دنیا سے آپ کی رحمت کی طرف نکلنے کا سوال کرتا ہوں۔''

(جو مصیبت زدہ یہ دعاء مانگیں تو ان تین چیزوں میں سے ایک ضرور مل جاتی ہے...... جو بھی ملے خیر ہی خیر ہے۔)

[موارد الظمآن ۔حدیث رقم:۲۴۳۷ ، ناشر: دار الثقافة العربیة ، دمشق]

میت کے لئے دعاءِ عافیت

۲۴ اَللّٰهُمَّ اغۡفِرۡ لَهٗ وَارۡحَمۡهُ وَعَافِهٖ وَاعۡفُ عَنۡهُ وَأَكۡرِمۡ نُزُلَهٗ وَوَسِّعۡ مُدۡخَلَهٗ وَاغۡسِلۡهُ بِالۡمَاءِ وَالثَّلۡجِ وَالۡبَرَدِ وَنَقِّهٖ مِنَ الۡخَطَايَا كَمَا نَقَّيۡتَ الثَّوۡبَ الۡأَبۡيَضَ مِنَ الدَّنَسِ وَأَبۡدِلۡهُ دَارًا خَيۡرًا مِّنۡ دَارِهٖ وَأَهۡلًا خَيۡرًا مِّنۡ أَهۡلِهٖ وَزَوۡجًا خَيۡرًا مِّنۡ زَوۡجِهٖ وَأَدۡخِلۡهُ الۡجَنَّةَ وَأَعِذۡهُ مِنۡ عَذَابِ الۡقَبۡرِ وَمِنۡ عَذَابِ النَّارِ۔

''یااللہ! اس کی بخشش فرمادیجئے، اور اس پر رحم فرمایئے، اور اسے عافیت عطاء فرمایئے اور اس سے درگذر فرمایئے، اور اس کی مہمانی اکرام والی بنادیجئے اور اس کی قبر کو کشادہ فرمادیجئے اور اسے پانی، برف اور اولوں سے دھودیجئے اور اسے گناہوں سے اس طرح صاف فرمادیجئے جس طرح آپ نے سفید کپڑے کو میل کچیل سے صاف فرمایا اور اسے اس کے گھر کے بدلے بہتر گھر اور گھر والوں سے بہتر گھر والے اور اس کی بیوی سے بہتر بیوی عطا فرمادیجئے اور اسے جنت میں داخل فرمادیجیے اور اسے قبر کے فتنے اور جہنم کے عذاب سے بچالیجئے۔''

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے میت کے لیے یہ دعاء ثابت ہے معلوم ہوا کہ انسان مرنے کے بعد بھی عافیت کا محتاج ہے)

[صحیح مسلم ،حدیث رقم: ۹۶۳ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

آسمانی بجلی اور کڑک سے حفاظت

۳۵ اَللّٰھُمَّ لَا تَقْتُلْنَا بِغَضَبِکَ وَلَا تُھْلِکْنَا بِعَذَابِکَ وَعَافِنَا قَبْلَ ذٰلِکَ۔

”یا اللہ! ہمیں اپنے غضب سے قتل نہ کیجئے اور ہمیں اپنے عذاب سے ہلاک نہ فرمایئے اور ہمیں اس (یعنی عذاب وغیرہ) سے پہلے عافیت عطاء فرما دیجئے۔“

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم سے بجلی کی گرج چمک کے وقت پڑھنا ثابت ہے)

[سنن ترمذی ۔حدیث رقم: ۳۴۵۰ ، ناشر: دار الکتب العلمیہ ، بیروت]

عافیت مانگ کر سوئیں

۳۶ اَللّٰھُمَّ خَلَقْتَ نَفْسِیْ وَ أَنْتَ تَوَفَّاھَا لَکَ مَمَاتُھَا وَ مَحْیَاھَا إِنْ أَحْیَیْتَھَا فَاحْفَظْھَا وَإِنْ أَمَتَّھَا فَاغْفِرْ لَھَا اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُکَ الْعَافِیَۃَ۔

”یا اللہ! آپ نے میری جان پیدا کی اور آپ ہی اسے موت دیں گے، اس کی موت اور زندگی آپ ہی کے لئے ہے، اگر آپ اسے زندہ رکھیں تو اس کی حفاظت فرمائیں اور اگر آپ اسے موت دیں تو اسے معاف فرما دیں، یا اللہ! میں آپ سے عافیت مانگتا ہوں۔“

(سوتے وقت اس دعاء کے پڑھنے کی تلقین فرمائی گئی)

[صحیح مسلم ۔حدیث رقم:۲۷۱۲ ، ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔ بیروت]

بے شمار اعمال کی قائم مقام دعاء

۲۷ سُبْحَانَ اللّٰہِ وَ الْحَمْدُ لِلّٰہِ وَ لَآ اِلٰہَ اِلَّا اللّٰہُ وَ اللّٰہُ اَکْبَرُ وَ لَا حَوْلَ وَ لَا قُوَّۃَ اِلَّا بِاللّٰہِ، اَللّٰھُمَّ اغْفِرْ لِیْ وَ ارْحَمْنِیْ وَ ارْزُقْنِیْ وَ عَافِنِیْ وَ اھْدِنِیْ۔

’’اللہ تعالیٰ تمام عیوب سے پاک ہیں، سب تعریفیں اللہ تعالیٰ کے لئے ہیں، اللہ کے سوا کوئی معبود نہیں، اللہ تعالیٰ سب سے بڑے ہیں، گناہوں سے بچنے کی طاقت اور نیکی کے کرنے کی قوت صرف اللہ تعالیٰ کی طرف سے ہے، یا اللہ! میری مغفرت فرما دیجئے، مجھ پر رحم فرمائیے، اور مجھے رزق عطاء فرمائیے، اور مجھے عافیت دے دیجیے، اور مجھے ہدایت دے دیجئے۔‘‘

(اس کی تفصیل احادیث کے باب میں حدیث نمبر ۱۳ میں ملاحظہ فرمائیں)

[مصنف ابن ابي شيبه ـ حديث رقم:۲۹۷۹۷ ، ناشر:مكتبة الرشد - رياض]

مکمل شکر ادا ہوگیا

۲۸ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ اَمْسَیْتُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ مَا اَمْسٰی بِنَا مِنْ عَافِیَۃٍ وَّ نِعْمَۃٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ۔ (شام کی دعاء)

اَللّٰھُمَّ اَصْبَحْتُ اَشْھَدُ اَنَّہٗ مَا اَصْبَحَ بِنَا مِنْ عَافِیَۃٍ وَّ نِعْمَۃٍ فَمِنْكَ وَحْدَكَ لَا شَرِیْكَ لَكَ فَلَكَ الْحَمْدُ۔ (صبح کی دعاء)

’’یا اللہ! میں نے شام کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس شام ہمارے پاس جو بھی عافیت اور نعمت ہے وہ اکیلے آپ کی طرف سے ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں، پس تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔

یااللہ! میں نے صبح کی، میں گواہی دیتا ہوں کہ اس صبح ہمارے پاس جو بھی عافیت اور نعمت ہے وہ اکیلے آپ کی طرف سے ہے، آپ کا کوئی شریک نہیں، پس تمام تعریفیں آپ ہی کے لئے ہیں۔''
(جو صبح وشام تین بار پڑھ لے اس نے تمام نعمتوں کا شکر ادا کرلیا)

[مصنف ابن ابی شیبہ۔حدیث رقم:۲۹۸۹۵ ، ناشر:دار القبلة ،جدہ]

آسان اور باعافیت رزق

۲۹ اَللّٰھُمَّ لَا تُکَلِّفۡنِیۡ طَلَبَ مَا لَمۡ تُقَدِّرۡہُ لِیۡ وَمَا قَدَّرۡتَ لِیۡ مِنۡ رِزۡقٍ فَأۡتِنِیۡ بِہٖ فِیۡ یُسۡرٍ مِّنۡکَ وَعَافِیَۃٍ وَّ أَصۡلِحۡنِیۡ بِمَا أَصۡلَحۡتَ بِہِ الصَّالِحِیۡنَ فَإِنَّمَا أَصۡلَحَ الصَّالِحِیۡنَ أَنۡتَ۔

''یااللہ! مجھے اس چیز کی تلاش کا مکلف نہ بنایئے جو آپ نے میرے مقدر میں لکھی ہی نہیں، اور جو رزق آپ نے میرے مقدر میں لکھ دیا ہے اسے بسہولت وعافیت مجھ تک پہنچا دیجیے، اور جس طرح سے آپ نے صالح لوگوں کی اصلاح فرمائی میری بھی اسی طرح اصلاح فرما دیجئے، کیونکہ (میں جانتا ہوں کہ) صالحین کی اصلاح بھی آپ ہی نے فرمائی ہے۔''
(یہ والہانہ دعاء بعض انبیاء علیہم السلام کی طرف منسوب ہے)

[مصنف ابن ابی شیبہ۔حدیث رقم: ۳۴۲۷۴ ، ناشر:مکتبة الرشد ، الریاض]

خیر بھی عافیت کے ساتھ

۳۰ اَللّٰھُمَّ إِنِّیۡ أَسۡتَخِیۡرُکَ بِعِلۡمِکَ وَأَسۡتَقۡدِرُکَ بِقُدۡرَتِکَ وَأَسۡأَلُکَ مِنۡ فَضۡلِکَ فَإِنَّکَ تَقۡدِرُ وَلَآ أَقۡدِرُ وَتَعۡلَمُ وَلَآ أَعۡلَمُ وَأَنۡتَ عَلَّامُ الۡغُیُوۡبِ، اَللّٰھُمَّ إِنۡ کَانَ

هٰذَا خَيْرًا لِي فِي دِينِي وَخَيْرًا لِي فِي مَعِيشَتِي وَخَيْرًا لِي فِيمَا أَبْتَغِي بِهِ الْخَيْرَ فَخِرْ لِي فِي عَافِيَةٍ وَيَسِّرْهُ ثُمَّ بَارِكْ لِي فِيهِ وَإِنْ كَانَ غَيْرُ ذٰلِكَ خَيْرًا لِي فَاقْدِرْ لِيَ الْخَيْرَ حَيْثُ كَانَ۔

”یا اللہ! میں آپ سے آپ کے علم کے مطابق خیر طلب کرتا ہوں اور آپ کی قدرت سے قدرت طلب کرتا ہوں اور آپ سے آپ کے فضل کا سوال کرتا ہوں، بے شک آپ قدرت رکھتے ہیں اور میں قدرت نہیں رکھتا اور آپ جانتے ہیں، میں نہیں جانتا اور آپ تو غیب کو جاننے والے ہیں۔ یا اللہ! اگر یہ میرے لیے بہتر ہے میرے دین میں، اور میرے لئے میرے معاش میں بہتر ہے اور میرے لئے اس چیز میں بھی بہتر ہے جس کے ساتھ میں خیر کا طلبگار ہوں تو پھر عافیت کے ساتھ میرے لئے چن لیجئے اور اس کو آسان فرما دیجئے، پھر میرے لیے اس میں برکت عطاء فرما دیجئے اور اگر اس کے علاوہ کوئی اور چیز میرے لئے بہتر ہے تو پھر میرے لیے خیر وہیں مقدر فرما دیجئے جہاں وہ ہو۔“

(استخارہ کی یہ دعاء بعض روایات میں آئی ہے اس میں عافیت کا بھی سوال ہے)

[المعجم الكبير للطبرانی۔حديث رقم:۱۰۰۵۲ ، ناشر: مكتبة ابن تيميه ، القاہرة]

دشمنوں کے مظالم کے وقت اللہ تعالیٰ سے فریاد

۳۱ اَللّٰهُمَّ إِلَيْكَ أَشْكُو ضَعْفَ قُوَّتِي وَقِلَّةَ حِيلَتِي وَهَوَانِي عَلَى النَّاسِ، أَرْحَمَ الرَّاحِمِينَ أَنْتَ أَرْحَمُ الرَّاحِمِينَ إِلٰى مَنْ تَكِلُنِي؟ إِلٰى عَدُوٍّ يَتَجَهَّمُنِي أَوْ إِلٰى قَرِيبٍ مَلَّكْتَهُ أَمْرِي، إِنْ لَمْ تَكُنْ غَضْبَانَ عَلَيَّ فَلَا أُبَالِي غَيْرَ أَنَّ عَافِيَتَكَ أَوْسَعُ لِي۔

”یا اللہ! میں آپ سے فریاد کرتا ہوں اپنے ضعفِ قوت کی اور اپنی کم تدبیری کی اور

لوگوں کی نظر میں اپنی کم وقعتی کی، اے ارحم الراحمین! آپ سب سے بڑھ کر رحم کرنے والے ہیں، آپ مجھے کس کے سپرد کرتے ہیں؟ آیا کسی دشمن کے جو مجھے دبائے؟ یا کسی دوست کے کہ جس کے قبضہ میں آپ میرے (سب) کام دے رہے ہیں؟ اگر آپ مجھ سے ناراض نہیں تو مجھے ان (میں سے کسی چیز) کی پرواہ نہیں پھر بھی آپ کی دی ہوئی عافیت میرے لیے زیادہ باوسعت ہے۔''

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے سفر طائف میں یہ دعاء مانگی)

[الدعاء للطبرانی ۔حدیث رقم:۱۰۳۶ ، ناشر: دار البشائر الاسلامیہ ، بیروت]

بڑی نعمتوں کا دروازہ کھلوانے کے لیے

﴿۳۲﴾ اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَصْبَحْتُ مِنْكَ فِیْ نِعْمَةٍ وَّعَافِیَةٍ وَّ سِتْرٍ فَأَتِمَّ عَلَیَّ نِعْمَتَكَ وَ عَافِیَتَكَ وَسِتْرَكَ فِی الدُّنْیَا وَ الْاٰخِرَةِ۔

''یا اللہ! میں نے صبح کی آپ کی طرف سے نعمت، عافیت اور پردہ پوشی میں، پس آپ مجھ پر اپنی نعمت، عافیت اور اپنے پردے کو دنیا اور آخرت میں مکمل فرما دیجئے۔''

(جو صبح شام تین بار پڑھے اس پر ضرور نعمتیں برستی ہیں)

[عمل الیوم و اللیلۃ لابن السنی ۔حدیث رقم: ۵۵ ، ناشر: شرکہ دار الارقم ۔ بیروت]

نیا چاند دیکھتے وقت

﴿۳۳﴾ اَللّٰھُمَّ أَدْخِلْهُ عَلَیْنَا بِالْأَمْنِ وَ الْاِیْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْاِسْلَامِ وَ السَّکِیْنَةِ وَ الْعَافِیَةِ وَ الرِّزْقِ الْحَسَنِ۔

''یا اللہ! اس (مہینے) کو ہم پر امن، ایمان، سلامتی، اسلام، سکون، عافیت اور اچھے رزق

کے ساتھ داخل فرمائیے۔"

(آپ ﷺ سے نیا چاند دیکھتے وقت پڑھنا ثابت ہے)

[عمل اليوم و الليلة لابن السنى ـ حديث رقم: ۶۴۵ ، ناشر: شركة دار الارقم ـ بيروت]

رمضان المبارک کی تشریف آوری پر

(۳۴) اَللّٰهُمَّ أَهِلَّهُ عَلَيْنَا بِالْأَمْنِ وَ الْإِيْمَانِ وَ السَّلَامَةِ وَ الْإِسْلَامِ وَ الْعَافِيَةِ الْمُجَلِّلَةِ وَ دِفَاعِ الْأَسْقَامِ وَ الْعَوْنِ عَلَى الصَّلَاةِ وَ الصِّيَامِ وَ تِلَاوَةِ الْقُرْآنِ، اَللّٰهُمَّ سَلِّمْنَا لِرَمَضَانَ وَ سَلِّمْهُ لَنَا وَ سَلِّمْهُ مِنَّا حَتّٰى يَخْرُجَ رَمَضَانُ وَ قَدْ غَفَرْتَ لَنَا وَ رَحِمْتَنَا وَ عَفَوْتَ عَنَّا۔

"یا اللہ! اس (رمضان) کو ہم پر امن، ایمان، سلامتی، اسلام، بہت ساری عافیت، بیماریوں سے نجات، نماز، روزہ اور تلاوت قرآن پر مدد کے ساتھ داخل فرمائیے۔

یا اللہ! ہمیں رمضان کے لئے سلامت رکھیے اور رمضان کو ہمارے لئے اور اس کو ہم سے صحیح سالم اس طرح لے جائیے کہ جب رمضان جائے تو آپ ہمیں معاف فرما چکے ہوں، اور ہم پر رحمت اتار چکے ہوں اور ہم سے درگذر فرما چکے ہوں۔"

(آپ ﷺ استقبال رمضان کے وقت یہ دعاء فرماتے تھے)

[كنز العمال ـ حديث رقم:۲۴۲۸۸ ، ناشر:مؤسسة الرسالة ، بيروت]

جس کا مال نہ بڑھتا ہو

(۳۵) بِسْمِ اللّٰهِ عَلٰى أَهْلِي وَ مَالِي، اَللّٰهُمَّ رَضِّنِي بِمَا قَضَيْتَ وَ عَافِنِي بِمَا أَبْقَيْتَ حَتّٰى لَا أُحِبَّ تَعْجِيلَ مَا أَخَّرْتَ وَلَا تَأْخِيرَ مَا عَجَّلْتَ۔

''بسم اللہ میرے اہل واولاد اور مال پر، یا اللہ! مجھے اپنے فیصلوں پر راضی رہنے کی توفیق عطاء فرما دیجیے اور مجھے عافیت عطاء فرمائیے اس چیز کے ساتھ جو آپ نے بچا رکھی ہے، یہاں تک کہ میں کسی ایسی چیز کی جلدی کو پسند نہ کروں جسے آپ نے مؤخر کر رکھا ہے اور نہ ہی اس چیز کی تاخیر چاہوں جس کا جلدی ہونا آپ نے طے کر رکھا ہے۔''

(ایک صاحب نے مال نہ بڑھنے کی شکایت کی تو ان کو مال میں برکت کا یہ نسخہ عنایت فرمایا)

[کنز العمال ،حدیث رقم:۹۳۲۴ ، ناشر:مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت]

نفس کے شر سے عافیت

﴿۳۶﴾ اَللّٰھُمَّ اَلْھِمْنِیْ رُشْدِیْ وَعَافِنِیْ مِنْ شَرِّ نَفْسِیْ۔

''یا اللہ! مجھے میری ہدایت الہام فرما دیجئے اور میرے نفس کے شر سے مجھے عافیت نصیب فرما دیجئے۔''

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعاء بطور انعام واکرام ایک نومسلم صحابی کو سکھائی)

[الاسماء و الصفات للبیھقي۔حدیث رقم: ۹۰۲ ، ناشر: دار الشھداء]

عافیت کا حسن وجمال

﴿۳۷﴾ اَللّٰھُمَّ اَغْنِنِیْ بِالْعِلْمِ وَزَیِّنِّیْ بِالْحِلْمِ وَاَکْرِمْنِیْ بِالتَّقْوٰی وَجَمِّلْنِیْ بِالْعَافِیَۃِ۔

''یا اللہ! مجھے علم کی دولت، حلم کی زینت، تقویٰ کی عزت اور عافیت کا جمال عطاء فرما دیجیے۔''[کنز العمال۔حدیث رقم:۳۶۶۳ ، ناشر:مؤسسۃ الرسالۃ ، بیروت]

عافیت اور حسنِ خاتمہ

﴿۳۸﴾ اَللّٰھُمَّ عَافِنِیْ فِیْ قُدْرَتِكَ وَ اَدْخِلْنِیْ فِیْ رَحْمَتِكَ وَاقْضِ أَجَلِیْ فِیْ طَاعَتِكَ وَاخْتِمْ لِیْ بِخَیْرِ عَمَلِیْ وَاجْعَلْ ثَوَابَهُ الْجَنَّةَ۔

''یا اللہ! مجھے اپنی قدرت سے عافیت عطاء فرما دیجئے اور میری عمر اپنی اطاعت میں پوری فرمایئے اور میرا خاتمہ اچھے عمل پر فرمایئے اور اس کا ثواب جنت بنا دیجیے۔''

[کنز العمال ـ حدیث رقم: ۳۶۶۲ ، ناشر: مؤسسة الرسالة ، بیروت]

شہادت ...... وہ بھی آسانی اور عافیت کے ساتھ

﴿۳۹﴾ اَللّٰھُمَّ ارْزُقْنِیْ شَهَادَةً مِنْكَ فِیْ یُسْرٍ وَّ عَافِیَةٍ۔

''یا اللہ! مجھے آسانی اور عافیت کے ساتھ اپنی طرف سے ''شہادت'' نصیب فرمایئے۔''

[الفردوس بمأثور الخطاب للدیلمی ـ حدیث رقم: ۱۹۰۹ ، ناشر: دار الکتب العلمیة ، بیروت]

بہت جامع، مفید اور والہانہ دعاء

﴿۴۰﴾ اَللّٰھُمَّ اسْتُرْنِیْ بِالْعَافِیَةِ فِی الدُّنْیَا وَالْاٰخِرَةِ۔

''یا اللہ! مجھے دنیا و آخرت میں عافیت سے ڈھانپ لیجیے۔''

[الفردوس بمأثور الخطاب للدیلمی ـ حدیث رقم: ۱۹۰۳ ، ناشر: دار الکتب العلمیه ، بیروت]

مکمل عافیت ہمیشہ عافیت

﴿۴۱﴾ اَللّٰھُمَّ إِنِّیْ أَسْأَلُكَ إِیْمَانًا دَائِمًا وَّأَسْأَلُكَ قَلْبًا خَاشِعًا وَّأَسْأَلُكَ عِلْمًا نَافِعًا وَّ أَسْأَلُكَ یَقِیْنًا صَادِقًا وَّأَسْأَلُكَ دِیْنًا قَیِّمًا وَّأَسْأَلُكَ الْعَافِیَةَ مِنْ كُلِّ بَلِیَّةٍ وَّ

أَسْأَلُكَ تَمَامَ الْعَافِيَةِ وَ أَسْأَلُكَ دَوَامَ الْعَافِيَةِ وَ أَسْأَلُكَ الشُّكْرَ عَلَى الْعَافِيَةِ وَ أَسْأَلُكَ الْغِنٰى عَنِ النَّاسِ۔

''یا اللہ! میں آپ سے ہمیشہ رہنے والے ایمان کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے خشوع والے دل کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے علم نافع کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے سچے یقین کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے سیدھے دین کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے ہر بلا سے عافیت کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے مکمل عافیت کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے دائمی عافیت کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے عافیت پر شکر کا سوال کرتا ہوں، اور آپ سے لوگوں سے مستغنی رہنے کا سوال کرتا ہوں۔''

[نوادر الأصول ۔ ج:۳ ۔ص:۴۱ ، ناشر:دار الجیل ، بیروت]

کھانا نقصان نہ دے

﴿۴۲﴾ بِسْمِ اللهِ خَيْرِ الْأَسْمَاءِ، لِلّٰهِ مَا فِي الْأَرْضِ وَفِي السَّمَاءِ، لَا يَضُرُّ مَعَ اسْمِهٖ دَاءٌ، اَللّٰهُمَّ اجْعَلْ فِيْهِ بَرَكَةً وَّعَافِيَةً وَّشِفَاءً۔

''اللہ تعالیٰ کے نام کے ساتھ شروع کرتا ہوں جو سب سے بہترین نام ہے، زمین اور آسمان میں جو کچھ بھی ہے وہ اللہ تعالیٰ ہی کا ہے، اس کے نام کے ساتھ کوئی بیماری نقصان نہیں دیتی، یا اللہ! اس میں برکت، عافیت اور شفاء رکھ دیجئے۔''

(کھانے سے پہلے جو یہ دعاء پڑھ لے اسے وہ کھانا ہرگز نقصان نہ دے گا)

[مصنف ابن ابی شیبہ ،حدیث رقم:۲۴۹۸۸ ۔ ناشر: مکتبۃ القبلۃ ،جدہ]

لیلۃ القدر میں بھی عافیت کا سوال

(۴۳) أَسْأَلُ اللهَ الْعَفْوَ وَالْعَافِيَةَ۔

’’میں اللہ تعالیٰ سے معافی اور عافیت کا سوال کرتا ہوں۔‘‘

(حضور صلی اللہ علیہ وآلہٖ وسلم نے لیلۃ القدر میں پڑھنے کے لیے یہ دعاء بھی ارشاد فرمائی)

[مصنف ابن ابی شیبہ ،حدیث رقم:۲۹۱۸۹ ، ناشر: مکتبۃ الرشد ، الریاض]

خیر کے ساتھ عافیت بھی مانگو

(۴۴) اَللّٰهُمَّ خِرْ لِيْ بِرَحْمَتِكَ وَ عَافِيَتِكَ. اَللّٰهُمَّ اقْضِ لِيْ بِالْحُسْنٰى فِيْ يُسْرٍ مِّنْكَ وَ عَافِيَةٍ۔

’’یا اللہ! میرے لئے اپنی رحمت اور عافیت کے ساتھ خیر والی صورت مقدر فرما دیجئے، یا اللہ! میرے لئے اپنی طرف سے آسانی اور عافیت میں اچھائی کا فیصلہ فرما دیجئے۔‘‘

(استخارہ کی دعاء میں خیر کے ساتھ عافیت کا بھی سوال کریں، کیونکہ خیر کی بعض صورتیں انسان کے لئے بھاری بھی ہوتی ہیں)

[شعب الایمان۔حدیث رقم:۲۰۱ ، ناشر:مکتبۃ الرشد ،ریاض]

باب

۱۲۰

ترغیبِ عافیت

دعاءِ عافیت کا اہتمام کرنے والوں کے بعض سچے قصے

اپنے زمانے کے واقعات

حضرت مولانا مفتی محمد ابراہیم صاحب صادق آبادی مدظلہ العالی نے "دعائے عافیت" پر ایک وقیع رسالہ رقم فرمایا ہے...... اس رسالہ میں انہوں نے دعاء عافیت کے بارے میں اپنے بعض تجربات اور اپنے متعلقین کے بعض قصے بھی تحریر کیے ہیں...... قصص، واقعات اور تجربات کا تذکرہ عمل کی دعوت کو مؤثر بنا دیتا ہے۔

ملاحظہ فرمایئے:

حضرت مفتی صاحب مدظلہ کے قلم سے

"دعائے عافیت" کی ترغیب پر مشتمل بعض واقعات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْ أَسْأَلُكَ صِحَّۃً فِیْ اِیْمَانٍ وَاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَ نَجَاحًا یَّتْبَعُہٗ فَلَاحٌ وَرَحْمَۃً مِّنْكَ وَ عَافِیَۃً وَّ مَغْفِرَۃً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔

’’یا اللہ! میں مانگتا ہوں آپ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ اور کامیابی جس کے پیچھے فلاح بھی ہو اور رحمت آپ کی طرف سے اور عافیت اور مغفرت آپ کی طرف سے اور (آپ کی) رضاء۔‘‘

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعاء اپنے ایک محبوب صحابی کو بطور تحفہ عطاء فرمائی اور رات دن اس کے مانگنے کی تاکید فرمائی)

[مستدرک حاکم ۔ حدیث رقم:۱۹۱۹، ناشر: دار الکتب العلمیۃ - بیروت]

دس واقعات

موجودہ دور فتنوں کا دور ہے، آفات اور حادثات کا دور ہے، چنانچہ کوئی دن خالی نہیں جاتا جس میں کسی المناک حادثہ کی خبر نہ آئے، اِن پُر آشوب حالات میں دُعاءِ عافیت کی اہمیت درجہا بڑھ جاتی ہے۔ لہٰذا ہر مسلمان کو چاہیے کہ صبح وشام اللہ تعالیٰ سے عافیت اور سلامتی مانگے، اپنے لئے بھی اور اپنے اہل وعیال کے لئے بھی۔ دعاء عافیت ہر مسلمان کی اولین ضرورت ہے، کوئی مسلمان اس سے غافل نہ ہو۔

بندہ نے کچھ عرصہ سے اپنے اَحباب و متعلقین میں دعاءِ عافیت کی مہم چلا رکھی ہے، بحمد اللہ تعالیٰ اپنے گھر میں معصوم بچوں سمیت تمام اَفرادِ خانہ کو اس کا پابند کیا، مدرسہ میں بھی تمام اَساتذہ اور طلبہ کو دعاء یاد کرائی، پھر دیگر اَحباب کو راغب کیا، مختلف مدارس اور مساجد میں جا کر اس کی حقیقت واہمیت اجاگر کی، اس کی برکت سے ہزاروں مسلمانوں کی زبان پر دعاء عافیت جاری ہے، فالحمد للہ علی ذالک۔ بڑی تعداد میں مسلمان مرد، عورتیں اور بچے دعاء عافیت پڑھ رہے ہیں اور اس کے بیش بہا ثمرات وبرکات سے جھولیاں بھر رہے ہیں، مناسب معلوم ہوتا ہے کہ ان خوش نصیب لوگوں کے چند واقعات درج کئے جائیں۔

(۱) ہمارے ایک مخلص ساتھی بھائی حبیب الرحمٰن وڑائچ کا بیان ہے کہ میں موٹر سائیکل پر سوار جا رہا تھا۔ سامنے ہائی ایس گاڑی پوری رفتار سے آ رہی تھی اس نے مجھے ٹکر مار دی، میں موٹر سائیکل سمیت سڑک سے دور جا گرا، قرب وجوار کے لوگ یہ سوچ کر کہ شاید یہ شخص حادثہ میں جاں بحق ہو گیا ہے سڑک کی طرف دوڑے، لیکن ان کے پہنچنے سے پہلے ہی میں اُٹھ بیٹھا،

موٹر سائیکل اُٹھائی، اسے سٹارٹ کیا اور منزل کی جانب رواں دواں ہو گیا، وہ لوگ یہ منظر دیکھ کر ششدر رہ گئے کہ ہم جسے مُردہ سمجھ رہے تھے، وہ اُٹھ کر ایسی پھرتی دِکھا رہا ہے۔ بندہ نے پوچھا: چلنے سے پہلے دعاءِ عافیت پڑھی تھی؟ بولے: الحمد للہ پڑھی تھی اور صبح وشام پابندی سے پڑھتا ہوں۔

۲ ہمارے دیرینہ دوست چوہدری سجاد حسین صاحب بیان کرتے ہیں:

مجھے صادق آباد سے فیصل آباد جانا تھا، روانگی کے وقت ڈرائیور کو ہدایت کی کہ گاڑی پر بچے بھی سوار ہیں، اس لئے گاڑی اِحتیاط سے چلائے، اس نے پوری احتیاط کی، لیکن تقدیر کا لکھا کون ٹال سکتا ہے؟ بہاولپور کے قریب پہنچ کر المناک حادثہ پیش آ گیا، کار ٹرالر سے ٹکرا گئی اور اس کا اگلا حصہ تباہ ہو گیا، لیکن میں بحمد اللہ تعالیٰ معجزانہ طور پر بالکل محفوظ رہا، خراش تک نہ آئی، باوجودیکہ ڈرائیور کے ساتھ اگلی سیٹ پر بیٹھا تھا، اہلیہ پیچھے بیٹھی تھیں وہ بھی بالکل محفوظ رہیں، کمسن بچہ ان کی گود میں سویا ہوا تھا، وہ بدستور سویا رہا، اسے پتہ ہی نہیں چلا کہ اتنا بڑا حادثہ ہو گیا۔ بندہ نے پوچھا: دعاءِ عافیت پڑھی تھی؟ کہنے لگے: آپ نے تو صبح شام پڑھنے کا کہا تھا، لیکن مجھے اس دعاء سے ایسا عشق ہو گیا کہ اسے ہر نماز کے بعد پڑھتا ہوں، مزید میں نے نیٹ پر اس کی تبلیغ شروع کر رکھی ہے، لوگوں کو بتاتا ہوں کہ اتنی اہم اور بابرکت دعاء ہے، ہر مسلمان صبح وشام پڑھنے کا اِہتمام کرے۔

۳ ایک دن بندہ حسب معمول اپنی مسجد میں بیٹھا تھا، ایک نوجوان دعاءِ عافیت کا پرچہ ہاتھ میں لئے ہوئے مسجد میں داخل ہوا اور سلام کے بعد جھک کر بڑی نیازمندی سے بولا: حضور! میں آپ کا شکریہ ادا کرنے آیا ہوں۔ میں نے تعجب سے کہا: کس بات کا شکریہ؟ بولا: بات یہ ہے کہ میں نے کل جمعہ آپ کے پیچھے پڑھا تھا، جمعہ کے بعد یہ پرچہ آپ اپنے آئے ہوئے مہمان دوستوں کو دے رہے تھے، میں ان کے ساتھ ہی بیٹھا تھا، مجھے بھی آپ نے یہ پرچہ

دے دیا، دعاءِ عافیت پڑھ کر میں قریبی شہر رحیم یار خان گیا، وہاں سے موٹر سائیکل پر سوار ہو کر واپس آ رہا تھا کہ مجھ سے آگے دو ہائی ایس گاڑیاں سڑک پر رواں دواں تھیں، میں نے یہ سوچ کر اپنی سواری کی رفتار تیز کر دی کہ ان گاڑیوں سے آگے نکل جاؤں، لیکن جب ایک گاڑی سے آگے نکلا تو یہ دیکھ کر گھبرا گیا کہ اس کا انجن ناکارہ ہے اور وہ دوسری گاڑی سے جڑی ہوئی ہے، دوسری گاڑی پوری رفتار میں تھی، میں بُری طرح پھنس گیا، بہت کوشش کی کہ دوسری گاڑی سے بھی نکل جاؤں لیکن بے سود، آخر پچھلی گاڑی موٹر سائیکل پر چڑھ گئی، بظاہر میرے بچنے کا کوئی اِمکان نہ تھا لیکن ''جسے اللہ رکھے اسے کون چکھے'' کے مصداق میں بالکل محفوظ رہا، گاڑی نے جوں ہی آ کر ٹکر ماری میں روڈ کے کنارے پر جا گرا، بلکہ یوں لگا جیسے کسی غیبی ہاتھ نے اُتار کر آہستہ سے نیچے ڈال دیا، گاڑی موٹر سائیکل کے اوپر سے گزر گئی اور میرا بال بال محفوظ رہا۔ نوجوان کہنے لگا: دعاءِ عافیت کی یہ تازہ کرامت میرے سامنے ظاہر ہوئی، سوچا آپ کو بھی اس سے آگاہ کر دوں۔

۴ بندہ کے برادرِ خرد مفتی محمد صدیق صاحب کا واقعہ بھی اس سے ملتا جلتا ہے، بقول ان کے ہم چار آدمی موٹر سائیکل پر سوار جا رہے تھے، تازہ بارش کے سبب سڑکیں بھیگی ہوئی تھیں، موٹر سائیکل کے آگے ٹریکٹر جا رہا تھا، ہم نے رفتار تیز کی کہ ٹریکٹر سے آگے نکل جائیں، لیکن جونہی ٹریکٹر سے آگے نکلے موٹر سائیکل ایک دم سلپ ہو گئی اور چاروں سوار دھڑام سے نیچے گر گئے، بالخصوص میرے چھوٹے بیٹے حافظ اُسامہ المناک حادثہ سے دوچار ہوئے، ٹریکٹر چونکہ ساتھ ساتھ آ رہا تھا اس لئے اسامہ عین اس کے اگلے ٹائروں کے درمیان میں گرا اور گرتے ہی زوردار چیخ ماری، میں یہ سوچ کر کہ شاید بچہ شہید ہو گیا، جلدی سے اُٹھا اور بچے کو اُٹھایا تو وہ بالکل محفوظ تھا، باقی ساتھی بھی اُٹھے، غرض چاروں میں سے کسی کو کوئی چوٹ نہ آئی، بھائی صاحب کے بقول یہ دعاءِ عافیت کی برکت تھی، جسے ہم چاروں ساتھی پڑھ کر سوار

ہوئے تھے ورنہ (قسم کھا کر کہنے لگے) میرے حساب سے حادثہ ہو چکا تھا۔

⑤ بھائی صدیق کے بڑے بیٹے حافظ محمد سعد مجھے موٹر سائیکل پر رحیم یار خان چھوڑ کر واپس ہوئے، ابھی شہر سے نکلے بھی نہ تھے کہ سامنے سے موٹر سائیکل سوار دونو جوان یک دم آ کر ان کی موٹر سائیکل سے ٹکرا گئے، دونوں گاڑیاں سواروں سمیت بری طرح گر گئیں، حافظ سعد کے بقول میں نے تھوڑی دیر پہلے دُعاءِ عافیت پڑھ لی تھی، الحمد للہ خود بھی محفوظ رہا، موٹر سائیکل بھی بچ گئی، دوسرے فریق کی موٹر سائیکل ٹوٹ پھوٹ گئی، وہ خود بھی بے ہوش پڑے تھے، لوگ اُٹھا کر لے گئے، نامعلوم بے چاروں کا کیا بنا؟

⑥ ہمارے شہر صادق آباد کی ایک جامع مسجد کے امام وخطیب مولانا محمد شفیع اللہ صاحب نے بندہ کو بتایا کہ آپ نے کچھ عرصہ پیشتر مجھے دعاءِ عافیت کا پرچہ دیا تھا اور تاکید کی تھی کہ یہ دعاء بلا ناغہ صبح وشام پڑھتے رہیے، الحمد للہ میں بلا ناغہ پڑھتا ہوں، مزید میں نے اپنی ہمشیرہ صاحبہ کو بھی یاد کرا دی، وہ بھی پابندی سے پڑھتی ہیں، دعاء عافیت کی کرامت یہ دیکھی کہ میرا کمسن بچہ ایک دن گھر سے نکل کر قریب کی سڑک کے کنارے کھڑا تھا، موٹر سائیکل سوار بالکل پاس سے گذرا، بچہ حادثہ سے محفوظ رہا لیکن اس کا کپڑا موٹر سائیکل کو چھو کر اس سے اُلجھ گیا، اس لئے کافی دور تک وہ بچے کو گھسیٹتا ہوا لے گیا، جب اس نے بریک لگا کر گاڑی روکی تو بچہ یکدم گاڑی کے سامنے آ گیا، اس نے عجلت میں گاڑی بچے کے اوپر سے گذار دی، میں یہ سمجھ کر کہ شاید بچہ شہید ہو گیا، اس کے پیچھے بھاگا، جا کر بچے کو اُٹھایا تو قدرت کا کرشمہ دیکھ کر دنگ رہ گیا کہ بچے کے کپڑے تو تار تار ہو گئے لیکن بچے کو خراش تک نہ آئی فللہ الحمد والمنۃ۔

میری ہمشیرہ صاحبہ بچوں سمیت مکان کے بالائی حصہ پر رہائش رکھتی ہیں، ان کا معصوم بچہ تین بار سیڑھیوں سے نیچے گرا، ہر بار اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی، ہمسائی خاتون (جو سکول ٹیچر ہیں) یہ منظر دیکھ کر حیران رہ گئیں اور چیخ کر بولیں: یہ سیڑھیاں تو ایسی خطرناک ہیں کہ ان

سے دو بچے گر کر فوت ہو چکے ہیں، لیکن تمہارا بچہ بار بار گرتا ہے اور اسے کچھ بھی نہیں ہوتا، تم مولوی لوگ کیا پڑھتے ہو؟

⑦ اس کے کچھ عرصہ بعد مولانا کے ساتھ دوسرا واقعہ پیش آیا جو پہلے سے بھی عجیب تر ہے، وہ یہ کہ مولانا گھر سے باہر بیٹھنے کے لئے بنچ لگوا رہے تھے، بچے ارد گرد کھڑے دیکھ رہے تھے، اسی دوران ایک تیز رفتار کار گذری، جو ڈرائیور نے مولانا کے دو سالہ بچے پر چڑھا دی، دیکھنے والے یہی سمجھے کہ بچہ گاڑی کے نیچے آ کر بُری طرح رندھ گیا، بچنے کا دور دور تک کوئی امکان نہیں، لیکن اللہ کی شان! کار گزرتے ہی بچہ صحیح سالم اُٹھ کر کھڑا ہو گیا اور چل پڑا، دیکھنے والے دنگ رہ گئے، مولانا کے بقول پہلے وہ دعاءِ عافیت صبح وشام پڑھتے تھے، اب ہر نماز کے بعد پڑھتے ہیں۔

⑧ مکۃ المکرمہ میں مقیم ہمارے مخلص دوست قاری محمد اسلم صاحب بزرگوں کی یادگار ہیں، بندہ نے دوران ملاقات دعاءِ عافیت کے چند پرچے ان کی خدمت میں پیش کئے اور گزارش کی کہ اپنے متعلقین میں سے کسی سے کہہ کر اس کی مزید کاپیاں کروا لیجئے اور اپنے مدرسہ کے اَساتذہ اور طلبہ میں تقسیم کیجئے، فرمانے لگے: درست ہے، میں مزید ایک ہزار پرچے چھپوا لیتا ہوں، تمام احباب میں تقسیم کر دوں گا، بندہ نے دعاءِ عافیت کی اہمیت جتلانے کے لیے چند واقعات بھی بیان کر دیئے، انہیں سن کر فرمانے لگے: آپ کے یہ واقعات تو تازہ ہوں گے، میرا واقعہ بیس سال پُرانا ہے، وہ بھی سن لیجئے، میرے شیخ حاجی محمد فاروق صاحب رحمہ اللہ تعالیٰ نے بیس سال پہلے سکھر کی ایک مسجد میں میری تقرری کر دی، میں اس میں نماز پڑھاتا تھا، مقتدی بہت خوش تھے، بڑا احترام کرتے، اسی دوران مخالف فریق کے ایک شخص نے میرے خلاف اشتہار چھپوا کر محلہ میں تقسیم کر دیئے، جس میں بے جا اِلزام تراشی کی گئی، حقیقت سے بے خبر کئی لوگ اسے پڑھ کر میرے خلاف مشتعل ہو گئے، انہی دنوں رات کو

عشاء کے بعد میرے ایک مہربان ساتھی نے فون پر مجھے اطلاع کی کہ آپ کے مخالفین میں سے کئی بااثر لوگ یہاں ایک گھر میں جمع ہیں، ان کا اجلاس ہوا ہے اور ابھی تھوڑی دیر بعد یہ مسجد میں آنے والے ہیں آپ کو مارنے کے لئے، میں سوچ میں پڑ گیا کہ رات کو مسجد چھوڑ کر میں کہاں جاؤں؟ آخر اللہ تعالیٰ کے بھروسے پر مسجد میں ہی بیٹھا رہا اور دُعاءِ عافیت مسلسل پڑھتا رہا، کچھ دیر بعد کسی نے دستک دی، میں نے اُٹھ کر مسجد کا دروازہ کھولا، اہل محلہ کی ایک پوری جماعت اندر داخل ہوگئی، ان کے تیور دیکھ کر مجھے اندازہ ہوگیا کہ غصے میں بھرے ہوئے ہیں، اندر آتے ہی انہوں نے اِشتہار میرے سامنے رکھ دیا اور بولے: اسے پڑھو، میں نے کہا: پڑھ چکا ہوں، آپ لوگ غصہ تھوک دیں اور یہ شرعی اُصول مدنظر رکھیں کہ بلاثبوت کسی اِنسان پر الزام لگانا جائز نہیں، آپ پہلے اس شخص کا نام ظاہر کریں جس نے یہ اشتہار شائع کیا ہے۔ یہ سن کر انہوں نے غور سے دیکھا تو اِشتہار کے نیچے کسی کا نام نہیں لکھا تھا، بلکہ لکھا تھا: ایک بندۂ خدا، وہ آپس میں کہنے لگے: بھائی یہ کیا بات ہوئی؟ دنیا میں تو بسنے والے سارے انسان خدا کے بندے ہیں، آخر اس شخص نے اپنا نام کیوں نہیں ظاہر کیا؟ ہو نہ ہو سب اسی کی شرارت ہے، القصہ جیسے آئے تھے سب کے سب ویسے ہی اُٹھ کر چلے گئے، کسی نے مجھ پر اُنگلی تک نہ اُٹھائی (میں دعاءِ عافیت کی تاثیر و برکت بیس سال پہلے دیکھ چکا ہوں)

۹ ہمارے دوست حاجی امیر احمد جان صاحب کا بیان ہے کہ میں مغرب کے بعد اندھیرے میں موٹر سائیکل پر جا رہا تھا، آگے سے ایک دم ٹریکٹر آ گیا جس کی بتیاں بھی فیل تھیں، الحمدللہ میں دعاء عافیت پڑھ کر نکلا تھا، جس کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے حفاظت فرمائی اور میں بال بال بچ گیا، دوسرے دن بھی مغرب کے بعد ہی نکلا، دعاءِ عافیت یہ سوچ کر چھوڑ دی کہ آگے نکل کر پڑھ لوں گا، لیکن اس سے پہلے ہی خوفناک حادثہ پیش آ گیا، اندھیرے میں موٹر

سائیکل پر سوار جا رہا تھا کہ سامنے سے دوسری موٹر سائیکل آ گئی جس کی بتیاں فیل تھیں، دونوں گاڑیاں ٹکرا گئیں، مجھے شدید چوٹیں آئیں، مقامی ڈاکٹروں نے جواب دے دیا، علاج کے لئے مجھے کراچی کے ایک بڑے ہسپتال لے جایا گیا، کئی دن زیر علاج رہا، زخموں کی تکلیف سے تڑپتا رہا، ڈاکٹروں کی فیس، علاج کے بھاری مصارف اس پر مستزاد، کئی ماہ بعد جا کر طبیعت سنبھلی اور کام کاج کے قابل ہوا، اس عرصہ علاج میں رہ رہ کر یہ خیال آتا رہا کہ کاش بر وقت دعاءِ عافیت پڑھ کر حصار باندھ لیتا۔

۱۰ صبح و شام مسنون دعاؤں بالخصوص دعاء عافیت کا اہتمام الحمدللہ بندہ کا دائمی معمول ہے، جس کا کبھی ناغہ نہیں ہوتا، گھر میں بھی چھوٹے بڑے سب افراد دعاء عافیت کی پابندی کرتے ہیں، اس کا نتیجہ ہے کہ زندگی میں قدم قدم پر اللہ تعالیٰ کے لطف و کرم اور حفاظت و نگہبانی کا مشاہدہ ہوتا رہتا ہے، بارہا ایسا ہوا کہ سر پر آئی آفت ٹل گئی اور موت کے منہ میں پہنچ کر نکل آیا، واقعات یہاں درج نہیں کرتا، رہائش عمارت کی بالائی منزل پر ہے، میرا چھوٹا بچہ (محمد معوذ) بارہا مکان کی سیڑھیوں سے نیچے گرا، لیکن ہر بار اللہ تعالیٰ نے کرم فرمایا اور بچہ معجزانہ طور پر محفوظ رہا، ابھی تازہ واقعہ ہے کہ یہ معصوم چھت سے نیچے گرا اور بالکل محفوظ رہا، دیکھنے والے انگشت بدنداں دیکھتے رہ گئے۔

بسم الله الرحمن الرحيم

واعف عنا واغفر لنا وارحمنا

باب

اہلِ علم کے لئے

عفو، عافیت اور مُعافاۃ...

کے معانی، وسعت اور گہرائیوں کو سمجھنے کے لئے

حضرات شراحِ حدیث کی کچھ اہم عبارات

بسم اللہ الرحمن الرحیم

اَللّٰھُمَّ اِنِّیْٓ اَسْأَلُكَ صِحَّةً فِیْٓ اِیْمَانٍ وَّاِیْمَانًا فِیْ حُسْنِ خُلُقٍ وَّ نَجَاحًا یَّتْبَعُهٗ فَلَاحٌ وَّرَحْمَةً مِّنْكَ وَعَافِیَةً وَّمَغْفِرَةً مِّنْكَ وَرِضْوَانًا۔

''یا اللہ! میں مانگتا ہوں آپ سے تندرستی ایمان کے ساتھ اور ایمان حسن اخلاق کے ساتھ اور کامیابی جس کے پیچھے فلاح بھی ہو اور رحمت آپ کی طرف سے اور عافیت اور مغفرت آپ کی طرف سے اور (آپ کی) رضاء۔''

(آپ صلی اللہ علیہ وآلہ وسلم نے یہ دعاء اپنے ایک محبوب صحابی کو بطور تحفہ عطاء فرمائی اور رات دن اس کے مانگنے کی تاکید فرمائی)

[مستدرک حاکم۔حدیث رقم:۱۹۱۹، ناشر: دار الکتب العلمیة-بیروت]

اہل علم کے لئے

● العفو محو الذنب، و معنى العافية السلامة عن الأسقام و البلايا، فاستغنى عن ذكر العفو بها لشمولها، يؤيده قوله فى الحديث الثالث: فإذا أعطيت العافية فقد أفلحت. و بكاؤه صلى الله عليه وسلم لما علم وقوع أمته فى الفتن و غلبة الشهوة عليهم و حرصهم على جمع المال و الجاه، أمرهم أن يلتجئوا إلى الله و يسألوا العفو و العافية من الله تعالى.

قوله: و المعافاة هى أن يعافيك الله تعالى من الناس و يعافيهم منك، أى يغنيك عنهم و يغنيهم عنك، و يصرف أذاهم عنك وأذاك عنهم. و قيل: هى مفاعلة من العفو و هو أن يعفو عن الناس و يعفو هم عنه.

[شرح الطيبي على مشكو ة المصابيح ،حديث رقم: ۲۴۹۰ ناشر: مكتبة نزار مصطفى الباز مكة المكرمة]

○ قَوْلُهُ سَلْ رَبَّكَ الْعَافِيَةَ وَالْمُعَافَاةَ. قَالَ الْجَزَرِيُّ فِي النِّهَايَةِ: " الْعَافِيَةُ أَنْ تَسْلَمَ مِنَ الْأَسْقَامِ وَ الْبَلَايَا وَهِيَ الصِّحَّةُ وَضِدُّ الْمَرَضِ۔ "

[تحفة الاحوذي بشرح جامع الترمذي ۔ ج:۹ ،ص:۴۹۴ ،ناشر: داردار الفكر ، بيروت]

○ قوله: سل ربك العافية والمعافاة يعنى أن الدعاء بالعافية أفضل

من غيره من الأدعية لاشتماله على جلب كل نفع و دفع كل ضر، و قد تقدم كلام صاحب الصحاح و صاحب القاموس فى بيان معنى العافية و المعافاة۔ و قال الجزرى فى النهاية: "العافية أن تسلم من الأسقام و البلايا و هى الصحة و ضد المرض۔ و المعافاة هى أن يعافيك الله من الناس و يعافيهم منك أى: يغنيك عنهم، و يغنيهم عنك و يصرف أذاهم عنك و أذاك عنهم. و قيل: هى مفاعلة من العفو و هو أن يعفو عن الناس و يعفوهم عنه-" انتهى. و قال فى اللمعات: "أراد بالعافية السلامة عن جميع الآفات الظاهرة و الباطنة و يدخل فيه الإيمان و لذلك سمى هذا الدعاء أفضل، و المعافاة مفاعلة من العافية. فالمعنى أن يعافيك الله عن الناس بصرف عنك أذاهم و أذاك عنهم، و قيل: مفاعلة من العفو يعنى عفوك عنهم و عفوهم عنك و المآل واحد۔"

[مرعاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح۔ حديث رقم ۲۵۱۴ ،ناشر: إدارة البحوث الاسلاميه بنارس الهند]

● العافية و المعافاة أراد بالعافية السلامة عن جميع الآفات الظاهرة و الباطنة، و يدخل فيه الإيمان، فلذلك سمى هذا الدعاء أفضل، و المعافاة مفاعلة من العافية فالمعافاة أن يعافيك الله عن الناس بصرف أذاهم عنك و أذاك عنهم۔ و قيل: مفاعلة من العفو، يعنى: عفوك عنهم و عفوهم عنك، و المآل واحد.

[لمعات التنقيح في شرح مشكوة المصابيح۔ ج:۵ ، ص:۲۵۵ناشر: دار النوادر ، دمشق]

○ قوله: و ما سُئِلَ الله شيئًا - يعنى: أحبَّ إليه - مِن أن يُسأَلَ العافيةَ "العافية" و "المعافاة" جاء فى اللغة: أن معناهما دفعُ العَفاءِ، و هو الهلاكُ، و المعنى اللائق بالعافية هنا: أن يكون للرجل كفافٌ من القوت و صحةُ البدن و اشتغالُهُ بأمر دينه و تركُهُ ما لا ضرورةَ له فيه و لا خيرَ له فيه.

يعنى: أحب شىء سأل العبدُ ربَّه و هو أن يسأله أن يُيسِّر له أمرَ دينه و يعطيه الكفاف و الصحة و لا يسأل المالَ الكثيرَ و الجيشَ و الأتباعَ و الحكمَ و غير ذلك من الفضول.

[المفاتيح في شرح المصابيح - ج:۳، ص:۱۲۶ - ناشر: ادارة الثقافة الاسلاميه]

○ قال الزمخشرى:............ المعافاة أن يعفو الرجل عن الناس و أن يعفوا عنه فلا يكون يوم القيامة قصاص، و هى مفاعلة من العفو - و قيل هى أن يعافيك الله من الناس و يعافيهم منك۔

[فيض القدير شرح الجامع الصغير - رقم: ۱۲۵۱ ، ناشر: دار الكتب العلميه - بيروت]

● وَعَنْ أَبِي بَكْرٍ رَضِيَ اللّٰهُ عَنْهُ - قَالَ: قَامَ رَسُولُ اللّٰهِ - صَلَّى اللّٰهُ عَلَيْهِ وَسَلَّمَ - عَلَى الْمِنْبَرِ ثُمَّ بَكَى قِيلَ: إِنَّمَا بَكَى لِأَنَّهُ عَلِمَ وُقُوعَ أُمَّتِهِ فِي الْفِتَنِ وَ غَلَبَةِ الشَّهْوَةِ وَ الْحِرْصِ عَلَى جَمْعِ الْمَالِ وَ تَحْصِيلِ الْجَاهِ فَأَمَرَهُمْ بِطَلَبِ الْعَفْوِ وَ الْعَافِيَةِ لِيَعْصِمَهُمْ مِنَ الْفِتَنِ فَقَالَ سَلُوا اللّٰهَ الْعَفْوَ أَيْ مَحْوَ الذُّنُوبِ وَ سَتْرَ الْعُيُوبِ، وَ الْعَافِيَةَ قِيلَ هُوَ أَنْ يُعَافِيَكَ اللّٰهُ مِنَ النَّاسِ وَ يُعَافِيَهُمْ مِنْكَ، وَ قِيلَ أَنْ تَعْفُوَ عَنْهُمْ وَ يَعْفُوا عَنْكَ وَ الْأَظْهَرُ أَنَّ مَعْنَاهُ السَّلَامَةُ فِي الدِّينِ مِنَ

الْفِتْنَةِ وَفِي الْبَدَنِ مِنْ سَيِّئِ الْأَسْقَامِ وَ شِدَّةِ الْمِحْنَةِ وَ أَمَّا الَّذِي ذَكَرُوهُ فَإِنَّمَا هُوَ مَعْنَى الْمُعَافَاةِ كَمَا لَا يَخْفَى۔

[مرقاة المفاتيح شرح مشكوة المصابيح ۔رقم: ۲۴۸۹ ۔ ناشر:دار الکتب العلمیہ ۔بیروت]

● سل الله العفو أى الفضل و النماء من عفو الشىء كثرته و نماؤه و منه: "حَتّٰى عَفَوْا" أى كثروا، قاله ابن جرير ۔ و الذى يتبادر منه ترك المؤاخذة بالذنب. و العافية فى الدنيا والآخرة فإن ذلك يتضمن إزالة الشرور الماضية و الآتية.

[التَّنويرُ شَرْحُ الجَامع الصَّغِيرِ ۔رقم:۴۶۷۹ ۔ ناشر: مكتبة دار السلام ، الرياض]

ادعیہ | وظائف

عملیات شرعیہ

اور

درود - و - اذکار

پر مشتمل

حسین مجموعہ

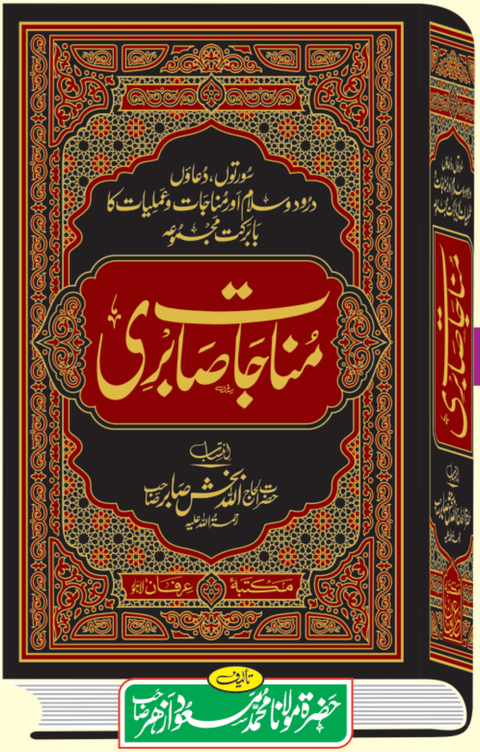

جس میں آپ پائیں گے

برکات کا سمندر

قرآن پاک کی وہ سورتیں اور آیات جن کے فضائل احادیث مبارکہ میں وارد ہیں۔

★ سنت و روحانیت کا عظیم خزانہ روزمرہ کے تمام افعال میں ...... نبی کریم صلی اللہ علیہ وسلم سے منقول دعائیں ...... روزانہ پڑھی جانے والی دعاؤں کے مستند مجموعات "الحزب الاعظم" اور "مناجات مقبول" کا امتزاج ایک نئی ترتیب کے ساتھ ...... ★ رحمتوں کی موسلا دھار بارش......درود شریف......فضائل......فوائد، آداب اور مستند مجموعات ...... ★ ہر پریشانی کا یقینی حل......قرآنی عملیات و وظائف...... اسماء الحسنی اور ان کے مجرب خواص ...... ★ اکابر سے منقول اوراد و وظائف کا انمول خزانہ...... ★ "رنگ و نور" میں شائع ہونیوالے مفید عام وظائف، تعوذات اور دعائیں...... ★ ہر غم سے نجات، ہر نعمت کی چابی......استغفار......فضائل اور استغفار کی قرآن وحدیث سے مأثور (۱۰۰) دعائیں......

ایک منفرد مجموعہ ★ دین اسلام کا جامع خلاصہ......چہل حدیث جہاد، اسماء البدریین اور بہت کچھ

ایک ایسی جامع کتاب جو آپ کو بہت سی کتابوں سے بے نیاز کردے گی

اسٹاکسٹ مکتبہ ابن مبارک

حق سٹریٹ اردو بازار۔ لاہور

موبائل 0321 4066827